کُلیاتِ نعت

زَبُورِ حَرَم

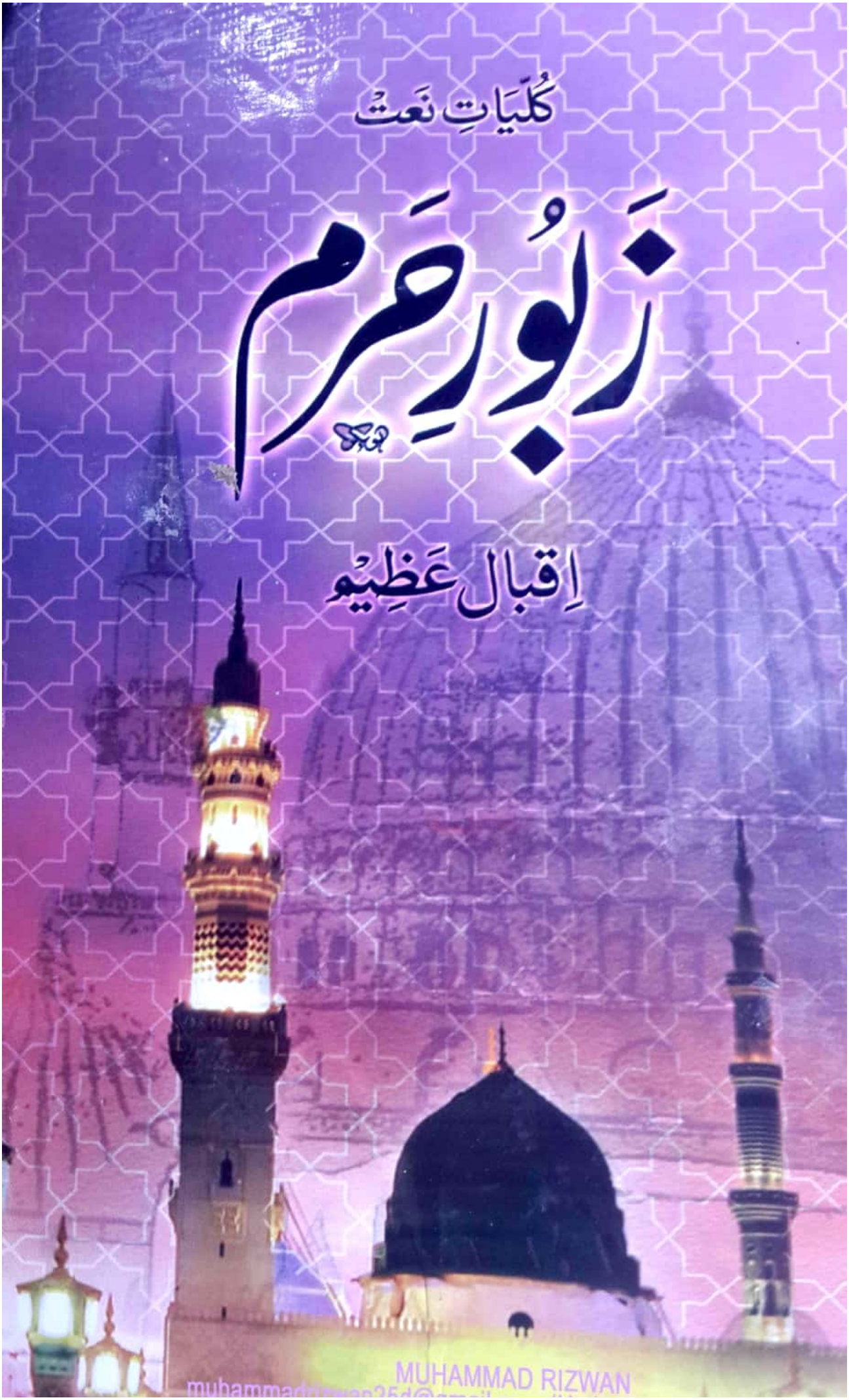

اِقبال عَظِیم

MUHAMMAD RIZWAN
muhammadrizwan25d@gmail.com

Scanned by CamScanner

کُلّیاتِ نعت

زبورِ حرم

اِقبال عظیم

MUHAMMAD RIZWAN
muhammadrizwan25d@gmail.com (Hyderabad Sindh Pakistan)

Scanned by CamScanner

حقوق اشاعت محفوظ ہیں

کتاب ——— زُبورِ حَرم (کلیاتِ نعت)

شاعر ——— سیّد اقبال عظیم

صفحات ——— 336

اشاعت دوم ——— 2010ء/1431ھ

تعداد ——— ایک ہزار

آئی ایس بی این نمبر ——— 978-969-9504-01-3

کمپوزنگ ——— الحمد گرافکس 0322-2830957

ناشر ——— شاہین اقبال

۴۰/ٹی-۲/بلاک ۶، پی ای سی ایچ ایس، کراچی

فون: 021-34521733

اشتراک ——— نعت ریسرچ سینٹر، کراچی

قیمت ——— -/450 روپے

تقسیم کار

توکل اکیڈمی

کاشانہ خلیل، نزد کالج برائے خواتین، اُردو بازار، کراچی

موبائل نمبر 0321-8762213 - 0321-2524561

ای میل tawakkalacademy@yahoo.com

Scanned by CamScanner

فہرست

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۱	عرض مرتب شاہین اقبال	۱۱
۲	سخن گسترانہ اقبال عظیم	۱۴
۳	جواز التفات اے کے سومار	۱۹
۴	تاثرات ابوالاثر حضرت ابوالحفیظ جالندھری	۲۳
۵	ثنائے خواجہؐ اور اقبال عظیم سید محمد ابوالخیر کشفی	۳۱
۶	قصیدِ دعا	۳۸
۷	نام بھی تیرا عقیدت سے لئے جاتا ہوں (حمد)	۳۹
۸	صد شکر کہ یوں وردِ زباں حمدِ خدا ہے (حمد)	۴۱
۹	حق صدا لاَ اِلٰہ اِلّا ھُو (حمد)	۴۳
۱۰	ناموں میں فقط نام خدا سب سے بڑا ہے (حمد)	۴۵
۱۱	کونین کی ہر شے میں وہی جلوہ نما ہے (حمد)	۴۷
۱۲	ہم کو دعویٰ ہے کہ ہم بھی ہیں نکوکاروں میں (مناجات)	۴۹
۱۳	نعتیہ قطعات	۵۴
۱۴	سفر مدینے کا کچھ ایسا مرحلہ تو نہیں	۶۱
۱۵	مدینے کا سفر ہے اور میں نم دیدہ نم دیدہ	۶۳

Scanned by CamScanner

۱۶	نعت میں کیسے کہوں ان کی رضا سے پہلے	۶۵
۱۷	کہاں میں اور کہاں مدحِ ذاتِ گرامی، میں سعدی نہ رومی نہ قدسی نہ جامی	۶۷
۱۸	میں اندھیرے میں ہوں، تنویر کہاں سے لاؤں	۶۹
۱۹	ہے دونوں جلوہ گاہوں میں جلوہ حضور ﷺ کا	۷۱
۲۰	خدا کی حمد نعتِ مصطفیٰ ہے	۷۴
۲۱	سارے نبیوں کے عہدے بڑے ہیں لیکن آقا کا منصب جدا ہے	۷۸
۲۲	بکھری پڑی ہے طیبہ میں خوشبو گلی گلی	۸۰
۲۳	جلوہ فگن محمد ﷺ، جلونما محمد ﷺ	۸۳
۲۴	عنوانِ کتاب آفرینش	۸۶
۲۵	بیاں کیسے ہوں الفاظ میں صفات ان کی	۸۹
۲۶	سجود فرض ہیں اظہارِ بندگی کے لئے	۹۱
۲۷	اِس شان سے ہو کاش تماشائے مدینہ	۹۳
۲۸	اس سے بہتر ان کی مدحت اور کر سکتا ہے کون	۹۵
۲۹	صد شکر، اتنا ظرف مری چشم تر میں ہے	۹۷
۳۰	معراج نظر گنبد و مینار کا عالم	۹۹
۳۱	بے دیکھے مدینے کی تصویر ہے آنکھوں میں	۱۰۱
۳۲	فضا میں نکہتِ صلِ علیٰ ہے	۱۰۳
۳۳	سجدوں کا اثر اور ہے جلوں کا اثر اور	۱۰۶
۳۴	حبِ سرتاج رسول ﷺ دل میں بسا کر دیکھو	۱۰۸
۳۵	ہے آمدِ سعید شہِ کائنات کی	۱۱۱

Scanned by CamScanner

۳۶	جو تمہیں بھی میری طرح کہیں نہ سکون قلب نصیب ہو	۱۱۲
۳۷	نعتِ نبی ﷺ کا سچ ہے، مزا ہی کچھ اور ہے	۱۱۴
۳۸	مجھ کو بھی کاش جلوۂ خضرا دکھائی دے	۱۱۶
۳۹	ہر وقت تصور میں مدینے کی گلی ہے	۱۱۸
۴۰	میں تو خود ان کے در کا گدا ہوں، اپنے آقا کو میں نذر کیا دوں	۱۲۰
۴۱	مجھ کو حیرت ہے کہ میں کیسے حرم تک پہنچا	۱۲۲
۴۲	اللہ اللہ طیبہ و بطحا کی پاکیزہ زمیں	۱۲۴
۴۳	یہ خوشبو مجھے کچھ مانوس سی محسوس ہوتی ہے	۱۲۶
۴۴	مدینے کے سارے مکیں محترم ہیں، مدینے کا ایک ایک گھر محترم ہے	۱۲۹
۴۵	کیا خبر کیا سزا مجھ کو ملتی، میرے آقا ﷺ نے عزت بچالی	۱۳۱
۴۶	سوزِ دل چاہیے، چشمِ نم چاہیے اور شوقِ طلب معتبر چاہیے	۱۳۳
۴۷	کعبہ مرے دل میں ہے مدینہ ہے نظر میں	۱۳۵
۴۸	گور و روضۂ اقدس کی طلبگار ہیں آنکھیں	۱۳۷
۴۹	ہم کو کیا مل گیا ہے چاندنی سے، ہم کو کیا دے دیا روشنی نے	۱۳۹
۵۰	کعبے کا نور مسجدِ اقصیٰ کی روشنی	۱۴۱
۵۱	ہو چاہے اک زمانہ کسی رہنما کے ساتھ	۱۴۳
۵۲	ملا جو اذنِ حضوری پیام بر کے بغیر	۱۴۵
۵۳	سجدے جبیں جبیں ہیں دعائیں زباں زباں	۱۴۷
۵۴	آخری وقت میں کیا رونقِ دُنیا دیکھوں	۱۴۹
۵۵	طیبہ جو یاد آیا، آنسو ٹپک گئے ہیں	۱۵۲

Scanned by CamScanner

۵۶	میں لب کُشا نہیں ہوں اور محوِ التجا ہوں	۱۵۴
۵۷	مجھے بھی مل گئی کچھ خاک آستانے کی	۱۵۶
۵۸	کعبے سے اٹھیں جھوم کے رحمت کی گھٹائیں	۱۵۸
۵۹	نقاب شب عروس مہر نے چہرے سے سرکائی	۱۶۰
۶۰	جہاں روضۂ پاک خیر الورا ہے وہ جنت نہیں ہے، تو پھر اور کیا ہے	۱۶۳
۶۱	ہم مدینے میں تنہا نکل جائیں گے اور گلیوں میں قصداً بھٹک جائیں گے	۱۶۵
۶۲	اللہ اللہ مدینے کی راہیں	۱۶۷
۶۳	شمعِ بدر الدجیٰ ﷺ پھر جلا دو	۱۶۹
۶۴	وہ آستانِ پاک کہاں، میرا سر کہاں	۱۷۱
۶۵	محمد مصطفےٰ ﷺ صَلِ علیٰ تشریف لے آئے	۱۷۳
۶۶	ملے، جو مجھ سے کوئی برہمی سے ملتا ہے	۱۷۵
۶۷	ہیں محمد مصطفےٰ ﷺ روحِ حیات	۱۷۷
۶۸	سرورِ دین و شہنشاہ اُمم	۱۷۹
۶۹	کرتے ہیں عرض حال زبانِ قلم سے ہم	۱۸۱
۷۰	امام عارفین و سالکیں	۱۸۳
۷۱	عطا ہوئی ہے ہمیں اس لئے پناہِ رسول ﷺ	۱۸۵
۷۲	ہم خاک مجسم ہیں مگر خاکِ حرم ہیں	۱۸۶
۷۳	نہ خوابِ جنت و حُور و قصور دیکھا ہے	۱۸۸
۷۴	روز و شب ہم مدحت خیر الورا ﷺ کرتے رہے	۱۹۰
۷۵	اے مہِ نورِ ازل، اے شہِ لولاک قدم	۱۹۲

Scanned by CamScanner

۷۶	میرے آقا ﷺ اپنے دل کا حال میں کس سے کہوں	۱۹۵
۷۷	کچھ سجدے مدینے کے لئے کیوں نہ بچالیں	۱۹۶
۷۸	مجھ سے مری خطاؤں کی لذّت نہ پوچھیے	۱۹۸
۷۹	ہوا جلوہ فرما نگارِ مدینہ	۲۰۰
۸۰	غم سے آزاد کیا عشق نبی ﷺ نے ہم کو	۲۰۲
۸۱	ایک عاصی آج ہوتا ہے ثنا خوانِ رسولؐ	۲۰۳
۸۲	فلک سے درود و سلام آ رہا ہے	۲۰۵
۸۳	سرِ شام گنبدِ سبز تک جو باحترام نظر گئی	۲۰۷
۸۴	اک مسافر بعد تکمیلِ سفر واپس ہوا	۲۰۹
۸۵	حج بیت اللہ کے رسمی سفر سے فائدہ؟	۲۱۱
۸۶	راستے بھول گئے بانگِ درا بھول گئے	۲۱۲
۸۷	سوئے ہوئے زخموں کو جگا کیوں نہیں دیتے	۲۱۴
۸۸	دلوں کی جوت جگا دو کہ روشنی ہو جائے	۲۱۶
۸۹	اک جاں نواز خوشبو محسوس کر رہا ہوں	۲۱۸
۹۰	ہر پیمبر کا عہدہ بڑا ہے لیکن آقا ﷺ کا منصب جُدا ہے	۲۲۱
۹۱	نبی ﷺ کو چاہنے والے غمِ دنیا نہیں کرتے	۲۲۴
۹۲	ہے دیارِ نبی ﷺ تو ہمارا وطن، ہم یہاں سے اٹھے تو کدھر جائیں گے	۲۲۷
۹۳	قرارِ دل و جاں مدینے کی گلیاں	۲۲۹
۹۴	نبی کا نام بھی آرام جاں ہے	۲۳۱
۹۵	صد شکر اتنا ظرف مری چشمِ تر میں ہے	۲۳۴

Scanned by CamScanner

۹۶	حالِ دل کس کو سناؤں آپ کے ہوتے ہوئے	۲۳۶
۹۷	یہ غم نہیں ہمیں روزِ حساب کیا ہوگا	۲۳۸
۹۸	نبی کا روضۂ اقدس جہاں ہے	۲۴۰
۹۹	بسا ہوا ہے نبی کا دیار آنکھوں میں	۲۴۳
۱۰۰	میں سو جاؤں یا مصطفےٰ کہتے کہتے	۲۴۵
۱۰۱	خاتم الانبیاء رسول اللہ ﷺ	۲۴۷
۱۰۲	میں ایک عاصی رحمت نگر حضورؐ کا ہوں	۲۵۰
۱۰۳	ہر چند بندگی کی جزا ہی کچھ اور ہے	۲۵۲
۱۰۴	شمس و قمر کی اور نہ اقصیٰ کی روشنی	۲۵۵
۱۰۵	مدینہ کی زمیں طرفہ زمیں ہے	۲۵۸
۱۰۶	یہ نعت مصطفیٰ کا معجزہ ہے	۲۶۰
۱۰۷	گنہ گاروں کو نبی ﷺ کا آستاں بخشا گیا	۲۶۳
۱۰۸	یا محمد مصطفیٰ محبوبِ رب العالمیں	۲۶۵
۱۰۹	مجھ کو قسمت سے جو آقاؐ کا زمانہ ملتا	۲۶۷
۱۱۰	مرے نبیؐ میری زندگی ہیں	۲۷۱
۱۱۱	کیسے ہوئے مدینے سے رخصت نہ پوچھیے	۲۷۳
۱۱۲	سرکار کی توصیف کا حق کیسے ادا ہو	۲۷۵
۱۱۳	ہم بھی ایک نعت سنانے کے لیے آئے ہیں	۲۷۹
۱۱۴	خوشبو کہتی ہے کہ میں شاید آستاں تک آ گیا	۲۸۱
۱۱۵	میں نہ وہابی، نہ قادیانی، نہ میں بہائی، نہ خارجی ہوں	۲۸۳

Scanned by CamScanner

۱۱۶	جو خوش نصیب حرم میں قیام کرتے ہیں	۲۸۵
۱۱۷	کھلا ہے سبھی کے لئے بابِ رحمت وہاں کوئی رتبے میں ادنیٰ نہ عالی	۲۸۷
۱۱۸	ہم اس ادا سے شہرِ سرکار تک گئے ہیں	۲۸۹
۱۱۹	نگاہ برق نہیں چہرہ آفتاب نہیں	۲۹۱
۱۲۰	جنت کی نعمتوں سے میں منکر نہیں مگر	۲۹۳
۱۲۱	دعائے قلبِ خلیل ہیں وہ	۲۹۵
۱۲۲	ہر کرم سے جدا ہے ان کا کرم	۲۹۸
۱۲۳	کبھی ان کی خدمت میں جا کے تو دیکھو	۳۰۰
۱۲۴	دنیا میں جو فردوس عطا ہم کو ہوئی ہے	۳۰۳
۱۲۵	سوتے میں نعت پاک ہوئی ہے کبھی کبھی	۳۰۶
۱۲۶	جو اسمِ گرامی شرفِ لوح و قلم ہے	۳۰۸
۱۲۷	اپنی ڈیوڑھی کا بھکاری مجھے کر دیں شاہا	۳۱۱
۱۲۸	وہ حجاب روضۂ پاک ہو کہ نقابِ سبز ہو درمیاں	۳۱۴
۱۲۹	یہاں سے گرچہ مدینے کا فاصلہ ہے بہت	۳۱۷
۱۳۰	ہر نام سے جو نام تقدس میں بڑا ہے	۳۱۹
۱۳۱	یہ فیضِ ہنر ہے نہ یہ اعجازِ قلم ہے	۳۲۱
۱۳۲	جا کے دروازے پہ اوروں کے صدا دوں کیسے	۳۲۳
۱۳۳	کوئی نبیؐ کو مرا حال کیا سنائے گا	۳۲۵
۱۳۴	ہم نعت نہیں کہتے عبادات کریں ہیں	۳۲۷
۱۳۵	فراقِ طیبہ میں دن بہ مشکل تمام کرتی ہیں میری آنکھیں	۳۲۹

Scanned by CamScanner

۱۳۶	نہ مثلِ نعتِ محمدؐ ہنر ہنر کوئی	۳۳۱
۱۳۷	ظہور کرتی ہے جس دم سحر مدینے میں	۳۳۴

Scanned by CamScanner

عرضِ مرتب

شاہین اقبال

میرے والد سید اقبال عظیم کی کلیات نعت کا یہ دوسرا ایڈیشن ان کے انتقال کے ساڑھے نو سال کے بعد شائع ہو رہا ہے۔ اس تاخیر کا سبب کچھ نامساعد حالات تھے اور کچھ میری سُست روی ۔اس تاخیر کے لئے میں بہر حال معذرت خواہ ہوں۔

چند ضروری گذارشات اس کتاب کے بارے میں قارئین کی دلچسپی کے لئے درج ذیل ہیں:۔

۱) میرے والد کے نعتیہ کلام کا پہلا مجموعہ 'قاب قوسین' کے نام سے ۱۹۷۷ء میں شائع ہوا تھا۔ اس کتاب کی طباعت کا تمام اہتمام جناب اے۔ کے۔ سومار (مرحوم) چیئرمین فاروق ٹیکسٹائل ملز نے کیا تھا۔ اس کتاب میں جناب سومار کا ایک مضمون بعنوان 'جواز التفات' بھی شامل کیا گیا تھا۔ اس موجودہ ایڈیشن میں بھی یہ مضمون شامل کیا جا رہا ہے۔ علاوہ ازیں دو اور مضامین جو جناب ابوالاثر حفیظ جالندھری (مرحوم) اور جناب محمد ابوالخیر کشفی (مرحوم) نے میرے والد کی نعتیہ شاعری کے حوالے سے لکھے تھے وہ بھی اس موجودہ ایڈیشن میں شامل کیے جا رہے ہیں۔ امید ہے کہ یہ تینوں مضامین قارئین کی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔

۲) میرے مرحوم والد کا دوسرا نعتوں کا مجموعہ ''پیکرِ نُور'' کے نام سے شائع ہوا تھا۔ یہ ایک مختصر کتاب تھی اور اس میں ۴۲ نئی نعتوں کے ساتھ 'قاب قوسین' کی مقبول نعتیں شامل کی گئی تھیں۔

Scanned by CamScanner

۳) ۱۹۹۹ء میں 'زبورِ حرم' کے نام سے میرے والد کی کلیات نعت شائع ہوئی۔ اس کتاب کی طباعت کا اہتمام 'حسان نعت کونسل۔ پاکستان ٹرسٹ' نے کیا تھا۔ اس نیک کام کے لئے اس ادارے کے تمام عہدیداروں کے لیے دعائے جزائے خیر میرے والد مرحوم اپنی زندگی میں کر چکے ہیں۔ میں بھی اپنی طرف سے اس ادارے کے منتظمین کا یہاں شکریہ ادا کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔

۴) میرے والد بنیادی طور پر ایک غزل گو شاعر تھے اور کبھی کبھی نعتیں بھی کہتے تھے۔ سابقہ مشرقی پاکستان سے ہجرت کے بعد جب وہ کراچی میں مقیم ہوئے (۱۹۷۰ء) تو بتدریج وہ نعت گوئی کی طرف مائل ہوتے چلے گئے یہاں تک کہ اپنی عمر کے آخری چند سالوں میں ان کی شعر گوئی کا مرکز و محور ان کی نعت گوئی بن گئی۔ اندرونِ ملک اور بیرونِ ملک ان کی نعت گوئی کو بے انتہا مقبولیت اور پذیرائی حاصل ہوئی۔ ان کے نعتیہ کلام کی مقبولیت اب بھی روز افزوں ہے۔

نعت گوئی سے ان کے والہانہ عشق کے سلسلے میں قارئین کے دلچسپی کے لئے میں یہاں ایک اقتباس پیش کر رہا ہوں جو ان کے ایک مضمون بعنوان ''منزل بہ منزل'' سے لیا جا رہا ہے جو ان کے غزلوں کے دوسرے مجموعے 'مضراب و رباب'' (۱۹۸۱ء) میں شامل تھا۔

''یہ احسانِ عظیم بھی میری غزل ہی کا ہے کہ اس کی بدولت مجھے سرزمین حجاز تک پہنچنے اور آستانۂ رسولؐ پر حاضری دینے کی سعادت حاصل ہوئی، میری بجھی ہوئی آنکھوں کے باوجود مدینے کی گلیوں تک میری محفوظ اور معتبر رہنمائی مجھ پر غزل کا اتنا بڑا احسان ہے کہ اب میں خود اپنی غزل کا احترام کرنے پر مجبور ہوں۔ دیارِ رسولؐ تک رسائی کو میں اپنی زندگی کا حاصل اور ذوق غزل گوئی کا سب سے بڑا انعام جانتا ہوں جس کے لئے میرے بدن کا رواں رواں اللہ تعالیٰ کے کرم کا بے حد شکر گزار ہے۔

جس وقت میں یہ آخری چند سطریں قلم بند کر رہا ہوں اس سے کچھ دیر پہلے مجھے نیویارک کے ایک مشاعرے میں شرکت کی دعوت دی گئی ہے۔ اس قسم کی

Scanned by CamScanner

دعوت کسی بھی شاعر کے لئے ایک اعزاز کی بات ہے اور جھوٹ کیوں بولوں، میں بھی اس بات پر خوش ہوں بلکہ مشروط رضامندی کا اظہار بھی کر چکا ہوں۔ اگر یہ مشاعرہ منعقد ہوا اور میرے ڈاکٹر نے بائیس گھنٹے کے ہوائی سفر کی اجازت دی تو انشاءاللہ شرکت کا امکان ہے لیکن جی یہی چاہتا ہے کہ نیویارک کے اہلِ ذوق کے بجائے مدینے کی گلیوں کا کوئی گداگر مجھے آواز دے میں اُڑ کر وہاں جا پہنچوں اور گنبدِ خضرا کے زیرِ سایہ باب جبریل کی چوکھٹ پر بیٹھ کر ساری زندگی نعتِ رسولؐ کہتا رہوں، پڑھتا رہوں، کہتا رہوں، پڑھتا رہوں۔ وہ نعت جس کی راہ بھی مجھے غزل ہی نے سجھائی ہے۔"

۴) آخر میں یہ عرض کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ جب میں نے موجودہ ایڈیشن کی طباعت سے پہلے "زبورِ حرم" کا مطالعہ بغور کیا تو یہ بات سامنے آئی کہ اس پہلے ایڈیشن میں کتابت اور طباعت کی کافی غلطیاں موجود ہیں چنانچہ میں نے پوری کوشش کی ہے کہ موجودہ ایڈیشن غلطیوں سے پاک ہو۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ میں اس کوشش میں کامیاب ہوا ہوں۔

Scanned by CamScanner

سخن گسترانہ

اس مادہ پرستی کے دور میں یہ بات بڑی حوصلہ افزا ہے کہ مملکت اسلامیہ پاکستان کے گوشے گوشے میں بڑے شوق و ذوق سے نعتیہ مشاعروں کا اہتمام کیا جاتا ہے اور اِن مشاعروں میں شریک ہونے والے سامعین اور نعت گو شعرا کی تعداد میں ماشاءاللہ روز افزوں اضافہ ہو رہا ہے۔ خاص طور پر ربیع الاوّل، رمضان المبارک اور ذی الحجہ کے مہینوں میں گھر گھر میلاد و سماع کی محفلیں اور نعتیہ نشستیں ہوتی ہیں اور بڑے پیمانے پر نعتیہ مشاعرے بھی منعقد کئے جاتے ہیں جن میں بیرونی شعرا خاصی بڑی تعداد میں شرکت فرماتے ہیں۔ ان مشاعروں کے انتظامات اور شعراء کو پیش کئے جانے والے نذرانوں پر کثیر رقمیں خرچ کی جاتی ہیں اور ان مشاعروں کے اقتباسات ریڈیو اور ٹی وی سے بھی پیش کئے جاتے ہیں جبکہ یہ دونوں ادارے اپنی جانب سے بھی مناسب مواقع پر مختلف صورتوں میں نعتیہ کلام نشر کرتے ہیں۔ اس قسم کے مشاعروں کو دیکھنے اور سننے کے لئے ہوٹلوں، بازاروں اور پارکوں میں عقیدتمندوں کی بھیڑ لگ جاتی ہے۔ ان مشاعروں کا طرہ امتیاز وہ انہماک اور خلوص ہے جو منتظمین، سامعین اور شعراء کے درمیان مشترک نظر آتا ہے۔ نعتیہ کلام کی مقبولیت کا ایک ثبوت یہ بھی ہے کہ شہروں میں مسافت کی غیر معمولی دقتوں کے باوجود ہر مشاعرے میں بے شمار سامعین شریک ہوتے ہیں، رات رات بھر نعتیہ کلام سنتے ہیں، صدق دل سے داد دیتے ہیں اور سر دھنتے ہیں جبکہ طلبا و طالبات بھی، جن میں قدامت پسند اور ترقی پسند دونوں قسم کے نوجوان شامل ہیں، اپنے اپنے تعلیمی اداروں میں بڑی لگن اور عقیدت مندی کے ساتھ نعتیہ محفلیں منعقد کرتے ہیں اور خود بھی بڑی توجہ سے نعتیں کہتے ہیں۔ ایسی صورت میں جبکہ بڑے بوڑھے لوگ نئی نسل کو مشکوک نگاہوں سے دیکھتے ہیں، طلبا اور طالبات کا یہ رجحان بڑی خوش آئند بات ہے۔

Scanned by CamScanner

اس سلسلے میں یہ بات بھی دلچسپی سے خالی نہ ہوگی کہ اب قریب قریب ہر کھاتے پیتے گھرانے میں ایک ٹیپ ریکارڈ ضرور ہوتا ہے جس میں نعتیہ کلام اور نعتیہ مشاعرے محفوظ کئے جاتے ہیں اور بڑے شوق و ذوق سے صرف اپنے اپنے گھروں میں ہی نہیں سنے جاتے بلکہ یہ محفوظ ذخیرہ دست بہ دست بڑی دور تک پہنچتا ہے اور بعض صورتوں میں مہنگے داموں فروخت ہوتا ہے۔ اسی طرح حال میں نعتوں کا ایک انتخاب شائع ہوا جس کی ہزاروں جلدیں مختصر مدت میں ہاتھوں ہاتھ فروخت ہوگئیں۔ یہی حال بعض دوسرے نعتیہ مجموعوں کا بھی ہے جو ماضیٔ قریب میں شائع ہوئے اور بے حد مقبول ہوئے۔ گرانی کے اس دور میں یہ بات بڑی بامعنی اور قابل غور ہے۔

حاصل اس تفصیل کا یہ ہے کہ غیر معمولی مقبولیت کے سبب نعتیہ مشاعروں نے اب ایک ثقافتی و دینی تحریک کی حیثیت اختیار کر لی ہے اور اگر ہم چاہیں تو یہ چلتی پھرتی درس گاہیں تبلیغ دین، تہذیب اخلاق و تعمیر کردار کا موثر ترین ذریعہ ثابت ہوسکتی ہیں جو ایک بگڑے ہوئے اسلامی معاشرے کی بنیادی ضرورت ہے۔ شرط صرف یہ ہے کہ منتظمین مشاعرہ اس مسئلے پر سنجیدگی سے غور فرمائیں اور غلط عقائد اور مشرب کے شعراء کا تعاقب کرنے کے بجائے ان خوش عقیدہ شعراء کی طرف رجوع ہوں جن میں ان مقاصد کو پورا کرنے کی صلاحیت بھی ہے اور جذبۂ ایثار بھی۔ اسی کے ساتھ ساتھ ہم شعرا پر بھی لازم آتا ہے کہ اپنی ذمہ داریوں کو محسوس کریں اور حضور اکرم ﷺ کی حیاتِ طیبہ، اسوۂ حسنہ اور شریعتِ مطہرہ کی بنیاد پر صنفِ نعت گوئی کو وسعت دینے کی سعی کریں تاکہ سامعین کے ذہنوں میں دینی شعور پختہ تر ہو اور صحیح رجحانات فروغ پاسکیں لیکن یہ کام بہت آسان بھی نہیں ہے اس لئے کہ جب تک ہم اپنے ممدوح محترم کی حیات پاک کے ہر پہلو سے پوری طرح باخبر نہ ہوں گے اور قرآن پاک و احادیث مبارکہ کے ساتھ ساتھ اسلام پر بھی ہماری نظر گہری نہ ہوگی، نعت کے وسیع تر تقاضوں کا پورا ہونا ممکن نہیں۔ ظاہر ہے کہ یہ کام وقت، توجہ، مطالعہ اور ایثار چاہتا ہے۔

Scanned by CamScanner

مجھے یہ اعتراف ہے کہ اس کتاب میں شامل بیشتر نعتوں کا عنصرِ غالب مدح وثنا اور اظہارِ محبت وعقیدت ہے لیکن جس وقت سے میں نے نعت کے وسیع تر تقاضوں کو محسوس کیا ہے اس وقت سے میں نے اپنا لہجہ بدلنے کی کوشش شروع کی ہے جس کا ثبوت میرے تازہ اشعار ہیں۔ خدا کرے ہم سب مل کر نعت کو ایک مؤثر ذریعہ تعلیم وتربیت بنانے میں کامیاب ہوسکیں۔

نعتیہ کلام کی بے پناہ مقبولیت کا ایک لازمی نتیجہ یہ بھی سامنے آیا ہے کہ اب قریب قریب ہر شاعر خود کو نعت گوئی پر مجبور پاتا ہے خواہ اس صنفِ شاعری سے اس کے مزاج کو کوئی مناسبت ہو یا نہ ہو اور خواہ اسے اس موضوع پر پوری پوری قدرت حاصل ہو یا نہ ہو۔ ایسی صورت میں افراط و تفریط، خلط مراتب، سوئے ادب اور بے احتیاطی کے امکانات کا پیدا ہوجانا حیرت کی بات نہیں لیکن تردد کی بات ضرور ہے۔ چنانچہ ریڈیو کی نشریات میں اور نعتیہ مشاعروں میں کبھی کبھی ایسے اشعار کانوں میں پڑتے ہیں جنہیں سن کر خوف سے سارا جسم لرز جاتا ہے۔ مثلاً غلام فرید صابری قوال کی آواز میں ایک نعت قریب قریب روزانہ کسی نہ کسی ریڈیو اسٹیشن سے نشر کی جاتی ہے جس کا ایک شعر یہ ہے:

انہیں تو عرش پہ محبوب کو بلانا تھا
ہوس تھی دید کی معراج کا بہانا تھا

اسی نعت کا ایک مصرع یہ بھی ہے:

صدمہ ہجر خدا کو بھی گوارا نہ ہوا

غور کرنے کی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات پاک سے نعوذ باللہ ہوسنا کی اور بہانہ سازی جیسی بدترین انسانی خصلتوں کو منسوب کرنا اور اس کی شان بے نیازی کو صدمۂ ہجر میں مبتلا ہونے کا الزام دینا کفر نہیں تو اور کیا ہے؟

اسی طرح ایک اور نعت گو شاعر نے ''بعد از بزرگ توئی'' کا اردو میں ترجمہ کرنے کی کوشش کی۔ مصرع کچھ چھوٹا پڑ گیا تو 'بزرگ' کی جگہ ''بزرگ تر'' نظم کر دیا اور اسی طرح مشاعرے میں

Scanned by CamScanner

پڑھ بھی دیا۔ شاعر کا نام تو مجھے یاد نہیں ورنہ کبھی تنہائی میں ملاقات ہوتی تو دست بستہ کچھ عرض کرنے کی جرأت کرتا۔

ایک اور نعت کا مطلع پیش کرتا ہوں:

صنم دیکھا ترا جلوہ کبھی کچھ ہے کبھی کچھ ہے
کبھی بندہ کبھی مولا کبھی کچھ ہے کبھی کچھ ہے

اور ایک دوسری نعت کا شعر یوں ہے:

آگے آگے جھومتا جاتا ہے وہ محشر خرام
پیچھے پیچھے چومتا جاتا ہوں میں نقشِ قدم

ان اشعار کے متعلق میں خود کیا عرض کروں بس ذہن میں رکھنے کی بات یہ ہے کہ نعت گو شعرا نے ان اشعار میں لفظ 'صنم' اور ترکیب ''محشرِ خرام'' سرورِ کائنات کے لئے استعمال کی ہے جبکہ مطلع کا دوسرا مصرع بھی محلِ نظر ہے:

ہر ابتدا سے اوّل ہر انتہا سے آخر
ہر ابتدا محمدؐ ہر انتہا محمدؐ

اگر یہ توصیفِ رسول ہے تو کوئی شاعر سے پوچھے کہ پھر اللہ تعالیٰ کے لیے کیا باقی بچا؟ اسی قسم کی بے احتیاطی کی ایک مثال یہ بھی ہے:

مدینے کی زمیں بھی کیا زمیں ہے
بہ الفاظِ دیگر عرشِ بریں ہے

جو بات میں ذہن نشین کرانا چاہتا ہوں اس کے لئے یہ چند مثالیں کافی ہیں ورنہ ابھی میرے ذہن میں بھی بہت کچھ ہے اور قارئین کے ذہن میں بھی ہوگا۔ سچی بات یہ ہے کہ یہ چند حوالے بھی میں نے 'نقل کفر کفر نہ باشد' کے سہارے پیش کیے ہیں ورنہ اس قسم کے اشعار کا دہرانا' پڑھنا اور سننا بھی میرے خیال سے گناہ ہے۔ اس ضمن میں ایک اور قابل توجہ بات اور بھی ہے

Scanned by CamScanner

اور وہ یہ کہ نعتوں میں سامنے کے کچھ ایسے الفاظ بکثرت استعمال ہوتے ہیں جن کے تلفظ میں کبھی کبھی بے احتیاطی برتی جاتی ہے۔ میرے نزدیک اس قسم کی بے احتیاطی بھی بے ادبی کے مترادف ہے۔ اس لیے اظہارِ مشیخت کی خاطر نہیں بلکہ ادائیگیِ فرض کی خاطر وہ الفاظ صحیح اعراب کے ساتھ درج ذیل ہیں۔ متعلق حضرات کی خود سمجھ میں آ جائے گا کہ اُن سے چُوک کہاں کہاں ہوتی ہے۔ چونکہ معاملہ نعت پاک کا ہے اِس لیے مجھے امید ہے کہ یہ نشاندہی کسی کے لئے باعثِ ناخوشگواری نہ ہوگی۔

اِیزَد۔ مُحَمَّدﷺ۔ مُصْطَفٰیﷺ۔ خَضْرا۔ مُرْسَل۔ رُسُل۔ کِرام۔ نَبَوی۔
وُضُو۔ مُبارَک۔ شَفاعَت۔ شَجاعَت۔ رَفاقت۔ مَحَبَّت۔ مَسَرَّت۔ خَلْوَت۔ بِعْثَت۔
نُبُوَّت، مُیَسَّر۔ مُنْحَصِر۔ نَظَرِ کَرَم (نہ کہ نَذرِ کَرَم) اِبتدا۔ اِنتِہا۔ رِضا۔ شِفا۔
مَرَض۔ رِضْوان۔ مَدْح۔ مِدْحَت۔ رُوْشَن۔ رَوضَہ۔ مَشْعَل۔ نَجات۔

دو باتوں کی یاد دہانی اور ضروری ہے۔ اوّل یہ کہ مدینۂ منورہ کے لئے لفظ یثرب کا استعمال ممنوع ہے۔ دوم یہ کہ عربی مرکبات میں اگر الفاظ رحمت، رسولﷺ اور نبیﷺ وغیرہ منادیٰ کی حیثیت سے استعمال ہوں گے تو اِن الفاظ کے حروف آخر میں مفتوح ہوں گے مثلاً یا رسول اللہ اور یا رحمت اللعالمیں میں 'ت' اور 'ل' پر زبر کی حرکت استعمال ہوگی۔

میری غزلوں کا مجموعہ 'مضراب' تقریباً بیس سال قبل شائع ہوا تھا جس کے پیش لفظ میں خصوصیت کے ساتھ میں نے عرض کیا تھا کہ عروض کے معاملے میں ضرورت سے زیادہ سخت گیری کا میں قائل نہیں، بشرطیکہ معیّن اُصولوں سے انحراف ذوقِ سلیم و ذوقِ سماعت پر بار نہ ہو، وہی بات میں اب بھی دہرانا چاہتا ہوں اس لیے اہلِ عروض کو اگر اس مجموعے میں بھی کوئی بات قابلِ اعتراض نظر آئے تو اس کا مجرم مجھے گردانیں نہ کہ مرتبِ کتاب یا نظرِ ثانی فرمانے والے احباب کو جن کی نشاندہی کے باوجود میں نے دو چار جگہ 'بغاوت' پر اصرار کیا۔

اقبال عظیم

کب سے اقبالؔ مغرب کی جانب
جانے کیا ڈھونڈتی ہیں نگاہیں

اقبالؔ عظیم ۷۷ء۸

Scanned by CamScanner

جوازِ التفات

اے کے سومار

محترمی! السلام علیکم!

آپ نے جب 'مضراب' کی ایک کاپی عنایت فرمائی اور میں نے آپ کی تحریر میں مجموعۂ نعت کو چھپوانے کی تڑپ محسوس کی ٹھیک اسی وقت میرے دل میں یہ تمنا بس گئی کہ ''قاب قوسین'' کی تدوین میں میرا بھی کچھ حصہ ہو جائے تو شاید دامنِ شفیع المذنبینؐ کو تھامنے کا ایک بہانہ ہاتھ آ جائے اور دوسری وجہ اس مقدس تحریک میں شرکت کی میں نے آپ سے بیان کی تو آپ مصر ہوئے کہ اس واقعے کو اس مجموعے میں درج ہونا چاہئے اور میں نے اس وجہ سے معذرت کی کہ ایسی باتیں سرِ راہے نہیں فاش کی جاتیں تو آپ نے فرمایا کہ بیگم صاحبہ سے میری خاطر اجازت لیجئے شاید وہ مان جائیں۔ لیجئے حضور وہ مان گئیں اور سب سے پہلے وہی واقعہ درج کئے دیتا ہوں۔

اپریل ۱۹۷۴ء میں ایک کل پاکستان نعتیہ مشاعرہ ہفتہ کو ہوا تھا اور اس کا اہتمام اقبال صاحب صفی پوری اور ہم دو چار دوستوں نے ہر سال کی طرح کیا تھا۔ دوسرے روز یعنی اتوار کو میرا لڑکا لندن سے آیا، گھر کے تمام لوگ موجود تھے اور اصرار تھا کہ مشاعرے کا ٹیپ سُنایا جائے۔ اتفاق دیکھیے کہ ٹیپ تیار کرتے کرتے اچانک آپ کی نظم کی آواز سنائی دی اور میں نے کہا بھئی پہلے یہی نظم سُنا دو، ابھی پہلا شعر:

ہم کو کیا مل گیا چاندنی سے، ہم کو کیا دے دیا روشنی نے

اپنے یہ چاند سورج سنبھالو، ہم تو جاتے ہیں اپنے مدینے

ختم بھی نہ ہونے پایا تھا کہ ہم میں سے اکثر کی آنکھیں اشکبار تھیں، اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر

Scanned by CamScanner

اور سرورِ کونین ﷺ کی نظرِ عنایت کا بے حد احسان ہے کہ ہمارے گھر میں جب بھی حضور رسالتمآب ﷺ کا نام نامی سُنا جاتا ہے تو ہم بڑوں کی ہی نہیں بلکہ بچوں کی بھی آنکھیں اشکبار ہو جاتی ہیں۔ جب دوسرا شعر شروع ہوا:

میں کسی در پہ سر کیوں جُھکا دوں، خالی دامن تمہیں کیوں دکھادوں
میرے آقا کی نگری سلامت، جس کی گلیوں میں گھر گھر خزینے

تو اس کے ساتھ ہی بیگم صاحبہ کی ہچکیاں بندھ گئیں اور تھوڑی ہی دیر کے بعد وہ بیٹھے بیٹھے گر پڑیں اور دل میں سخت درد اور بائیں ہاتھ میں بھی درد کی شکایت کی۔ کلمۂ طیبہ بھی پڑھ لیا اور ہم سب سے رخصتی بھی لے لی لیکن اچانک کچھ مکالمے ہم نے سُنے بڑے عجیب و غریب جن کا ذکر مناسب نہیں وہ اُٹھ کر بیٹھ گئیں اور کہا "جاؤ اب کچھ نہیں ہے، رونے کی کوئی ضرورت نہیں میں بالکل ٹھیک ہوں۔" بعد میں ڈاکٹروں نے کارڈیوگرام (E.C.G) وغیرہ نکالا۔ معلوم ہوا درد گو سخت معلوم ہوتا تھا لیکن بغیر کسی نقصان کے گذر گیا۔ خون کے معائنے سے بھی ثابت ہوا کہ کسی شریان یا دل کے کسی حصے کو کوئی نقصان پہنچا ہی نہیں۔ ایک دفعہ بیٹے نے پوچھا "امی جان آپ کے بائیں ہاتھ میں اب بھی کوئی درد ہوتا ہے" کہا 'بیٹا! بائیں ہاتھ میں جو درد ہوا تھا وہ تو مزہ دے گیا۔ دائیں ہاتھ میں چار مہینے سے جو درد ہے (فروزن شولڈر کی شکایت تھی) وہ کمبخت جان لیے لیتا ہے۔"

اقبال صاحب! میں نہ کوئی شاعر نہ ادیب نہ نقاد کہ آپ کے کلام کے محاسن بیان کروں یا تنقید و تبصرہ کروں' ایک بات جو شاعری کے متعلق دل میں بیٹھ گئی ہے وہ یہ ہے کہ شاعری کا تعلق صرف قلب سے ہے اور اس کا اثر بھی قلب پر ہوتا ہے۔ شہنشاہ متغزلین حسرت موہانی نے اپنے ایک شعر میں شعر کی تعریف کچھ یوں کی ہے کہ 'جو زبان سے نکلے اور دل میں اتر جائے' طالب علمی کے زمانے سے مجھے شعر و ادب سے بڑا لگاؤ رہا ہے۔ لاتعداد اشعار محض ایک بار سن لینے سے یاد ہو گئے اور تقریباً ۳۵ برس سے یاد ہیں۔

مجھے واقعی اس بات پر بڑا فخر محسوس ہوتا ہے کہ میں اس وقت شعر و ادب سے متعلق تھا جب اردو شاعری اور نثر نگاری دونوں اپنے شباب پر تھیں۔ حسرت موہانی' جگر مرادابادی' اصغر گونڈوی'

Scanned by CamScanner

فراق گورکھپوری، جگن ناتھ آزاد، اثر لکھنوی، مرزا یگانہ یاس چنگیزی، فانی بدایونی، اختر شیرانی، جلیل مانکپوری، جوش ملیح آبادی، حفیظ جالندھری، سیماب اکبرآبادی، آرزو لکھنوی، ساغر نظامی اور نہ جانے کتنے اچھے کہنے والے شعر وسخن کی محفلوں کی جان تھے اور اسی زمانے میں نیاز فتحپوری، مجنوں گورکھپوری، پروفیسر رشید احمد صدیقی، آل احمد سرور اور کئی اپنی تنقیدوں اور تبصروں سے سیکڑوں ادبی رسالوں کو زندگی بخشتے تھے۔ ایک طرف زبان کو فروغ ملتا رہا، دوسری طرف ذہنوں اور صلاحیتوں کی نشو ونما ہوتی رہی اور یہ سب کچھ دیکھتے ہی دیکھے بے کیف ہوتا چلا گیا۔ ان میں سے کئی لوگ نہیں رہے، وہ خلوص نہیں رہا، وہ رنگ پھیکا پڑتا گیا وہ ذوق کمتر ہوتا چلا گیا۔ وہ صلاحیتیں روپوش ہوگئیں، اب کہاں وہ ادب، کہاں وہ شاعری، ہاں ترقی باقی رہ گئی ہے سو وہ اپنی ڈگر پر چل رہی ہے۔

اس دور میں آپ جیسے شعر کہنے والے گنتی کے ہی ہیں، میری عادت نہیں کہ کسی کی خوشامد کروں یا چاپلوسی کیوں کہ میری کسی سے کوئی غرض نہیں ہے۔ فن سے میری دلچسپی بدستور قائم ہے اور جب کوئی فنکار نظر پڑتا ہے تو جی چاہتا ہے اس کے پاؤں چوم لوں۔ کوئی میرے اس جملے کے کچھ ہی معنی سمجھ لے اور میرے بارے میں کوئی بھی رائے قائم کرلے مجھے اس کی ذرّہ بھر پروا نہیں۔ میرا تو جواب یہ ہے کہ ''چہ جانی لذت دیوانگی را'' اقبال صاحب! خدا آپ کو سلامت رکھے۔ آپ کے دَم سے شاعری زندہ ہے، فن زندہ ہے اور باوجود اس کے کہ میں 'ادب برائے زندگی' کا کٹّر حامی ہوں، محض فن کی داد اس لئے دیتا ہوں کہ فن، ادب کو نکھارتا ہے، اس کے حسن کو دوبالہ کرتا ہے، درد وسوز، اسلوب بیان، زبان، ندرتِ فکر، عزم وحوصلہ، خودداری، بیان کی لطافت، تخیل کی بلندی اور نہایت ہی موزوں الفاظ اور نادر ترکیبیں آپ کے تقریباً ہر شعر میں جھلکتی ہیں اور آپ کو آج کے اس دور میں ایک بہت ہی اعلیٰ اور منفرد مقام بخشتی ہیں۔ آپ کے یہاں ''عجم کا حسنِ طبیعت بھی ہے اور عرب کا سوزِ دروں بھی''

''قاب قوسین'' کا جہاں تک تعلق ہے اس میں فن بھی ہے اور مقصد بھی۔ نعت گوئی، اصناف شاعری میں ایک منفرد مقام کی مالک ہے کیوں کہ اس کا تمام تر تعلق محبت سے ہے اور محبت کا تعلق دل سے۔ اور اچھی شاعری صرف دلِ گداختہ کی مرہونِ منت ہے۔ اس عظیم محسنِ انسانیت، اُس

Scanned by CamScanner

انسانِ کامل، اس رحمتِ عالم کی پوری کی پوری زندگی کا ہر اک گوشہ، ہر گفتگو اور ہر عمل انسانیت کا منہاج ہے اور اس کا ہر گونہ ذکر انسان کے لئے گویائی کی معراج ہے۔ نعت سرکارِ دو عالمؐ سے بڑھ کر نہ کبھی کوئی کلام ہوا ہے اور نہ ہو سکے گا۔ محبت کی ابتدا بھی رسولؐ اور محبت کی انتہا بھی رسولؐ اور شاعری کا تمام تر سرمایہ صرف محبت ہے۔

اقبال صاحب! میں جذباتی باتیں نہیں کر رہا ہوں۔ آج کی مہذب، اعلیٰ تعلیم سے لیس، سائنس کے کرشموں کی متوالی انسانیت سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا یہی تہذیب ہے کہ گورا، کالے کا دشمن ہو، انسان، انسان کے خون کا پیاسا ہو، غریبوں کے دشمن امیر ہوں؟ کیا اعلیٰ تعلیم یہی ہے کہ اپنے مسائل کو بجائے سلجھانے کے اتنا الجھا دیا جائے کہ اب کسی بات کا سلجھنا مشکل نظر آئے؟ کیا سائنس کے کرشمے انتہا کو پہنچ کر بھی کائنات اور اس میں جو کچھ ہے اس کے راز کو معلوم کر سکے؟

افسوس اس بات کا ہے کہ اس مکر و فریب میں تہذیب اور سائنس کی روشنی والوں نے سب سے زیادہ مسلمانوں کو ہی مبتلا کیا ہے۔ بات کھلی ہوئی اور صاف ہے، باطل پر چلا کر ہی مسلمانوں کو مارا جا سکتا ہے۔ اگر اسے حق نظر آ جائے، اور وہ اپنے آپ کو پہچان لے تو اس کا مقابلہ ممکن نہیں۔ میں اپنے نوجوانوں سے درخواست کروں گا کہ وہ علامہ اقبال جیسے مشرق و مغرب کے علوم پر یکساں حاوی مفکر کا مطالعہ کریں تا کہ پتہ چل سکے کہ اقبالؔ کی دور رس نگاہوں نے مشرق و مغرب کے موازنے کے بعد ہمیں کیا دیا:۔

خیرہ نہ کر سکا مجھے جلوۂ دانشِ فرنگ
سرمہ ہے میری آنکھ کا خاکِ مدینہ و نجف

کاش مسلمان تاریخ کو پڑھیں اور اس سے ہی سبق لیں جو نظیری لیتا ہے کہ ہم کو چاہیے کہ وہ سرورِ کونین ﷺ جس طرف راستہ دکھائیں ہم اسی طرف اپنے گھوڑوں کو موڑ دیں کیوں کہ اس میدان میں خود اپنی تدبیروں سے ہم کئی بار مات کھا چکے ہیں۔

ہر کجا راہ دہد اسپ برآں تازکہ ما
بارہا مات درایں عرصہ تدبیر شدیم

Scanned by CamScanner

تاثرات ابوالاثر

حضرت ابوالحفیظ جالندھری

''قاب قوسین'' سید اقبال عظیم کے نعتیہ اشعار کا مجموعہ ہے۔ مجھ سے فرمائش ہے کہ بطور مقدمہ' تبصرہ یا تقریظ اس کلام کے بارے میں لکھ دوں تا کہ شاملِ کتاب رہے۔

اقبال عظیم صاحب کو میں نے محض چند مرتبہ کراچی کے مشاعروں میں دیکھا اور صنف غزل ہی میں ان کا کلام سنا تھا۔ ان کی غزل مشاعرے میں شامل دوسرے شعرائے کرام سے زاویہ نظر' خیال اور احساس کے اسلوب اظہار میں نئے پن کا مظہر محسوس ہوتی تھی۔ مجھے تعجب ہوا کرتا تھا کہ یہ صاحب نابینا ہیں' دید براہ راست حاصل نہیں' محض شنید سے ایسے اشعار ناممکن ہیں ان کی غزل کے اشعار عینی مشاہدات کا تاثر دے رہے ہیں۔ سبب کیا ہے؟

میری زندگی ان گنت مشاعروں میں گزری ہے لیکن وہ محترم شعرائے کرام جن کو سننے اور جن کے اشعار پر تحسین کی آواز میرے قلب سے لبوں تک آئی' میں نے کبھی ان کے بارے میں یہ کھوج نہیں لگائی کہ وہ کس خاندان کے ہیں' کہاں سے آئے ہیں اور کون ہیں۔ شعر کی خوبی میرے لئے ان کی ذات وصفات رہی۔ اقبال عظیم کے بارے میں مَیں اتنا ہی جانتا تھا کہ نابینا ہیں' کراچی میں رہتے ہیں اور وہیں مشاعروں میں خاص طور پر لائے جاتے ہیں۔ ان کا خاندان کیا ہے' مجھے اچانک معلوم ہوا کہ میرے قدیم دوست' اردو ادب وفن کے استاد اور نقاد سید وقار عظیم کی افسوس ناک رحلت کے دوسرے دن رسم قل پر بھی نظر آئے اور وہیں پتہ چلا کہ یہ مرحوم وقار عظیم کے برادر خُرد ہیں۔ اب یہ بات معمّہ نہ رہی کہ بصارت نہ سہی' تو ان کی قوتِ بصیرت خاندانی ورثہ

Scanned by CamScanner

بھی ہے اور ذکاوت و ذہانت نے اس پر اضافہ بھی کیا ہے۔ معاشرۂ انسانی میں تجربہ تو بہر حال ہر بشر کا مقدّر رہے اور یہ بھی درست ہے کہ بعض نابینا افراد میں دوسری حسّیات زیادہ توانا اور سمجھ بوجھ معمول سے قوی تر ہوتی ہے لیکن سمجھ بوجھ کی قوت اور توانا حسیّات کا اظہار اسے شعر کی صورت میں جو حسنِ معنی میں ظاہری دیدہ وروں سے بہتر ہو میرے نزدیک بہت بڑی بات ہے اور یہ بہت بڑی بات مجھے اقبال عظیم کی کتاب ''قاب قوسین'' میں ان کی غزل سے بھی عظیم تر نظر آ رہی ہے۔

نعت کا مقصد وجودِ اقدسؐ انسانِ کاملؐ ذاتِ والا صفات کا دینی عقیدت کی بساط کے مطابق تذکرہ شعر کی صورت میں ہے اس لئے حضرت محمدؐ رسول اللہ کا نام لے کر پہلے اپنا ہی شعر کیوں نہ لکھ دوں!

زباں پر اے خدا صلِ علیٰ یہ کس کا نام آیا
کہ جبریلِ امیں میرے لیے لے کر سلام آیا

جناب اقبال عظیم نے حضورِ پُر نور سے اپنی عقیدت کو جس اسلوب سے اشعار میں ڈھالا ہے ان اشعار کی نسبت وہ عقیدت زیادہ قابلِ تحسین ہے۔ اور دنیا میں کون مسلمان شاعر ہے جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت میں جان و ایمان نہ لگا دیا ہو اور پھر بھی اپنے آپ کو اس تذکرے کے نا قابل نہ گردانا ہو اور پھر شاعر کرے بھی کیا جب قرآن کریم میں خالق کائنات خود اپنے بندے کو رحمۃ للعالمین سے مخاطب کرتا ہے' درود پیش کرتا ہے اور تمام نوعِ انسانی کو درود کی تلقین فرماتا ہے۔

نعت کے بارے میں اگر شاعر واقعی ایمان رکھتا ہے اور اس کا مذاقِ سخن حضورؐ کے اُسوۂ حسنہ کی جھلک سے کسی قدر منوّر ہے تو وہ کلام اللہ ہی سے متاثر ہو کر زبان کشائی کرے گا اور زبان کشائی کرتے وقت اپنے مقام کو اور جس مقام کا تذکرہ کر رہا ہے اور اس کو ملحوظ رکھے گا۔ بڑے بڑے اولیاء اللہ جو حضورؐ سے نسبتِ باطنی ہم لوگوں سے بے انتہا زیادہ رکھتے ہیں ان میں سے جس نے بھی یہ کہہ دیا ہے کہ ع:۔ با خدا دیوانہ باش و با محمد ہوشیار۔ ہماری رہنمائی کر دی ہے ہم ہیں ہی کیا

Scanned by CamScanner

جب میں یہ سوچتا ہوں تو فوراً یہ شعر ذہن میں آجاتا ہے:

ادب گاہیست زیرِ آسمان از عرش نازک تر
نفس گم کردہ می آید جنید و بایزید ایں جا

جنید اور بایزید اولیاء اللہ میں کتنا بڑا مرتبہ رکھتے ہیں کون نہیں جانتا حضورؐ کی نعت یا مدح یا قصیدہ کہتے وقت جو کیفیت خود میری ہوتی ہے، میں سمجھتا ہوں کہ ہر شاعر کا یہی حال ہے۔ حضورؐ کی ذات وصفات کو آنکھوں سے دیکھنے والے حضرت حسان بن ثابتؓ حضرت عبداللہ بن رواحہؓ اور حضرت بوصیریؒ مقبول قصیدہ البُردہ، حضورؐ کی شانِ والا کے بارے میں تخلیق کرنے والے مدح نویسی میں بھی اپنے آپ کو عاجز بیان کرتے ہیں تو ظاہر ہے کہ یہ مقامِ عشق مدارج رکھتا ہے اور نعت جو بھی کہے ہم سرکارِ والا سے نسبتِ محبت رکھنے والے اس کی مدح وثنا جتنی بھی کر سکیں ہمارے لئے ایک شرف ہے۔

آیئے اب اقبال عظیم کے حسنِ کلام پر نظر ڈالیے:

آغاز ہی انوکھا ہے۔ بسم اللہ کے تحت عنوان ہے، قصدِ دعا یعنی دعا نہیں دعا کا ارادہ، چار مصرعے ہیں جن سے اقبال عظیم غور وفکر اور تردد کی حالت میں دکھائی دیتے ہیں۔

سوچتا ہوں کہ کیا دعا مانگوں
کون سے درد کی دوا مانگوں
مجھ کو بے مانگے مل گیا سب کچھ
اپنے مولا سے اور کیا مانگوں

دعا کے لئے یہ سوچ بچار اور یہ کہنا کہ ایسا کوئی درد نہیں جس کی دوا بے مانگے نہ ملی ہو، میں سمجھتا ہوں کہ یہ چاروں مصرعے تصویرِ درد ہیں، کیوں کہ جب بینائی نہ ہو اور دردمندی ہر وقت

Scanned by CamScanner

موجود رہے تو یہی بے مانگی دوا ہے۔ اشعار درد کے سوا تخلیق ہی نہیں ہو سکتے۔

اب عنوان ہے حمد۔ ہر شاعر یا ادیب مسلمان ہو تو حمد و نعت سے اپنی کتاب کا آغاز کرتا ہے۔ برکت کے لیے اور ہر شاعر کا رنگ الگ الگ ہوتا ہے۔ لیکن خیال کی یگانگت، مدحِ رسولؐ کے الفاظ تقریباً وہی لاتے ہیں جو دوسرے لاتے ہیں۔ اقبال عظیم حمد لکھنے میں بھی منفرد ہیں۔ فرماتے ہیں۔

عقیدت سے نام بھی لیے جاتا ہوں، سجدے بھی کرتا ہوں، کوئی مونس و غم خوار نہیں تو نہ سہی، جیے جانے کے لئے تیرا سہارا بھی موجود ہے اور چونکہ تو خطا پوش ہے، بھروسہ ہے کہ خطائیں معاف ہو جائیں گی۔ اشعار میں جس رنگ سے اپنے قلب کا اظہار کیا ہے وہ تو آپ مطالعہ فرمائیں گے تو حظ اٹھائیں گے یہاں آخری شعر لکھ دینا لازم ہے۔ کہتے ہیں:

ہر گھڑی اس کی رضا پیشِ نظر ہے اقبالؔ
شکر ہے ایک سلیقے سے جیے جاتا ہوں

تمام مصائب اور اپنی بے بصارتی کے سبب ہر قسم کے درد و کرب کو برداشت کرنا اور صبر کرنا، اقبال عظیم کے نزدیک کیا ہے 'سلیقہ جینے کا'۔ یہ لفظِ سلیقہ میرے نزدیک نئی بات ہے۔

اس کے بعد مناجات آتی ہے۔ گیارہ اشعار میں موجودہ معاشرے کی ہر گھناؤنی صورت پیش کی گئی ہے۔ آخری شعر میں خدا کو مخاطب کیا گیا ہے، لیکن کس خدا کو، فرماتے ہیں:

اے محمدؐ کے خدا ہم کو ہدایت فرما
ہم گنہ گار بھی ہیں تیرے پرستاروں میں

یہاں محمدؐ کا خدا کہنا خاص بات ہے، محمد ہی کا خدائے واحد رحمٰن، رحیم، سمیع و بصیر ہے۔ دوسرے مذاہب نے اپنے کتنے خدا بنا رکھے ہیں، یہاں ان کی گنتی ضروری نہیں۔ محمد کا خدا کہہ دینا ہی کافی ہے کہ وہ واحد ہے اور احد بھی ہے۔ کاش آپ احد کے معنی بھی ڈھونڈھ نکالیں۔ اس مناجات کے بعد ہی کتابِ نعت کا آغاز ہوتا ہے لیکن وہی بات کہ حضور کی مدح تو کر رہا ہوں الفاظ میں تاثیر کیسے پیدا کروں اور نور کے پیکر کو لفظوں میں بیان کرنا ممکن نہیں کیوں کہ یہ قرآن کی

Scanned by CamScanner

نہیں بلکہ روح قرآن کی تفسیر کا معاملہ ہے۔ چار مصرعوں میں جس طرح اقبال عظیم نے اپنے عجز کا اظہار کیا ہے، قابل تحسین ہے۔ یہ تھا قطعہ چار مصرعوں کا اس کے بعد کچھ اور قطعات ہیں جن میں حضور کی ذات والا صفات کے بارے میں نزول وحی الٰہی اور حضور کے وجود مبارک سے بزم کون و مکاں کا منور ہونا بیان کیا گیا ہے پھر مدینۂ منورہ کا ذکر رنگ رنگ سے ہے اور یہ طلب کہ دیار پاک میں حاضری نصیب ہو جائے۔ مدینہ کے بارے میں اقبال عظیم کہتے ہیں کہ غیروں کو معلوم نہیں ہے کہ یہ مقام تو تمام حسن و تقدس تمام نکہت و نور ہے۔

اس کے بعد چار شعر معراج کی یاد دلاتے ہیں۔ چوتھا مصرع ہے میرے آقا کے قدم عرش بریں تک پہنچے۔ یہ لوگ جو چاند تک پہنچنے پر ناز کر رہے ہیں ان کو وجود پاک کی رفعت کا تصور تو کر لینا چاہیے۔ اس سے اگلا قطعہ 'تعلیم مصطفےٰ' ہر در یہ سجدہ ریزی کو غلامانہ فعل بتا کر آخری مصرع ہے۔ ''توہین ہے یہ دین رسولِ کریم کی''۔ یعنی تعلیم مصطفےٰ کا تقاضا بتا دیا گیا ہے کہ غفور الرحیم کی اطاعت ہی آپ کی تعلیم ہے۔ ایک قطعہ میں وہ لوگ جو مشیخت مآب بنے بیٹھے ہیں ان کی ریاکاری کو بے نقاب کیا گیا ہے۔ اس سے آگے قطعہ ہے کہ روشنی کے لیے ہم دعائیں تو کرتے ہیں لیکن دنیا کی فضائیں کچھ اور کہتی ہیں۔ یہ جو دانشور بنے بیٹھے ہیں انوکھی انوکھی قدروں کا شور مچائے رہتے ہیں۔

مگر ہم سے حیات مصطفےٰ کچھ اور کہتی ہے

مقصود اقبال عظیم کا وہی ہے جو حضرت علامہ اقبال کا ہے۔

بہ مصطفےٰ برساں خویش را کہ دین ہمہ اوست

باقی تمام بولہبی ہے اور یہی وہ نئے اور انوکھے چرچے بولہبی کے مظاہر ہیں۔ اگلے مصرعے میں اپنی نظر کے بے نور ہونے کے باوجود حرم کی مسافرت میں تھکن کا ذکر ہے لیکن مسافر چلتا چلا جا رہا ہے اور قافلے والوں سے پوچھتا ہے۔

قافلے والو مدینہ اور کتنی دُور ہے

کتنی بڑی حقیقت ہے ان عاجز مسافروں کی جن کا شوق ہر حال میں ساتھ دیئے چلا جا رہا

Scanned by CamScanner

ہے، پھر کاروان کا ذکر اگلے قطعے میں ہے کہ اب تو قافلے کا ہر شخص میرِ قافلہ ہے، ہر طرف چراغ ہی چراغ روشن ہیں لیکن

میں جس کو ڈھونڈتا ہوں وہ روشنی کہاں ہے

ظاہر ہے کہ اقبال عظیم ہر وقت، ہر لحظہ، ہر لمحہ سفر میں ہیں، اندھیری رات ہے، مگر وہ روشنی جو سبز گنبد سے نظر آنی چاہیے اس کے متلاشی ہیں۔

اب بصورت غزل اس ابتدائی مسودے میں پندرہ عدد نعتیں ہیں۔ یہ واجب نہیں کہ ہر شعر کے الفاظ اور معانی بیان کئے جائیں۔ اقبال عظیم کی روح جو کہہ رہی ہے وہ ہر نعت میں نمایاں ہے مثلاً یہ شعر (اور سب نعتیں تقریباً اس شعر کی مختلف انداز سے تفسیر ہیں)

سفر مدینے کا کچھ ایسا مرحلہ تو نہیں
میں بے بصر سہی لیکن شکستہ پا تو نہیں

آنکھوں سے نظر نہیں آتا نہ سہی لیکن میرا شوق مجھے سیدھا اسی طرف لیے جا رہا ہے۔ لیکن اسی کے ساتھ یہ بھی کہتے ہیں:

عمل بھی شرط ہے اقبالؔ عشق صادق کی
تمہارا فرض فقط مدحت و ثنا تو نہیں

میں سمجھتا ہوں کہ مقصود اقبال عظیم کا یہ ہے کہ مدینے کے سفر کا یہ مفہوم حضورؐ کے ارشادات پر عمل ہے اور جو قرآن کریم پر مبنی ہیں اور یہ نہیں تو چاہے مدینے میں جا بھی بیٹھیں اور اپنی ذاتی اغراض پوری بھی کر لیں تو وہ مدینے میں پہنچنا نہیں ہے۔ پھر فرماتے ہیں اگلی نعت کے مقطع میں:

اقبال اپنی چشمِ بصیرت سے کام لو
یہ کیا ضرور کہ آنکھ سے رستہ دکھائی دے

ظاہر کی آنکھیں تو اینٹ پتھر دیکھتی ہیں۔ اصل روح مدینہ قلب میں ہے جس قلب میں محمد رسول اللہ

Scanned by CamScanner

موجود ہیں، اس کے لئے ضروری نہیں کہ ظاہری آنکھیں اس کو دیکھیں بصیرت ہر وقت یہ نظارہ کرسکتی ہے۔

اسی عالم میں اقبال عظیم ایک دوسری نعت میں فرمارہے ہیں:

کہاں میں اور کہاں اس روضۂ اقدس کا نظارہ
نظر اس سمت اٹھتی ہے مگر دزدیدہ دزدیدہ

سبحان اللہ! دل کی آنکھ بھی ادب کو ملحوظ رکھتے ہوئے دزدیدہ دزدیدہ اس جھلک کا مشاہدہ کرتی ہے۔ پھر ایک نعت میں کہتے ہیں۔

میری آنکھیں مرا رستہ جو نہ روکیں اقبالؔ
میں مدینے میں ملوں راہنما سے پہلے

ہائے اقبال عظیم کا شوق، آنکھوں کی خرابی کا درد اور مدینے میں بغیر کسی رہنما کے پہنچ جانے کا عزم، یہ ہے عشق رسولؐ۔ اس کے بعد ایک اور نعت میں کہتے ہیں۔

ہر وقت تصوّر میں مدینے کی گلی ہے
اب دربدری ہے نہ غریب الوطنی ہے

یہ اطمینان عاشق زار کا تصوّر ہویدا کررہا ہے کہ میں تو مدینے میں موجود ہوں اب مجھے کیا فکر ہے۔

اس سے اگلی اچھی خاصی طولانی نعت کا ایک شعر ہی یہاں کافی ہے، فرماتے ہیں۔

علم و عرفاں کا میں کیا کروں گا درس ایماں کسی سے نہ لوں گا
میرے آقاؐ کے قدموں کے نیچے ہیں فضائل کے لاکھوں دفینے

اقبال عظیم مدینے کی گلیوں میں اپنے آپ کو خراماں خراماں دیکھتا ہے۔ لطف اٹھا رہا ہے فرمارہا ہے۔

وہ معطّر معطّر ہوائیں وہ منور منور فضائیں
جن کی خوشبو سے معمور سانسیں جن کے جلووں سے پُرنور سینے

Scanned by CamScanner

یہ ٹکڑا ''ہیں فضائل کے لاکھوں دفینے'' کتنا بلیغ ہے۔ اگلی نعت میں اس آستان کی عظمت اور اپنی بشریت کا اعتراف کرتے ہیں۔ اسی نعت کا دوسرا شعر ہے:

ذکرِ رسول صرف مداوا ہے درد کا ورنہ غمِ جہاں سے کسی کو مفر کہاں

خدا کی قسم یہ صدق گفتاری ہے۔ میں اپنا حال اگر لکھوں کہ پے در پے حادثات و مصائب کے عالم میں حضورؐ کا نامِ گرامی خود میرے قلب کو کتنی تقویت دیا کرتا ہے اور میں کس طرح محض اس نام کے وسیلے سے ان بلاؤں کو روند ڈالتا ہوں۔

اسی طرح بقیہ اشعارِ نعت اقبال عظیم کے قلبِ روشن سے اس کتاب کا مطالعہ کرنے والے کی آنکھوں کو نور اور دلوں کو سرور بخشیں گے اس سے زیادہ لکھنا ضروری نہیں۔ میری تمنا ہے کہ ہر وہ شخص جس کی نسبت حضور سرورِ کائنات سے ہے وہ اقبال عظیم کی نعتوں سے یقین حاصل کرے آخر میں اپنے دو شعر اقبال عظیم کی تائید میں درج کئے دیتا ہوں۔ (میں سرکار کو بے تکلفی سے نہیں شانِ رحمت کے بھروسے پر آپ نہیں حضور نہیں کہہ رہا ہوں)

دو جہاں میں تھا ہی کیا تیرے سوا
کیا مجھے دیتا خدا تیرے سوا
ہاں مجھے کچھ بھی نظر آتا نہیں
اے ظہورِ مصطفےٰ تیرے سوا

☆.....☆

Scanned by CamScanner

ثنائے خواجہؐ اور اقبالؔ عظیم

سید محمد ابوالخیر کشفی

پروفیسر سیّد وقار عظیم کا سال پیدائش غالباً ۱۹۱۰ء یا ۱۹۱۱ء ہے اور ان کے چھوٹے بھائی سیّد اقبال عظیم ۱۹۱۳ء میں پیدا ہوئے۔ والد سید مقبول عظیم پولیس میں ملازم تھے لیکن سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے نسبی نسبت نے انہیں ان آلائشوں سے بچائے رکھا جنہیں پولیس کی ملازمت کا حصّہ سمجھا جاتا ہے۔ میں نے اُنہیں تو نہیں دیکھا مگر وقار بھائی میری طالبِ علمی کے دور ہی میں زندگی کا حصّہ بن گئے اور سید اقبال عظیم کو میں نے ۱۹۴۲ء میں پہلی بار سنا جب وہ حلیم مسلم ہائی اسکول کانپور میں اپنا کلام سنانے پرنسپل عبدالشکور مرحوم کی دعوت پر آئے اور میں اس وقت آٹھویں جماعت کا طالب علم تھا۔ پھر جب وہ مشرقی پاکستان سے ہجرت کر کے کراچی آ گئے تو ان سے اکثر ملاقاتیں ہونے لگیں۔ ان دونوں بھائیوں کا کردار، لہجہ، اندازِ زندگی اس بات کی پختہ شہادتیں تھیں کہ صرف لقمۂ حلال میں ان کی پرورش ہوئی ہے۔ یہ لقمۂ حلال بھی عجب چیز ہے کہ آدمی کو ہر دو جہاں سے غنی بنا کر اپنے رب کا شکر ادا کرنے کا حوصلہ دیتا ہے۔

وقار بھائی اور اقبالؔ عظیم مرحوم نے بھی زندگی اپنے بچوں کے لیے لقمۂ حلال حاصل کرنے کی جدوجہد میں گزار دی۔ وقار بھائی دمے کے شدید حملوں میں بھی سرد راتوں کو درسی کتب مرتب کرنے، ریڈیو کے لیے تقریر لکھنے میں گزار دیتے تاکہ بچوں کی زندگی آسانی سے گزر سکے۔ اقبال عظیم مرحوم امتحانی کاپیاں جانچتے اور اپنی مریض شریکِ حیات کی تیمارداری کرتے ہوئے اپنی راتوں کو صبح میں بدلتے دیکھتے تھے اور ان کی کاوشوں کا نتیجہ اطہر وقار عظیم، اختر وقار عظیم، نیر سلمہا، شاہین اقبال، تسکین اقبال اور فردوس عظیم کے کردار اور زندگیوں میں دیکھا جا سکتا ہے۔

Scanned by CamScanner

اقبال عظیم صاحب نے اسکول کے زمانے میں ہی شاعری شروع کر دی تھی۔ ان کے کلام میں جیسے جیسے پختگی آتی گئی اسی قدر ان کی شاعری ان کی زندگی، ان کے افکار اور ان کے نظامِ شعور وفکر کی آئینہ دار بنتی گئی۔ ان کی غزل روایتی غزل ہرگز نہیں تھی انہوں نے غزل کے اسلوب اور اشاروں میں اپنے دور اور اپنی ذات دونوں کا حق ادا کیا۔ ان کی غزل میں دردِ ہجرت، خودداری کے ساتھ مل کر جدید اردو غزل کا ایک نیا لہجہ بن گیا۔ ان کی غزلوں کا پہلا مجموعہ ''مضراب'' کے نام سے شائع ہوا اور اس کے دو سال کے بعد ہی ان کا نعتیہ مجموعہ اہلِ ذوق کے ہاتھوں میں تھا۔ ''مضراب'' اور ''قاب قوسین'' کے مطالعے سے یہ حقیقت سامنے آئی ہے کہ اپنی غزل میں سید اقبال عظیم جن روایتوں، جن اقدار اور جن احساسات کو پیش کر رہے تھے اس کا سرچشمہ بھی نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ عالیہ سے ان کی قربت تھی۔ غریبی کو احترام اور اعتماد عطا کرنا، اپنے سر کو مصائب میں بھی جھکنے نہ دینا، زندگی کے ہر لمحے کو اللہ تعالیٰ کی یاد اور محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت سے آباد رکھنا سید اقبال عظیم کی زندگی کا خاصہ ہے۔

سید اقبال عظیم کی غزلیہ شاعری میں بھی ایسے شعر موجود ہیں جن کو نعتیہ اشعار کہا جا سکتا ہے لیکن مشرقی پاکستان سے ہجرت کرنے کے بعد نعت ان کی ذات اور شاعری کا مرکزی نقطہ بن گئی۔ اس امت کو اور اس کے افراد کو کسی اُفتاد اور بے کسی و بے بسی کے کسی دور میں دامنِ مصطفیٰؐ میں پناہ ملتی ہے۔

اقبال عظیم نعت گوئی، نعت کے اطراف اور اس کے معنوی و فنی پہلوؤں سے خوب واقف تھے۔ نعت کے سوتے مومن کے قلب اور ذہن میں پھوٹتے ہیں۔ نعت دوسرے اصنافِ سخن کی طرح محاسنِ سخن کی نمائش، الفاظ کی آرائش، حسنِ بیان اور تخیل آفرینی سے علاقہ اور رشتہ نہیں رکھتی۔ نعت عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم بلکہ اس کے تقدس سے وجود میں آتی ہے جو خود بخود حسنِ بیان میں ڈھل جاتا ہے۔

عشقِ آقاؐ کا تقدس جو دل میں محفوظ ہے
نعت میں ڈھل کر مرے حسنِ بیاں تک آ گیا

Scanned by CamScanner

نعت صنفِ سخن تو ہے ہی، مگر اس کے ماسوا اور اس کے ماورا بھی ایک چیز ہے۔ یہ درِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے گداؤں کا اندازِ زیست ہے جن کی گدائی سے اہلِ زر کے سر جھک جاتے ہیں۔

ہم ماتھے پہ بل ڈال کے بازار سے گزرے
ہم جیسے فقیروں کو کوئی دے بھی تو کیا دے

اور کردار کو یہ رفعت تعلیم، اسوۂ حسنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو معیار بنا کر حاصل ہوتی ہے:۔

حُبِّ سرتاجِ رُسل دل میں بسا کر دیکھو
اُنؐ کی تعلیم کو معیار بنا کر دیکھو

گلدستہ نعت لفظوں کے پھول جمع کرنے سے نہیں بنتا بلکہ یہ باغِ حرم کے پھولوں سے وجود میں آتا ہے۔ باغ حرم کے یہ پھول حیات و اسوۂ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں روشن اور معطّر ہیں۔

گلدستہ اک سجانا ہے نعتِ رسولؐ کا
کچھ پھول چُن کے لائے ہیں باغِ حرم سے ہم

حقیقی نعت گو شاعر اسوۂ حسنہ نبویؐ پر نظر رکھتا ہے اور یہی اس کا حقیقی موضوعِ سخن ہے اس اسوۂ حسنہ کی تقلید میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے برگزیدہ امتی جس طرح زیست کرتے ہیں اس کی ایک بہت خوبصورت جھلک جناب اقبال عظیم کی ایک نعت کے ان اشعار میں یوں نظر آتی ہے کہ ہم جیسے اُمتیوں کا قد بھی بلند ہو جاتا ہے۔

نبیؐ کے چاہنے والے غمِ دنیا نہیں کرتے
کوئی دُکھ ہو، کوئی مشکل ہو، وہ پروا نہیں کرتے
عطا کرتا ہے صبر و شکر کی نعمت خدا اُن کو
پریشانی کے عالم میں بھی وہ شکوہ نہیں کرتے
گزر اوقات ہو جاتی ہے ان کی فقر و فاقہ میں
مگر وہ اپنی غیرت کا کبھی سودا نہیں کرتے

Scanned by CamScanner

نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ ہی سے ہم پر یہ حقیقت عیاں ہوتی ہے کہ دنیا دھوکے کی ٹٹی ہے اور ہر دکھ ہر مشکل کا علاج اللہ کا ذکر ہے۔ مسلمان کی دو ہی شانیں ہیں۔ وہ کبھی شکر میں زندگی کے لیے لمحے گزارتا ہے اور کبھی صبر میں غمِ حیات کو سہل بناتا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے اُمتیوں کا باہمی رشتہ ایک مسلسل اور مستقل موضوع کی طرح اقبال عظیم کی نعت سے اُبھرتا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اسمِ گرامی ہماری پہچان اور شناخت ہے۔ اقبالؔ کے الفاظ میں۔

آبروئے ما زنام مصطفیٰ است

مغرب والے اس رشتے کو نہ سمجھنے کی وجہ سے بار بار توہینِ رسالت کے مرتکب ہوتے ہیں۔ ان کی نفسیات اس رشتے کو اور اس کی گہرائیوں کو سمجھ ہی نہیں سکتی کہ آج پندرہ سو سال کی مسافت پر مسلمان کس طرح حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے طرزِ حیات کو اپنانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اٹھنے، بیٹھنے میں جاگنے میں، سونے میں، اندازِ گفتگو میں اور اپنی صورت شکل کو اسی سانچے میں ڈھالنے میں۔ یہ ہماری بدنصیبی ہے کہ جہالت اور کم علمی سے ہم میں سے کچھ لوگ اسلام کو اپنی خواہشات کے سانچے میں ڈھالنا چاہتے ہیں۔ سچ ہے کہ اسلام اور جہل ایک ساتھ نہیں رہ سکتے۔ آج مسلمانوں کے بیشتر مسائل کا سبب اپنے ہادی و رہنما صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ اور طرزِ حیات سے دُوری ہے۔ اس پر اضافہ کیجئے مسلمانوں کے ساتھ اسلام دشمنوں کے طرزِ عمل کا لیکن پھر بھی مسلمان حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اتباع کے ذریعہ اپنی باز آفرینی اور اپنے آپ کو پالینے کی کوشش میں مصروف ہیں۔ اقبالؔ عظیم نے اس صورت حال کو ایک بہت خوبصورت شعر میں ایک پرقوت استعارے کے ذریعے پیش کیا ہے۔

زخم خوردہ اک پرندہ پنجۂ صیاد کا
توڑ کر زنداں کو اپنے آشیاں تک آ گیا

آج مسلمان فقرِ نبوی کی تلاش میں آپ کے اسوۂ حسنہ سے استفادہ کر رہا ہے اور فقرِ نبیؐ کے

Scanned by CamScanner

آستاں تک پہنچنے کی کوشش کے سوا کچھ اور نہیں ہے۔

شوکتِ شاہانِ عالم اُس فقیری پر نثار
جس فقیری کو نبیؐ کا آستاں بخشا گیا

چند شعر نبیؐ کریم اور ان کے امتیوں کے باہمی رشتے کے بارے میں پیش کیے جاتے ہیں اس رشتے کی بازیافت روشن مستقبل کی طرف مسلمان کے سفر کا نقطۂ آغاز بنے گی۔ اس رشتے میں ناموسِ رسالت کی حفاظت اساس کا درجہ رکھتی ہے۔

ورثہ میں ملا ہے ہمیں پندارِ شجاعت
ناموس پہ مرمٹتے ہیں جو لوگ وہ ہم ہیں

وہ جانتا ہے کہ تقلیدِ مصطفیٰؐ کیا ہے
جو دوستوں کی طرح اجنبی سے ملتا ہے

اُنؐ کو کیوں رحمتِ کونین کہا جاتا ہے
طائف و مکّہ کی تاریخ اٹھا کر دیکھو

سیرتِ پاک نبیؐ کیا ہے نبیؐ خود کیا ہیں
پوچھتے کس سے ہو قرآن اٹھا کر دیکھو

اپنے عہدِ نعت گوئی میں اقبال عظیم صاحب اپنی بصارت سے محروم ہو چکے تھے لیکن حبِّ نبیؐ نے انہیں وہ بصیرت عطا کی جو دونوں جہانوں کا سرمایہ ہے۔ یہ آنکھیں جو نور کھو چکی تھیں ان سے قطرہ قطرہ ٹپکنے والے آنسو ایک اندازِ گفتگو بن گئے تھے وہ اندازِ گفتگو جس میں شاعر نے اپنی اور امتِ مسلمہ کی روداد نبیؐ کے حضور پیش کر دی۔

یہ صرف آنسو نہیں ہیں میرے جو قطرہ قطرہ چھلک رہے ہیں
یہ ایک اندازِ گفتگو ہے، کلام کرتی ہیں میری آنکھیں

اقبال عظیم صاحب کے ایسے اشعار پڑھ کر مجھے ایک بزرگ یاد آتے ہیں جنہیں میں نے

Scanned by CamScanner

۱۹۶۸ء میں مسجدِ نبویؐ کے صحن میں بیٹھے دیکھا تھا۔ عصر کی نماز ہو چکی تھی اور وہ بزرگ مسلسل گنبدِ خضریٰ کی طرف نگراں تھے۔ میں قریب گیا تو دیکھا کہ وہ بصارت سے محروم ہیں لیکن ان کی بصارت سے محروم آنکھیں گنبدِ خضریٰ سے کسبِ نور کر رہی تھیں جیسے گنبدِ خضریٰ ایک استعارہ ہو اور کسبِ نور آقا صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا جا رہا ہو۔ اس روشنی کی حقیقت کو اقبال عظیم نے کس خوبصورتی سے پیش کیا ہے:۔

دیکھا ہے میں نے ان کو تصوّر میں بارہا
پہچانتا ہوں میں رخِ زیبا کی روشنی
روشن ہو جس سے قبر وہ تنویر چاہیے
مَیں کیا کروں گا لے کے یہ دنیا کی روشنی

خدا کرے ان کی یہ تمنّا پوری ہوئی ہو اور جمالِ مصطفیٰ کی روشنی میں ان کی قبر میں جنّت کا دریچہ وَا ہو گیا ہو۔ یہ ہی مدحتِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا اجر ہو سکتا ہے۔

Scanned by CamScanner

نذر

خادمِ رسول ﷺ حضرت بلال حبشی رضی اللہ عنہ

کے حضور

Scanned by CamScanner

قصدِ دُعا

سوچتا ہوں کہ کیا دُعا مانگوں
کون سے درد کی دوا مانگوں
مجھ کو بے مانگے مل گیا سب کچھ
اپنے مولا سے اور کیا مانگوں

Scanned by CamScanner

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حمد

نام بھی تیرا عقیدت سے لئے جاتا ہوں
ہر قدم پر تجھے سجدے بھی کئے جاتا ہوں

کوئی دنیا میں مِرا مونس و غمخوار نہیں
تیری رحمت کے سہارے پہ جیے جاتا ہوں

تیرے اوصاف میں اک وصف خطا پوشی ہے
اس بھروسے پہ خطائیں بھی کئے جاتا ہوں

Scanned by CamScanner

آزمائش کا محل ہو کہ مَسرّت کا مقام
سجدۂ شکر بہرحال کئے جاتا ہوں

زندگی نام ہے اللہ پہ مَر مٹنے کا
یہ سبق سارے زمانے کو دیئے جاتا ہوں

صبر کرنا ہے تری شانِ کریمی کو عزیز
میں یہی سوچ کے آنسو بھی پیے جاتا ہوں

ہر گھڑی اُس کی رضا پیشِ نظر ہے اقبالؔ
شکر ہے، ایک سلیقے سے جیے جاتا ہوں

☆

Scanned by CamScanner

حمد

صد شکر کہ یوں وردِ زباں حمدِ خدا ہے
وہ سب سے بڑا، سب سے بڑا، سب سے بڑا ہے

اس کا کوئی ثانی، نہ مشابہہ، نہ مقابل
وہ سب سے جُدا، سب سے جُدا، سب سے جُدا ہے

کافر ہو کہ مسلم، کوئی مشرک ہو کہ مومن
وہ سب کا خدا، سب کا خدا، سب کا خدا ہے

وہ خالقِ کونین بھی، وہ رزّاقِ جہاں بھی
وہ ربِ علیٰ، ربِ علیٰ، ربِ علیٰ ہے

Scanned by CamScanner

یہ رنگ، یہ خوشبو، یہ بہاریں، یہ فضائیں
سب اُس کی عطا، اُس کی عطا، اُس کی عطا ہے

معراجِ عبادات بھی، معراجِ سخن بھی
صرف اُس کی ثناء، اُس کی ثناء، اُس کی ثناء ہے

اقبال لئے جاؤ سدا نام خدا کا
جو دل کی جِلا، غم کی دوا، دُکھ کی شفا ہے

☆

Scanned by CamScanner

حمد

حق صدا لاَ اِلـــــــــہَ اِلّا ھُـــو
جانفزا لاَ اِلـــــــــہَ اِلّا ھُـــو

رہ روانِ رہِ عقیدت کا
رہنما لاَ اِلـــــــــہَ اِلّا ھُـــو

ردِ الحاد و شرک کا نسخہ
برملا لاَ اِلـــــــــہَ اِلّا ھُـــو

کُفر و باطل کی ظلمتوں کا چراغ
حق نما لاَ اِلـــــــــہَ اِلّا ھُـــو

Scanned by CamScanner

بے سہاروں کا بے نواؤں کا
آسرا لاَ اِلـــــــــہَ اِلّا ھُـــــو

ہر مرض کا طبیب ربّ کریم
اور شفا لاَ اِلـــــــــہَ اِلّا ھُـــــو

بحرِ بے چارہ گان و خستہ دلاں
حوصلہ لاَ اِلـــــــــہَ اِلّا ھُـــــو

ربِ کونین و عبد کے مابین
رابطہ لاَ اِلـــــــــہَ اِلّا ھُـــــو

☆

Scanned by CamScanner

حمد

ناموں میں فقط نامِ خدا سب سے بڑا ہے
صد شکر کہ ہونٹوں پہ مرے اُس کی ثنا ہے

وہ کہکشاں ہو کہ مہ و مہر درخشاں
ہر نُور کے پیکر میں وہی جلوہ نُما ہے

یہ رنگ، یہ خُوشبو، یہ بہاریں، یہ فضائیں
جو کچھ بھی ملا ہے ہمیں خود اس نے دیا ہے

Scanned by CamScanner

وہ حاتمِ دوراں ہو کہ قارونِ زمانہ
اللہ کی سرکار میں صرف ایک گدا ہے

توفیقِ اطاعت بھی وہی دیتا ہے ہم کو
بھٹکے ہوئے ذہنوں کا وہی راہنما ہے

عالم میں کوئی شے نہیں جو اس سے بڑی ہو
وہ خود بھی بڑا اس کا تحکم بھی بڑا ہے

☆

Scanned by CamScanner

حمد

کونین کی ہر شے میں وہی جلوہ نما ہے
جتنی بھی ہو توصیفِ خدا، حق ہے، بجا ہے

یہ ابر، یہ کُہسار، یہ صحرا، یہ گلستاں
جو کچھ بھی ہے سب اُس کا کرم اس کی عطا ہے

ہر گل کے تبسم میں عیاں حُسن ہے اُس کا
بُلبل کے ترنم میں نہاں اس کی صدا ہے

Scanned by CamScanner

ہر منزلِ دُشوار کو کرتا ہے وہ آساں
وہ قادر مطلق ہے وہی عقدہ کُشا ہے

وہ حسبِ طلب سب کو عطا کرتا ہے روزی
مومن ہے کہ کافر ہے، بُرا ہے کہ بھلا ہے

تحصیل زر و مال نہ شہرت نہ مراتب
اقبالؔ کا مقصود فقط اُس کی رضا ہے

☆

Scanned by CamScanner

مناجات

ہم کو دعویٰ ہے کہ ہم بھی ہیں نکوکاروں میں
اور اللہ کے بے لوث وفاداروں میں

حرم پاک سے بھی خاص عقیدت ہے ہمیں
اور شامل ہیں محمد ﷺ کے رضا کاروں میں

ہم مگر عصمت و عفّت کا سبق بھول گئے
غیرتیں بکتی ہیں اب شہر کے بازاروں میں

نام تو لیتے ہیں ہم اب بھی خدا کا لیکن
سجدہ ریزی بھی کئے جاتے ہیں درباروں میں

Scanned by CamScanner

خاص تقریب میں کی جاتی ہے تقسیم زکوٰۃ
اب عبادت کا یہ دستور ہے زرداروں میں

عام ہوجاتی ہے اس جشن کی پوری روداد
اور تصویر بھی چھپ جاتی ہے اخباروں میں

عیدِ قرباں میں نکھر آتا ہے دولت کا غرور
کتنے قارون نکل آتے ہیں بازاروں میں

اُسوۂ پاکِ محمد ﷺ کا بیاں کیسے کریں
نئی تہذیب کے سرگرم نمک خواروں میں

ذکر اسلاف کا کرتے ہیں اگر اہلِ وفا
وہ گنے جاتے ہیں ماضی کے عزاداروں میں

Scanned by CamScanner

اور جو لوگ محافظ تھے کبھی مذہب کے
زر خریدوں کی طرح بیٹھے ہیں سرکاروں میں

جو دیا کرتے تھے ملّت کو کبھی درسِ خودی
وہ بھی موجود ہیں اب حاشیہ برداروں میں

اے محمد ﷺ کے خدا ہم کو ہدایت فرما
ہم گنہ گار بھی ہیں تیرے پرستاروں میں

☆

Scanned by CamScanner

نعتیہ قطعات

Scanned by CamScanner

اقبالؔ حرزِ جاں ہے اب صرف یہ وظیفہ
صلّ علیٰ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ، صلّ علیٰ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ،

Scanned by CamScanner

❑

بیان کیسے ہوں الفاظ میں صفات اُن کی
نزولِ وحی الٰہی ہے بات بات اُن کی
انہیں کے دَم سے منوّر ہے بزم کون و مکاں
زمیں سے تابفلک ساری کائنات اُن کی

❑

نہ مجھ کو خواہشِ جنت، نہ شوق حور وقصور
مری طلب کا تقاضا دیارِ پاک حضور ﷺ
مقام ارضِ مدینہ کسی کو کیا معلوم
تمام حُسن و تقدّس، تمام نکہت و نُور

Scanned by CamScanner

❐

لوگ نازاں ہیں کہ وہ حدِ یقیں تک پہنچے
یعنی اربابِ خرد ماہ مبیں تک پہنچے
لیکن اس دور کرامات سے صدیوں پہلے
میرے آقا کے قدم عرشِ بریں تک پہنچے

❐

دعا تو ہم بھی کرتے ہیں، کرن پھوٹے، سحر جاگے
زبانِ حال سے لیکن فضا کچھ اور کہتی ہے
نئی قدروں کے چرچے ہو رہے ہیں اہلِ دانش میں
مگر ہم سے حیاتِ مصطفیٰ ﷺ کچھ اور کہتی ہے

Scanned by CamScanner

❑

تعلیمِ مصطفیٰ ﷺ کا تقاضا ہے بندگی
اور بندگی بھی کس کی ؟ غفور الرّحیم کی
ہر در پہ سجدہ ریزی غلامانہ فعل ہے
توہین ہے یہ دینِ رسولِ کریم ﷺ کی

❑

اے ہادیٔ برحق انہیں کچھ خوفِ خدا دے
اے نورِ ہدیٰ ﷺ ان کو رہِ راست دکھادے
وہ لوگ جنہیں پاسِ شریعت بھی نہیں ہے
پہنے ہوئے بیٹھے ہیں مشیخت کے لبادے

Scanned by CamScanner

❐

ڈوبتی جاتی ہیں نبضیں اور نظر بے نُور ہے
اک مسافر ہے حرم کا جو تھکن سے چُور ہے
چند سانسیں اور باقی ہیں، ذرا جلدی کرو
قافلے والو! مدینہ اور کتنی دُور ہے

❐

یہ پوچھنا ہے مجھے اپنی فردِ عصیاں سے
مجھے یہ اذنِ حضوری عطا ہوا کیسے
خود اپنا گھر بھی مجھے تو نظر نہیں آتا
میں گھر سے چل کے مدینے پہنچ گیا کیسے

Scanned by CamScanner

❐

میں کس سے جا کے پوچھوں منزل کدھر ہے میری
ہر شخص کارواں میں اب میرِ کارواں ہے
صدہا چَراغ روشن ہیں رہگزر میں لیکن
میں جس کو ڈھونڈتا ہوں وہ روشنی کہاں ہے

❐

آنسو بصد خلوص بہانے کا وقت ہے
لوحِ جبین عجز جُھکانے کا وقت ہے
محفل سجی ہوئی ہے سلام و دُورد کی
یہ وقت نعتِ پاک سُنانے کا وقت ہے

Scanned by CamScanner

❐

گو روضۂ اقدس کی طلب گار ہیں آنکھیں
سچ پوچھو تو راہ کی دیوار ہیں آنکھیں

اللہ رے یہ جرأت بیتاب نگاہی
بے نُور ہیں اور طالبِ دیدار ہیں آنکھیں

Scanned by CamScanner

قطعہ

جرأتِ مدح نبی ﷺ کر تو رہا ہوں، لیکن
حرفِ اظہار میں تاثیر کہاں سے لاؤں
پیکرِ نُور ﷺ کو الفاظ میں کیسے ڈھالوں
روحِ قرآن کی تفسیر کہاں سے لاؤں

Scanned by CamScanner

سفر مدینے کا کچھ ایسا مرحلہ تو نہیں
میں بے بصر سہی، لیکن شکستہ پا تو نہیں

وہاں سے غیر بھی پیاسے کبھی نہیں آتے
وہ شہرِ ساقیٔ کوثر ﷺ ہے کربلا تو نہیں

یہی وہ در ہے جہاں بے طلب بھی ملتا ہے
مجھی کو دیکھو کبھی میں کچھ کہا تو نہیں

بس ایک ہادیٔ برحق ﷺ ہے راہِ کعبہ میں
قدم قدم پہ وہاں اتنے رہنما تو نہیں

Scanned by CamScanner

وہاں بھی اُن کی تجلّی، یہاں بھی اُن کی ضیا
شہود و غیب کا عالم جُدا جُدا تو نہیں

ہزار شاہوں سے اچھا ہے ان کے در کا گدا
کہ اس کے دل میں غمِ پرسش و سزا تو نہیں

میں سوچتا ہوں کہ دامن وسیع تر کرلوں
کرم کی ان کے مگر کوئی انتہا تو نہیں

عمل بھی شرط ہے اقبالؔ عشق صادق کی
تمہارا فرض فقط مدحت و ثنا تو نہیں

☆

Scanned by CamScanner

❐

مدینے کا سفر ہے اور میں نم دیدہ نم دیدہ
جبیں افسردہ افسردہ قدم لغزیدہ لغزیدہ

چلا ہوں ایک مجرم کی طرح میں جانبِ طیبہ
نظر شرمندہ شرمندہ ' بدن لرزیدہ لرزیدہ

کسی کے ہاتھ نے مجھ کو سہارا دے دیا ورنہ
کہاں میں اور کہاں یہ راستے پیچیدہ پیچیدہ

غلامانِ محمد ﷺ دور سے پہچانے جاتے ہیں
دل گرویدہ گرویدہ ' سر شوریدہ شوریدہ

Scanned by CamScanner

کہاں میں اور کہاں اس روضۂ اقدس کا نظّارہ
نظر اُس سمت اٹھتی ہے مگر دزدیدہ دزیدہ

مدینے جا کے ہم سمجھے تقدس کس کو کہتے ہیں
ہَوا پاکیزہ پاکیزہ ، فضا سنجیدہ سنجیدہ

بصارت کھوگئی لیکن بصیرت تو سلامت ہے
مدینہ ہم نے دیکھا ہے مگر نادیدہ نادیدہ

وہی اقبالؔ جس کو ناز تھا کل خوش مزاجی پر
فراقِ طیبہ میں رہتا ہے اب رنجیدہ رنجیدہ

☆

Scanned by CamScanner

❐

نعت میں کیسے کہوں ان کی رضا سے پہلے
میرے ماتھے پہ پسینہ ہے ثنا سے پہلے

نُور کا نام نہ تھا عالمِ امکاں میں کہیں
جلوۂ صاحبِ لولاک لَما سے پہلے

اُن کا در وہ درِ دولت ہے جہاں شام و سحر
بھیک ملتی ہے فقیروں کو صدا سے پہلے

اب یہ عالم ہے کہ دامن کا سنبھلنا ہے محال
کچھ بھی دامن میں نہ تھا ان کی عطا سے پہلے

Scanned by CamScanner

تم نہیں جانتے شاید مرے آقا ﷺ کا مزاج
اُن کے قدموں سے لپٹ جاؤ سزا سے پہلے

چشمِ رحمت سے ملا اشکِ ندامت کا جواب
مشکل آسان ہوئی قصدِ دُعا سے پہلے

اور تو کچھ نہیں مانگا مرے مولا تجھ سے
اک جھلک روضۂ اقدس کی قضا سے پہلے

میری آنکھیں مِرا رستہ جو نہ روکیں اقبالؔ
میں مدینے میں ملوں راہ نما سے پہلے

☆

Scanned by CamScanner

❑

کہاں میں، کہاں مدحِ ذاتِ گرامی، میں سعدی نہ رومی نہ قدسی نہ جامی
پسینے پسینے ہوا جارہا ہوں کہاں یہ زباں اور کہاں نامِ نامی

سلام اس شہنشاہِ کون و مکاں پر، درود اس امام صفِ مُرسلاں پر
پیامی تو بے شک سبھی محترم ہیں، مگر اللہ اللہ خصوصی پیامی

فلک سے زمیں تک ہے جشنِ چراغاں کہ تشریف لاتے ہیں محبوبِ یزداں
خوشا جلوۂ ماہتابِ مجسّم، زہے آمدِ آفتابِ تمامی

کوئی ایسا ہادی دکھادے تو جانیں، کوئی ایسا محسن بتادے تو مانیں
کبھی دوستوں پر نظر احتسابی، کبھی دشمنوں سے بھی شیریں کلامی

Scanned by CamScanner

اطاعت پہ اصرار بھی ہر قدم پر، شفاعت کا اقرار بھی ہر نظر میں
اصولاً خطاؤں پر تنبیہہ لیکن مزاجاً خطاکار بندوں کے حامی

یہ آنسو جو آنکھوں سے میری رواں ہیں عطائے شہنشاہِ کون ومکاں ہیں
مجھے مل گیا جام صہبائے کوثر، مرے کام آئی مری تشنہ کامی

فقیروں کو کیا کام طبل و علم سے گداؤں کو کیا فکر جاہ و حشم کی
عباؤں قباؤں کا میں کیا کروں گا، عطا ہوگیا مجھ کو تاجِ غلامی

انہیں صدق دل سے بُلا کے تو دیکھو، ندامت سے آنسو بہا کے تو دیکھو
لئے جاؤ اقبالؔ نامِ محمد ﷺ کہ بخشش کا ضامن ہے اسمِ گرامی

☆

Scanned by CamScanner

□

میں اندھیرے میں ہوں، تنویر کہاں سے لاؤں
چشمِ بیدار کی تقدیر کہاں سے لاؤں

خواب میں روضۂ اقدس کا نظارہ تو ہوا
لیکن اس خواب کی تعبیر کہاں سے لاؤں

کیسے سمجھاؤں تمہیں کیا تھے خدوخال حضور ﷺ
پیکرِ نُور کی تصویر کہاں سے لاؤں

اسوۂ پاک محمد ﷺ کا بیاں کیسے کروں
روحِ قرآن کی تفسیر کہاں سے لاؤں

Scanned by CamScanner

توڑ لاؤں میں ستارے بھی فلک سے لیکن
لوحِ محفوظ کی تحریر کہاں سے لاؤں

بحرِ ذخّار کو کوزے میں سمیٹوں کیسے
اتنا جامع فنِ تحریر کہاں سے لاؤں

میں نہ سعدیؔ ہوں، نہ رومیؔ ہوں، نہ جامیؔ، نہ امیرؔ
اپنے لہجے میں وہ تاثیر کہاں سے لاؤں!!

اپنے افکار کو پابندِ سخن کیسے کروں
میں خود قید ہوں، زنجیر کہاں سے لاؤں

میری ہر نعت مِرا خونِ جگر ہے لیکن
نعتِ حسان کی توقیر کہاں سے لاؤں

نعت میری، مرے اشکوں کی زبانی سُن لو
اس سے بہتر لبِ تقریر کہاں سے لاؤں

☆

Scanned by CamScanner

ہے دونوں جلوہ گاہوں میں جلوہ حضور ﷺ کا
کعبہ حضور کا ہے، مدینہ حضور ﷺ کا

معیارِ اہلِ دین ہے اسوہ حضور ﷺ کا
اور روحِ اصلِ دین ہے خطبہ حضور ﷺ کا

جو کچھ بھی ہے، جہاں بھی ہے، سب انکے دَم سے ہے
یہ ساری کائنات ہے صدقہ حضور ﷺ کا

اللہ خود ہے واصفِ اوصافِ مصطفیٰ ﷺ
قرآن پاک کیا ہے؟ قصیدہ حضور ﷺ کا

لفظوں کے بس کی بات نہیں اکتسابِ نُور
سمجھاؤں کیسے تم کو سراپا حضور ﷺ کا

Scanned by CamScanner

کھینچی ہے کس نے نُور کی تصویر آج تک
سمجھائے کوئی کیسے سراپا حضور ﷺ کا

ممکن ہے اور کس کا لقب رحمتِ تمام
یہ وصفِ خاص ہے تنِ تنہا حضور ﷺ کا

صد نازشِ حیات وہ اسلافِ خوش نہاد
جن کو ہُوا نصیب زمانہ حضور ﷺ کا

صد رشک مہر و ماہ وہ روشن بصارتیں
دیکھا جنہوں نے خود رُخِ زیبا حضور ﷺ کا

شایان طاق کعبہ وہ مٹّی کا اِک دیا
قسمت کیا گیا جسے حجرہ حضور ﷺ کا

اور نبضِ کائنات وہ تاریخ ساز وقت
جس نے سُنا حضور ﷺ سے خطبہ حضور ﷺ کا

Scanned by CamScanner

جی چاہتا ہے ان کا سخنِ حرزِ جاں کریں
جن دوستوں کا گھر ہے مدینہ حضور ﷺ کا

سُرمہ کروں میں آنکھوں کا قدموں کی دھول کو
پاجاؤں میں جو نقشِ کفِ پا حضور ﷺ کا

مشک و گلاب و عنبر و گلہائے رنگ رنگ
ماخذ ہے خوشبوؤں کا پسینہ حضور ﷺ کا

اقبالؔ دو گھروں کا پتہ دل پہ نقش ہے
کعبہ خدا کا گھر ہے مدینہ حضور ﷺ کا

☆

Scanned by CamScanner

□

خدا کی حمد نعتِ مصطفیٰ ہے
ثنائے مصطفیٰ حمدِ خدا ہے

خدا کے بعد ان کا نام نامی
بڑوں سے بھی بڑا، سب سے بڑا ہے

خود ان کا نام ہے ان کا قصیدہ
قصیدہ گو باذات خود خدا ہے

مراتب آپ ﷺ کے اللہ اکبر
کوئی حد ہے نہ کوئی انتہا ہے

Scanned by CamScanner

تہی دست و تہی داماں بظاہر
مگر خاکِ قدم بھی کیمیا ہے

اثاثہ بوریا اور کالی کملی
مگر رُتبہ شہِ ارض و سما ہے

غذا نانِ جویں، وہ بھی بہ قلّت
مگر سارا جہاں ان کا گدا ہے

خود اپنی آل پر فاقوں پہ فاقہ
مگر معمول ، اکرام و عطا ہے

بشر بھی ، عبد بھی ، اُمّی لقب بھی
مگر منصب امامِ الانبیا ہے

Scanned by CamScanner

دیا مٹی کا حجرے کا مقدّر
مگر حجرہ نشیں بدر الدجےٰ ہے

ان کے دم ہی سے کونین روشن
کہ ان کی ہر نظر نور الہدیٰ ہے

شبِ طیبہ بھی ہے صبحِ درخشاں
کہ میرِ شہر خود شمس الضحیٰ ہے

بدن چھلنی کیا جن ظالموں نے
ان ہی کے حق میں ہونٹوں پر دعا ہے

خدا لگتی کہو دنیا کے لوگو
اگر رحمت نہیں ہے یہ تو کیا ہے

Scanned by CamScanner

سنبھلتا ہی نہیں اب مجھ سے دامن
خدا نے مجھ کو اتنا کچھ دیا ہے

سبب ظاہر ہے اس فضل و کرم کا
یہ آقا سے محبت کا صلہ ہے

فقیرانہ گذر اوقات لیکن
شہنشاہوں سے بھی عظمت سوا ہے

نہ اُن جیسا کوئی آئندہ ہوگا
نہ اُن جیسا کوئی اب تک ہوا ہے

☆

Scanned by CamScanner

□

سارے نبیوں کے عہدے بڑے ہیں لیکن آقا کا منصب جدا ہے
وہ امامِ صفِ انبیا ہیں، اُن کا رُتبہ بڑوں سے بڑا ہے

کوئی لفظوں سے کیسے بتادے، ان کے رُتبے کی حد ہے تو کیا ہے
ہم نے اپنے بڑوں سے سُنا ہے، صرف اللہ ان سے بڑا ہے

وہ اک شہرِ نور الہدیٰ ہے، جلوہ گاہوں کا اک سلسلہ ہے
جس کی ہر صبح شمس الضحیٰ ہے جس کی ہر شام بدرالدجیٰ ہے

نام جنت کا تم نے سُنا ہے، میں نے اس کا نظارہ کیا ہے
میں یہاں سے تمہیں کیا بتادوں، ان کی نگری کی گلیوں میں کیا ہے

Scanned by CamScanner

کتنا پیارا ہے موسم وہاں کا ' کتنی پُر کیف ساری فضا ہے
تم مرے ساتھ خود چل کے دیکھو' گرد طیبہ بھی خاک شفا ہے

یہ وہی شہرِ طیبہ ہے جس میں خواب گاہِ حبیب خدا ہے
کام ہے جن کا عقدہ کشائی ' نام بھی جن کا خیرالوریٰ ہے

جن کا رُتبہ سِوا ہے ' فہم و ادراک سے ماورا ء ہے
بحر و بر جن کے زیرِ نگیں ہیں' تابہ افلاک جن کی ضیا ہے

پیشواؤں کے جو پیشوا ہیں' اک لقب جن کا صدر العلاء ہے
قاب قوسین ہے جن کی منزل ' رہگزر سدرۃ المنتہیٰ ہے

مستقل ان کی ڈیوڑھی عطا ہو ' میرے معبود یہ التجا ہے
کوئی پوچھے تو یہ کہہ سکوں میں' بابِ جبریل میرا پتہ ہے

☆

Scanned by CamScanner

بکھری پڑی ہے طیبہ میں خوشبو گلی گلی
جیسے ادھر سے گزرے ہیں آقا ابھی ابھی

اللہ رے مدینے کے پاکیزہ روز و شب
ماحول نور نور، ہوائیں دھلی دھلی

خوش خلق میزبان محبت بھری فضا
اب تک مشامِ جاں میں ہیں یادیں رچی بسی

طیبہ کا ہر مکیں ہے اک پیکرِ خلوص
اللہ رکھے آقا کی کھیتی ہری بھری

Scanned by CamScanner

شرم خطا ہے یوں ہوا میں حاضر حرم
نبضیں تھمی تھمی سی، نگاہیں جھکی جھکی

ہر گوشہ چاہتا ہے مدینے کا احترام
جلوے قدم قدم ہیں، تقدس گلی گلی

مجھ کو عطا ہوئی جو ریاضِ رسول ﷺ سے
سانسوں میں آج تک ہے وہ خوشبو رچی بسی

پاسِ ادب سے میں نے وہاں کچھ نہیں کہا
لیکن مجھے یقین ہے میری سنی گئی

لوٹا تو میرے ساتھ تھی رحمت کی روشنی
گھر سے چلا تھا لے کے میں آنکھیں بجھی بجھی

Scanned by CamScanner

جیسے مجھے سہارا دیا خود حضور ﷺ نے
محسوس مجھ کو یوں بھی ہوا ہے کبھی کبھی

سورج اُتر کے جیسے مِرے گھر میں آ گیا
جب بھی مِری زبان سے نکلا نبی نبی

صدیوں پرانا ہوچکا شہر حرم مگر
ہر چیز اس کی لگتی ہے اب بھی نئی نئی

☆

Scanned by CamScanner

□

جلوہ فگن محمد ﷺ ، جلو نما محمد ﷺ
خود عکسِ آئینہ گر ، خود آئینہ محمد ﷺ

صبح ازل بھی ان کی شامِ ابد بھی ان کی
شمس الضحیٰ محمد ﷺ ، بدرالدجیٰ محمد ﷺ

تہذیبِ سالکاں بھی ، تادیبِ گمراہاں بھی
ہر جادہ سفر میں نور الہدیٰ محمد ﷺ

ان کو خلوصِ دل سے کوئی اگر پکارے
مشکل کی ہر گھڑی میں مشکل کشا محمد ﷺ

Scanned by CamScanner

تائیدِ بے نوایاں، تسکینِ غم نصیباں
غم خوار و غم گُسار و غم آشنا محمد ﷺ

ہر طالب شفا کا دارالشفا مدینہ
ہر دردِ لادوا کی شافی دوا محمد ﷺ

اپنے پرائے سب کے عقدہ کشا وہی ہیں
خیر الامم محمد ﷺ، خیر الوریٰ محمد ﷺ

محفوظ کشتیوں کے تو ناخدا سبھی ہیں
ٹوٹے ہوئے سفینوں کے ناخدا محمد ﷺ

قرآن بولتا تھا لہجے میں مصطفےٰ ﷺ کے
ہوتے تھے جب ہدایت کو لب کشا محمد ﷺ

Scanned by CamScanner

ہر ملک اور ملت کا کوئی پیشوا ہے
اور سارے پیشواؤں کے پیشوا محمد ﷺ

اقبالؔ حرزِ جاں ہے اب صرف یہ وظیفہ
صلِ علیٰ محمد ﷺ صلِ علیٰ محمد ﷺ

☆

Scanned by CamScanner

❑

عنوانِ کتاب آفرینش
سرمایۂ کن فکاں محمد ﷺ

تکمیلِ صحیفۂ رسالت
سرخیلِ پیمبراں محمد ﷺ

سرتاج قلمرو فضیلت
شاہنشہِ فاضلاں محمد ﷺ

دانائے رموز ہر دو عالم
دانش گہِ عارفاں محمد ﷺ

Scanned by CamScanner

ناموسِ معارف و معانی
سرچشمۂ کاملاں محمد ﷺ

درویش و فقیرِ ربِ کعبہ
ظلِ اللہ خسرواں محمد ﷺ

ذی رُتبہ و منکسر طبیعت
ہم بندہ و حکمراں محمد ﷺ

شہکار و کمالِ حضرت حق
اُمی و علوم داں محمد ﷺ

گہوارۂ شکستگانِ ہستی
منزل گہِ عاصیاں محمد ﷺ

Scanned by CamScanner

تالیف قلوبِ غم نصیباں
تسکین و قرار جاں محمد ﷺ

ذاتے کہ تمام تر تقدّس
نامے کہ بدوں گماں محمد ﷺ

☆

Scanned by CamScanner

بیاں کیسے ہوں الفاظ میں صفات ان کی
نزولِ وحیِ الٰہی ہے بابت بات اُن کی

اُنہی کے دم سے منور ہے بزمِ کون ومکاں
زمیں سے تابہ فلک ساری کائنات ان کی

وجود پیکر خاکی میں نورِ لاہوتی
کمالِ خالق کون و مکاں ہے ذات ان کی

Scanned by CamScanner

جو ان کے ہو گئے ان کے نصیب، کیا کہنا
حیات ان کی، ممات ان کی، کائنات ان کی

ولی، مجیب و رؤف و رحیم و حق و کریم
صفات خالقِ کونین ہیں صفات ان کی

تمام طاعت و تقویٰ تمام صدق و صفا
کلام پاک کی تفسیر ہے حیات ان کی

جنہیں نواز دے دامانِ رحمت عالم
بیک نگاہِ شفاعت اثر نجات اُن کی

☆

Scanned by CamScanner

سجود فرض ہیں اظہارِ بندگی کے لئے
درود شرط ہے ذکر محمدی ﷺ کے لئے

کوئی کسی کے لئے ہے کوئی کسی کے لئے
مگر حضور ﷺ کی سرکار ہے سبھی کے لئے

خطابِ رحمتِ عالم ہے وہ خطابِ جلیل
بجز حضور ﷺ جو زیبا نہیں کسی کے لئے

کوئی رسول رؤف و رحیم ہے نہ کریم
خدا کے نام ہیں مختص حضور ﷺ ہی کے لئے

Scanned by CamScanner

لباس فقر میں بھی سروری ہے ان کی غلام
کہ تاج و تخت ضروری نہیں نبی ﷺ کے لئے

مدینہ جا کے نہ لوٹے کوئی تو کیا کہنا
بڑے شرف کی یہ منزل ہے زندگی کے لئے

جہاں شکستہ دلوں کو سکون ملتا ہے
تڑپ رہا ہوں میں اس دَر کی حاضری کے لئے

جو خاکِ پاکِ مدینہ عطا ہوئی ہے مجھے
وہ ساتھ جائے گی تربت میں روشنی کے لئے

ہر اک رسول ﷺ کا محدود اک علاقہ تھا
حضور ﷺ آئے دو عالم کی رہبری کے لئے

☆

Scanned by CamScanner

□

اِس شان سے ہو کاش تماشائے مدینہ
جس سمت نظر جائے، نظر آئے مدینہ

سودا ہو اگر سر میں تو سودائے مدینہ
ہو دل میں تمنّا تو تمنّائے مدینہ

ہر وقت تصوّر میں مدینے کی فضا ہو
اس طرح مرے دل میں سما جائے مدینہ

ہر خار مدینے کا گلِ تر سے حَسیں تر
اور غیرتِ فردوس ہے صحرائے مدینہ

Scanned by CamScanner

ہے شافعِ محشر کا کرم اس کا مقدّر
اللہ رے خوش بختیٔ شیدائے مدینہ

تخلیقِ دو عالم کا سبب ذات ہے ان کی
شاہنشۂ کونین ہیں آقائے مدینہ

خاکِ قدم پاک نبی ﷺ خاکِ شفا ہے
ہر دَرد کا درماں ہیں مسیحائے مدینہ

وہ کوثر و تسنیم کا محتاج نہیں ہے
ہو جس کو عطا جُرعہ صہبائے مدینہ

یاد آتے ہیں جس وقت مدینے کے شب و روز
اقبالؔ پُکار اٹھتا ہوں میں ہائے مدینہ

☆

Scanned by CamScanner

□

مالکِ کون ومکاں خود ہے ثنا خوانِ رسول ﷺ
اس سے بہتر ان کی مدحت اور کرسکتا ہے کون

عظمتِ آقا کے یوں تو معترف ہیں غیر بھی
مستند توثیقِ عظمت اور کرسکتا ہے کون

دل پہ جب قابو نہ ہو تو نعت گو بھی کیا کرے
ورنہ مدحت کی جسارت اور کرسکتا ہے کون

روزِ محشر حضرتِ حق کے حضور
گناہ گاروں کی شفاعت اور کرسکتا ہے کون

Scanned by CamScanner

یہ شرف مختص ہے بس خیر الوریٰ کے واسطے
عاصیوں پر یوں عنایت اور کرسکتا ہے کون

آپ ﷺ سرخیلِ رُسل، خیر البشر خیر الامم
سارے نبیوں کی وکالت اور کرسکتا ہے کون

اللہ اللہ یہ کرم یہ در گزر یہ حوصلہ
خون کے پیاسوں پہ رحمت اور کرسکتا ہے کون

خانۂ دشمن بھی ٹھہرا ضامن حفظ و اماں
یہ مروّت یہ شرافت اور کرسکتا ہے کون

ہر نفس رب کی ثنا اور ہر قدم اس کی رضا
یوں ادا فرضِ عبادت اور کرسکتا ہے کون

جوئے خوں بھی سر سے گذری، خونِ ناحق بھی ہُوا
دینِ حق کی یُوں حفاظت اور کرسکتا ہے کون

Scanned by CamScanner

❑

صد شکر، اتنا ظرف مری چشم تر میں ہے
دیکھے بغیر سارا مدینہ نظر میں ہے

پہلا سفر مدینے کا میں کیسے بھول جاؤں
سارا وجود میرا ابھی تک سفر میں ہے

لفظوں کے بس کی بات نہیں اس کا تجزیہ
کچھ ایسا کیف طیبہ کی شام وسحر میں ہے

Scanned by CamScanner

ہے جلوہ پاش گنبدِ خضرا کچھ اس طرح
فیضانِ نور شہر کے ہر بام و دَر میں ہے

صدیاں ہوئیں حضور ﷺ کو پردہ کئے مگر
خوشبو خرامِ پاک کی ہر رہ گزر میں ہے

تھوڑی سی خاک پاکِ مدینہ ہے میرے پاس
نازاں ہوں میں کہ دولت کونین گھر میں ہے

کیا ہوگا وہ وقار کسی تاجدار میں
اقبالؔ جو مدینے کے دریوزہ گر میں ہے

☆

Scanned by CamScanner

□

معراج نظر گنبد و مینار کا عالم
تسکینِ دل و جاں در و دیوار کا عالم

فردوس بہ ساماں ہیں مدینہ کے نظّارے
جو دشت کا عالم ہے، وہی گلزار کا عالم

ہر شے میں مدینے کی ہے فردوس کی خوشبو
جو پھولوں کا عالم ہے وہی خار کا عالم

ہوتی ہے شب و روز وہاں بارشِ انوار
جو کوچوں کا عالم، وہی بازار کا عالم

Scanned by CamScanner

اک گنجِ گراں مایہ ہے مٹی بھی وہاں کی
ہر ذرّے کا عالم، درِ شہوار کا عالم

طیبہ کی ہواؤں میں بھی عیسیٰ نفسی ہے
محتاج مسیحا نہیں، بیمار کا عالم

وہ نگری ہے گہوارۂ ایثار و مساوات
منعم کا جو عالم، وہی نادار کا عالم

ہر چہرے پہ ہے نُور محبت کا، وفا کا
ہر گھر میں مدارات کا اور پیار کا عالم

اس شہر میں آنکھوں کی ضرورت نہیں ہوتی
بے دیکھے وہاں رہتا ہے دیدار کا عالم

اقبالؔ خوشا یادِ شب و روز مدینہ
ہے خواب میں بھی دیدۂ بیدار کا عالم

☆

Scanned by CamScanner

بے دیکھے مدینے کی تصویر ہے آنکھوں میں
اب جاگتی آنکھوں کی تاثیر ہے آنکھوں میں

بے دیدۂ بینا بھی بینائی میسّر ہے
بے نُور بصارت بھی تنویر ہے آنکھوں میں

جس روضۂ اقدس کو آنکھوں سے نہیں دیکھا
اس روضۂ اقدس کی تصویر ہے آنکھوں میں

ہر وقت نگاہوں میں گلیاں ہیں مدینے کی
ایک شہرِ حرم شاید تعمیر ہے آنکھوں میں

Scanned by CamScanner

اب اشک کا ہر قطرہ کرتا ہے ثنا خوانی
ہر نعت مِری جیسے تحریر ہے آنکھوں میں

ہر آنسو کو آتا ہے اب صلِ علیٰ کہنا
بے لفظ و بیاں حسنِ تقریر ہے آنکھوں میں

ہم نے بھی کبھی جلوے آنکھوں میں سمیٹے ہیں
انوار کا اک عالم زنجیر ہے آنکھوں میں

آنکھوں کی کہی نعتیں طیبہ کی اذانیں ہیں
اور لحنِ بلالی کی تاثیر ہے آنکھوں میں

☆

Scanned by CamScanner

فضا میں نکہتِ صلِ علیٰ ہے
کہ ذکرِ سیرتِ خیرالوریٰ ہے

تقدس گوشے گوشے سے عیاں ہے
کہ یہ بزم محمد مصطفےٰ ﷺ ہے

محمد ﷺ جو شہِ کون و مکاں ہیں
رسائی جن کی تاعرشِ علیٰ ہے

Scanned by CamScanner

محمد ﷺ جو ہیں محبوبی سراپا
جنہیں اللہ بے حد چاہتا ہے

محمد ﷺ جو ہیں اسمِ بامسمیٰ
کہ ان کی ذاتِ اقدس مصطفےٰ ﷺ ہے

جو ہیں رحمت نظر انوار پیکر
وجودِ پاک جن کا مجتبیٰ ہے

جو ہیں واحد سہارا عاصیوں کا
شفاعت جن کے ماتھے پر لکھا ہے

کرم تو ہے ہمیشہ سے ہی ہم پر
سبب لیکن کرم کا اب کھلا ہے

Scanned by CamScanner

اب اس سے بڑھ کے کیا ہوگا تحفظ؟
ہمارا گھر بھی اب رحمت کدہ ہے

☆

Scanned by CamScanner

□

سجدوں کا اثر اور ہے جلوں کا اثر اور
کعبہ کی سحر اور ہے طیبہ کی سحر اور

ایک مسلک لبیک ہے ایک جادۂ لولاک
مکہ کا سفر اور مدینے کا سفر اور

ایک فرضِ عبادت ہے تو ایک فرضِ محبت
یہ راہ گذر اور ہے اور وہ راہ گذر اور

اٹھتے رہے جلووں سے حجابات بتدریج
اور شوق کو اصرار کہ بس ایک نظر اور

Scanned by CamScanner

اٹھ جائیں وہاں سے تو کہو اور کہاں جائیں
نہ ایسا کوئی گھر اور نہ ایسا کوئی در اور

احرام ضروری نہیں طیبہ کے سفر میں
ہوتے ہیں رہِ عشق کے آدابِ سفر اور

تاثیر تو ہوتی ہے دعاؤں میں بھی بے شک
ہوتا ہے مگر کچھ اثرِ دیدۂ تر اور

طیبہ کے مسافر کا کبھی جی نہیں بھرتا
ہوتا ہے فزوں بعدِ سفر شوقِ سفر اور

☆

Scanned by CamScanner

□

حبِ سرتاج رسول ﷺ دل میں بسا کر دیکھو
ان کی تعلیم کو معیار بنا کر دیکھو

دعوتِ دین نبی ﷺ آج بھی دُشوار نہیں
شرک و الحاد کی دیوار گرا کر دیکھو

اسی ظلمات میں ممکن ہے چَراغاں اب بھی
اپنے افسردہ چَراغوں کو جلا کر دیکھو

سیرتِ پاک نبی ﷺ کیا ہے؟ نبی خود کیا ہیں؟
پوچھتے کس سے ہو؟ قرآن اٹھا کر دیکھو

Scanned by CamScanner

ان کے اوصاف میں ایک وصف شفاعت کیوں ہے
ایک مجرم کی طرح اشک بہا کر دیکھو

تم کو غمخواری کا مفہوم سمجھنا ہے اگر
صدقِ دل سے انہیں اک بار بُلا کر دیکھو

ان کو کیوں رحمتِ کونین کہا جاتا ہے
طائف و مکہ کی تاریخ اٹھا کر دیکھو

کس کو کہتے ہیں تقدس یہ سمجھنا ہے اگر
اپنی آنکھوں سے کبھی طیبہ میں جا کر دیکھو

عین ممکن ہے یہ بخشش کا وسیلہ ہوجائے
رقتِ قلب سے ایک نعت سنا کر دیکھو

Scanned by CamScanner

بے مانگے بھی پاتے ہیں وہاں اہلِ طلب
تم بھی اس در پہ کبھی جا کے صدا کر دیکھو

ملنا چاہو جو مدینے کے کسی شاعر سے
کبھی اقبالؔ کو محفل میں بلا کر دیکھو

☆

Scanned by CamScanner

❑

ہے آمدِ سعید شہِ کائنات کی
بالاہتمام جشن منانے کا وقت ہے

احسانِ ایزدی ہے ولادت رسول ﷺ کی
لوحِ جبیں بہ عجز جھکانے کا وقت ہے

تبلیغِ دیں کے واسطے گھر گھر بصد نیاز
ذکرِ نبی ﷺ کی بزم سجانے کا وقت ہے

محفل سجی ہوئی ہے سلام و درود کی
یہ وقت، نعت پاک سنانے کا وقت ہے

مطلوب ہے جو تم کو شفاعت حضور ﷺ کی
شرم خطا سے اشک بہانے کا وقت ہے

☆

Scanned by CamScanner

□

جو تمہیں بھی میری طرح کہیں نہ سکون قلب نصیب ہو
مری بات مانو تو میں کہوں مرے ساتھ سوئے حرم چلو

تمہیں ہم سفر کی ہے جستجو، مجھے راہبر کی تلاش ہے
چلو ایک ساتھ چلے چلیں، مرا ہاتھ ہاتھ میں تھام لو

وہ جو گھر ہے میرے حضور ﷺ کا، وہ جو در ہے نکہت و نور کا
اسی آستاں پہ پڑے رہو، اسی دَر پہ عمر گزار دو

کبھی پیش آئیں جو مسئلے، کبھی سر اٹھائیں جو مرحلے
کوئی اور کام نہ آئے گا جو صدائیں دو تو انہیں کو دو

Scanned by CamScanner

جو دوا بھی ہیں، جو شفا بھی ہیں، جو شفیعِ روزِ جزا بھی ہیں
جنہیں جانِ لطف و عطا کہو، جنہیں عینِ جود و سخا کہو

وہی غمزدوں کے کفیل ہیں، وہی عاصیوں کے وکیل ہیں
وہی مغفرت کی سبیل ہیں، بس انہیں کا ذکر کیا کرو

وہ بڑے رؤف و رحیم ہیں، وہ حبیب ربِ کریم ہیں
خود انہیں سے حال بیاں کرو، مرے واسطے بھی دُعا کرو

جو تمہارا بخت نہ ساتھ دے، جو سفر کا حکم نہ مل سکے
تو بصد خلوص و سپردگی شب و روز نعت پڑھا کرو

مگر ایک بات نہ بھولنا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کس کے حبیب ہیں
کبھی وردِ صلِ علیٰ کرو، کبھی ذکرِ رب العلیٰ کرو

☆

Scanned by CamScanner

□

لطف غزل بھی اپنی جگہ خوب ہے مگر
نعتِ نبی ﷺ کا سچ ہے، مزا ہی کچھ اور ہے

جنت کی نعمتوں سے میں منکر نہیں مگر
شہرِ نبی ﷺ کی آب و ہوا ہی کچھ اور ہے

طوفِ حرم کے وقت بھی تھا طیبہ دھیان میں
دربار مصطفےٰ کی فضا ہی کچھ اور ہے

عشقِ رسول کیا ہے، مسیحا کو کیا خبر
اس دردِ جانفزا کی دوا ہی کچھ اور ہے

Scanned by CamScanner

شاہی سے بے نیاز ' فقیری میں سرفراز
اس دَر کے سائلوں کی ادا ہی کچھ اور ہے

قدموں سے ان کی جاکے لپٹ جاؤ عاصیو
آقا ﷺ کی شانِ عفوِ خطا ہی کچھ اور ہے

ملتی ہے سائلوں کو وہاں بھیک بے حساب
اس در کا اہتمامِ عطا ہی کچھ اور ہے

☆

Scanned by CamScanner

❐

مجھ کو بھی کاش جلوۂ خضرا دکھائی دے
بے نور آنکھ سے بھی اُجالا دکھائی دے

تھوڑی سی دیر کو مجھے بینائی چاہیے
بس اک جھلک حضور ﷺ کا روضہ دکھائی دے

یارب عطا ہو مجھ کو وہ مخصوص روشنی
اٹھے جدھر نگاہ مدینہ دکھائی دے

جاگوں تو صرف ان کے خیالوں میں گم رہوں
سوجاؤں تو فقط رخِ آقا ﷺ دکھائی دے

Scanned by CamScanner

منزل مری وہ شہرِ کرامات ہو جہاں
ذرّوں سے آفتاب ابھرتا دکھائی دے

وہ شہر جس کا نام تو کعبہ نہیں مگر
گلیوں میں جس کی رونقِ کعبہ دکھائی دے

بے نوری نگاہ کا اک فائدہ بھی ہے
کانٹے سجھائی دیں نہ اندھیرا دکھائی دے

اقبالؔ اپنی چشمِ بصیرت سے کام لو
یہ کیا ضرور آنکھ سے رستہ دکھائی دے

☆

Scanned by CamScanner

ہر وقت تصوّر میں مدینے کی گلی ہے
اب دربدری ہے نہ غریب الوطنی ہے

وہ شمع حرم جس سے منور ہے مدینہ
کعبے کی قسم رونق کعبہ بھی وہی ہے

اس شہر میں بک جاتے ہیں خود آ کے خریدار
یہ مصر کا بازار نہیں ' شہر نبی ﷺ ہے

اس ارض مقدس پہ ذرا دیکھ کے چلنا
اے قافلے والو یہ مدینے کی گلی ہے

Scanned by CamScanner

نظروں کو جھکائے ہوئے خاموش گزر جاؤ
بیتاب نگاہی بھی یہاں بے ادبی ہے

حق اس کا ادا صرف جبینوں سے نہ ہوگا
اے سجدہ گزارو یہ درِ مصطفویؐ ہے

نذرانۂ جاں پیش کرو حلقہ بگوشو!
یہ بارگہِ ہاشمی و مطلبیؐ ہے

اقبالؔ میں کس منہ سے کروں مدحِ محمد ﷺ
منہ میرا بہت چھوٹا ہے اور بات بڑی ہے

☆

Scanned by CamScanner

❑

میں تو خود ان کے در کا گدا ہوں، اپنے آقا کو میں نذر کیا دوں
اب تو آنکھوں میں بھی کچھ نہیں ہے ورنہ قدموں میں آنکھیں بچھادوں

آنے والی ہے اُن کی سواری، پھول نعتوں کے گھر گھر سجادوں
میرے گھر میں اندھیرا بہت ہے، اپنی پلکوں پہ شمعیں جلادوں

میری جھولی میں کچھ بھی نہیں ہے، میرا سرمایہ ہے تو یہی ہے
اپنی آنکھوں کی چاندی بہادوں، اپنے ماتھے کا سونا لٹادوں

بے نگاہی پہ میری نہ جائیں، دیدہ ور میرے نزدیک آئیں
میں یہیں سے مدینہ دکھادوں، دیکھنے کا سلیقہ سکھادوں

Scanned by CamScanner

روضۂ پاک پیشِ نظر ہے، سامنے میرے آقا ﷺ کا در ہے
مجھ کو کیا کچھ نظر آرہا ہے، تم کو لفظوں میں کیسے بتادوں

میرے آنسو بہت قیمتی ہیں، ان سے وابستہ ہیں ان کی یادیں
ان کی منزل ہے خاکِ مدینہ، یہ گہر یونہی کیسے لٹادوں

میں فقط آپ ﷺ کو جانتا ہوں اور اسی در کو پہچانتا ہوں
اس اندھیرے میں کس کو پکاروں، آپ ﷺ فرمائیں کس کو صدا دوں

مجھ کو اقبالؔ نسبت ہے ان ﷺ سے، جن کا ہر لفظ جانِ سخن ہے
میں جہاں نعت اپنی سنادوں، ساری محفل کی محفل جگادوں

☆

Scanned by CamScanner

❑

مجھ کو حیرت ہے کہ میں کیسے حرم تک پہنچا
مجھ سا ناچیز درِ شاہ اُمم تک پہنچا

ماہ و انجم بھی ہیں جس نقشِ قدم سے روشن
آج صد شکر میں اس نقشِ قدم تک پہنچا

اس کے آگے مری جرأت، نہ تقاضائے ادب
میرا افسانہ فقط دیدۂ نم تک پہنچا

کتنے خوش بخت ہیں ہم لوگ کہ وہ نورِ تمام
ان اندھیروں میں ہمیں ڈھونڈ کے ہم تک پہنچا

Scanned by CamScanner

جرأت اشکِ ندامت پہ ندامت ہے مجھے
اتنا گستاخ کہ دامانِ کرم تک پہنچا

اس کو کیا کہتے ہیں اربابِ خرد سے پوچھو
کیسے اک اُمّی لقب لوح و قلم تک پہنچا

نعت لکھنے کو قلم جب بھی اٹھایا اقبالؔ
قطرہ خونِ جگر نوکِ قلم تک پہنچا

☆

Scanned by CamScanner

❑

اللہ اللہ طیبہ و بطحا کی پاکیزہ زمیں
درس گاہِ اہلِ عرفاں، مکتبِ اہلِ یقیں

جلوۂ شمس الضحیٰ ﷺ، آئینۂ عرش بریں
روضۂ بدر الدجیٰ ﷺ، فردوس بروئے زمیں

اس زباں سے آپ ﷺ کی توصیف ممکن ہی نہیں
اے شہنشاہِ اُمم ﷺ اے تاجدار مرسلیں ﷺ

ہر نظر، ہر فکر ہر انداز، ہر نطقِ حسیں
دل پذیر و دل نواز و دل گداز و دل نشیں

Scanned by CamScanner

موجۂ تسنیم و کوثر کیف چشمِ سرمگیں
نکہتِ باغ جناں خوشبوئے زلفِ عنبریں

جو تبسّم حاصلِ سرمایہ لوح و قلم
ہر تکلّم حامل منشائے رب العالمیں

کس تکلف سے چلی اور کس تقدس سے بڑھی
ایک شاہانہ سواری جانبِ عرش بریں

آگے آگے پیشوائی کے لئے نورِ تمام
پیچھے پیچھے دست بستہ با ادب روح الامیں

جستجو لے آئی مجھ کو آج کس کے شہر میں
ذرّے ذرّے پر جھکی جاتی ہے خود لوح جبیں

اک نگاہ ملتفت کا منتظر ہے دیر سے
اور تو کچھ آپ ﷺ سے اقبالؔ نے مانگا نہیں

Scanned by CamScanner

یہ خوشبو مجھے کچھ مانوس سی محسوس ہوتی ہے
مجھے تو یہ مدینے کی گلی محسوس ہوتی ہے

یقیناً یہ گزرگاہِ شہنشاہِ دو عالم ہے
فضا میں کس قدر پاکیزگی محسوس ہوتی ہے

مری بے نور آنکھوں نے چراغوں کی جگہ لے لی
مجھے اب وہ روشنی ہی روشنی محسوس ہوتی ہے

رُکی جاتی ہیں نبضیں اور قدم تھم تھم کے بڑھتے ہیں
مجھے اب قربتِ بابِ نبی ﷺ محسوس ہوتی ہے

Scanned by CamScanner

اذان صبح دیتا ہے کوئی لحنِ بلالی میں
یکا یک روح میں بالیدگی محسوس ہوتی ہے

ہوائیں گنگناتی ہیں، فضائیں مسکراتی ہیں
میں کھویا جا رہا ہوں، بیخودی محسوس ہوتی ہے

جہاں میں اب کھڑا ہوں روضۂ اقدس ہے یہ شاید
تڑپ سینے میں، آنکھوں میں نمی محسوس ہوتی ہے

میں کچھ یوں دم بخود ہوں اس دیارِ رنگ و نکہت میں
کہ اپنی زندگی بھی اجنبی محسوس ہوتی ہے

جبیں میری عرق آلود ہے احساسِ عصیاں سے
بہت خوش ہوں مگر شرمندگی محسوس ہوتی ہے

Scanned by CamScanner

یہ وہ ارضِ مقدس ہے جہاں کے ذرّے ذرّے میں
ابھی تک نکہت پائے نبی ﷺ محسوس ہوتی ہے

کہیں بدرالدجیٰ ﷺ کے نور سے فانوس روشن ہیں
کہیں نورالہدیٰ ﷺ کی آگہی محسوس ہوتی ہے

یہ کس کے شہر میں اقبالؔ قسمت مجھ کو لے آئی
یہاں جو چیز ہے کتنی بڑی محسوس ہوتی ہے

☆

Scanned by CamScanner

❑

مدینے کے سارے مکیں محترم ہیں، مدینے کا ایک ایک گھر محترم ہے
کفِ پائے آقا ﷺ کی خوشبو ہے ان میں، مدینے کی ہر رہ گزر محترم ہے

وہ نگری ہے اُس شاہِ کون و مکاں کی، فقیری کو جس نے امیری عطا کی
امیروں کبیروں پہ کیا منحصر ہے، مدینے کا دریوزہ گر محترم ہے

وہ لوحِ جبیں ہے یقیناً مکرم، جھکی ہو کبھی جو حدودِ حرم میں
میسر ہوئی ہو جسے دیدِ طیبہ، خدا کی قسم وہ نظر محترم ہے

اترتی ہے جو نورِ خضرا میں ڈھل کر مدینے کی وہ شب سراپا تقدس
جو ہوتی ہے پیدا اذانِ سحر سے وہ طیبہ کی ٹھنڈی سحر محترم ہے

Scanned by CamScanner

جو آتا ہو اس کو وضو کا سلیقہ' ندامت میں ڈوبے ہوئے آنسوؤں سے
تو سائل کا حرفِ دعا محترم ہے' دُعا تو دُعا چشمِ تر محترم ہے

وہ ارض مقدس فلک مرتبہ ہے' وہ خاک قدم اب بھی خاک شفا ہے
مسافر کے رتبے کو کیا پوچھتے ہو' مدینے کی گرد سفر محترم ہے

جہاں میرے آقا ﷺ نے ڈالا تھا ڈیرا' دیارِ حرم سے مدینے پہنچ کر
اسے اپنے ہونٹوں سے چوما ہے میں نے' وہ چھوٹا سا گھر کس قدر محترم ہے

تم اقبالؔ قسمت کے کتنے دھنی ہو کہ آنکھوں کے احسان سے بھی بری ہو
تم اس شہر نورالہدیٰ میں کھڑے ہو جہاں زائرِ بے بصر محترم ہے

☆

Scanned by CamScanner

❐

کیا خبر کیا سزا مجھ کو ملتی ' میرے آقا ﷺ نے عزت بچالی
فردِ عصیاں مری مجھ سے لے کر ' کالی کملی میں اپنی چھپا لی

وہ عطا پر عطا کرنے والے اور ہم بھی نہیں ٹلنے والے
جیسی ڈیوڑھی ہے ویسے بھکاری ' جیسا داتا ہے ویسے سوالی

میں گدا ہوں مگر کس کے در کا؟ وہ جو سلطانِ کون و مکاں ہیں
یہ غلامی بڑی مستند ہے ' میرے سر پر ہے تاجِ بلالی

میری عمرِ رواں بس ٹھہر جا ' اب سفر کی ضرورت نہیں ہے
ان کے قدموں میں میری جبیں ہے اور ہاتھوں میں روضے کی جالی

Scanned by CamScanner

اس کو کہتے ہیں بندہ نوازی، نام اس کا ہے رحمت مزاجی
دوستوں پر بھی چشم کرم ہے، دشمنوں سے بھی شیریں مقالی

میں مدینے سے کیا آ گیا ہوں، زندگی جیسے بجھ سی گئی ہے
گھر کے اندر فضا سونی سونی، گھر کے باہر سماں خالی خالی

کوئی بادِ مخالف سے کہہ دے، اب مری روشنی مجھ سے چھینے
میں نے آنکھوں کی شمعیں بجھا کر، دل میں طیبہ کی مشعل جلالی

میں فقط نام لیوا ہوں اُن کا، اُن کی توصیف میں کیا کروں گا
میں نہ اقبالؔ خسروؔ، نہ سعدیؔ، میں نہ قدسیؔ نہ جامیؔ، نہ حالیؔ

☆

Scanned by CamScanner

❐

سوزِ دل چاہیے، چشمِ نم چاہیے اور شوقِ طلب معتبر چاہیے
ہوں میسر مدینے کی گلیاں اگر، آنکھ کافی نہیں ہے نظر چاہیے

انکی محفل کے آداب کچھ اور ہیں، لب کشائی کی جرأت مناسب نہیں
ان کی سرکار میں التجا کے لئے جنبشِ لب نہیں، چشمِ تر چاہیے

اپنی روزادِ غم میں سناؤں کسے، میرے دکھ کو کوئی اور سمجھے گا کیا؟
جس کی خاک قدم بھی ہے خاکِ شفا میرے زخموں کو وہ چارہ گر چاہیے

رونقیں زندگی کی بہت دیکھ لیں، اب میں آنکھوں کا اپنی کروں گا بھی کیا
اب نہ کچھ دیدنی ہے، نہ کچھ گفتنی، مجھ کو آقا ﷺ کی بس اک نظر چاہیے

Scanned by CamScanner

میں گدائے دَرِ شاہِ کونین ﷺ ہوں، شیش محلوں کی مجھ کو تمنا نہیں
ہو میّسر زمیں پر کہ زیرِ زمیں، مجھ کو طیبہ میں اک اپنا گھر چاہیے

ان نئے راستوں کی نئی روشنی ہم کو راس آئی ہے اور نہ راس آئے گی
ہم کو کھوئی ہوئی روشنی چاہیے، ہم کو آئینِ خیر البشر ﷺ چاہیئے

گوشہ گوشہ مدینے کا پُر نور ہے، سارا ماحول جلووں سے معمور ہے
شرط یہ ہے کہ ظرفِ نظر چاہیے، دیکھنے کو کوئی دیدہ ور چاہیے

مدحتِ شاہِ کون و مکاں کے لئے صرف لفظ و بیاں کا سہارا نہ لو
فنِ شعری ہے اقبالؔ اپنی جگہ، نعت کہنے کو خونِ جگر چاہیے

☆

Scanned by CamScanner

❑

کعبہ مرے دل میں ہے مدینہ ہے نظر میں
اب کون سی رونق کی کمی ہے مرے گھر میں

اس در پہ دعاؤں کی ضرورت نہیں ہوتی
تھوڑا سا سلیقہ ہو اگر دیدۂ تر میں

اب آنکھوں کو میری کوئی بے نور نہ سمجھے
کچھ جلوے سمٹ آئے ہیں دامان نظر میں

ہر گام پہ آنکھوں سے ٹپک جاتے ہیں سجدے
کچھ ایسے مقام آتے ہیں طیبہ کے سفر میں

Scanned by CamScanner

اس شہر سے سورج بھی گزرتا ہے مؤدب
کچھ ایسا تقدّس ہے مدینے کی سحر میں

کعبے میں تو بے شک کوئی بُت اب نہیں موجود
کچھ بُت ابھی باقی ہیں مگر ذہنِ بشر میں

اس راہ کے ہادی ﷺ کا کہا بھی تو رہے یاد
احرام ہی کافی نہیں کعبے کے سفر میں

مر جاؤں تو اقبالؔ مجھے خلد کے بدلے
تھوڑی سی زمیں چاہیے آقا ﷺ کے نگر میں

☆

Scanned by CamScanner

□

گو روضۂ اقدس کی طلبگار ہیں آنکھیں
سچ پوچھو تو خود راہ کی دیوار ہیں آنکھیں

اللہ رے یہ جرأتِ بیتاب نگاہی
بے نُور ہیں اور طالبِ دیدار ہیں آنکھیں

یہ بات میں کن لفظوں میں سمجھاؤں کسی کو
اب خواب کے عالم میں بھی بیدار ہیں آنکھیں

ہر رات چلی جاتی ہیں چپکے سے مدینے
مجھ سے بھی چھپاتی ہیں، پر اسرار ہیں آنکھیں

Scanned by CamScanner

یہ سجدے بھی کر لیتی ہیں جب چاہے یہیں سے
دیوانی ہیں لیکن بڑی ہشیار ہیں آنکھیں

جس شہر میں بک جاتے ہیں خود جا کے خریدار
اس شہر میں آوارۂ بازار ہیں آنکھیں

یہ نرگس شہلا ہیں گلستانِ حرم کی
یہ کس نے کہا نرگسِ بیمار ہیں آنکھیں

طیبہ نظر آجائے تو یہ طاق حرم ہیں
طیبہ سے ہوں محروم تو بیکار ہیں آنکھیں

جو نازشِ گنجینۂ کونین ہے اقبالؔ
اس گوہرِ یکتا کی خریدار ہیں آنکھیں

☆

Scanned by CamScanner

❐

ہم کو کیا مل گیا ہے چاندنی سے، ہم کو کیا دے دیا روشنی نے
اپنے یہ چاند سورج سنبھالو، ہم تو جاتے ہیں اپنے مدینے

میں کسی در پہ سر کیوں جھکادوں، خالی دامن تمہیں کیوں دکھادوں
میرے آقا ﷺ کی نگری سلامت، جس کی گلیوں میں گھر گھر خزینے

ضبط کا مجھ میں یارا نہیں ہے، رنجِ دُوری گوارا نہیں ہے
ذکرِ طیبہ خدارا نہ چھیڑو، پھر چھلک جائیں گے آبگینے

شرم سے سر جھکے جارہے ہیں، دل میں رہ رہ کے پچھتا رہے ہیں
اللہ اللہ یہ بارانِ رحمت، آگئے عاصیوں کو پسینے

Scanned by CamScanner

علم و عرفان کا میں کیا کروں گا ' درسِ ایماں کسی سے نہ لوں گا
میرے آقا ﷺ کے قدموں کے نیچے ہیں فضائل کے لاکھوں دفینے

وہ معطر معطر ہوائیں ' وہ منور منور فضائیں
جن کی خوشبو سے معمور سانسیں ' جن کے جلووں سے پُر نور سینے

آدمی کا بھرم کھوگیا تھا ' غرقِ سیلابِ غم ہوگیا تھا
لیکن اک ناخدا کے سہارے ' پھر ابھر آئے ڈوبے سفینے

عمر اقبالؔ یونہی بسر ہو ' ہر نفس یاد خیر البشر ﷺ ہو
صبح تا شام ذکرِ مسلسل ' اور راتوں کو پیہم شبینے

☆

Scanned by CamScanner

□

کعبے کا نور مسجدِ اقصیٰ کی روشنی
دو گونہ ہوگئی شبِ اسرا کی روشنی

کعبے سے جب چلی تھی سواری حضور ﷺ کی
تھی شش جہت میں چہرۂ زیبا کی روشنی

جبریل ہم رکاب ، جلو میں ملائکہ
اور آگے آگے منزل سدرہ کی روشنی

سر چشمۂ معارف و اسرار ہیں حضور ﷺ
کونین کو محیط ہے اقرا کی روشنی

Scanned by CamScanner

اُتری جسد میں ڈھل کے رسالت مآب ﷺ کے
فرشِ زمیں پہ عرش معلیٰ کی روشنی

راتوں کو شہر طیبہ میں ظلمت کا کیا سوال؟
جلوے بکھیر دیتی ہے خضرا کی روشنی

اک اک نگاہ مدینے کی ہے رشکِ کہکشاں
اللہ رے نقوشِ کفِ پا کی روشنی

جلوہ گہِ حرم کا تقاضا کچھ اور ہے
کافی نہیں ہے دیدۂ بینا کی روشنی

☆

Scanned by CamScanner

□

ہو چاہے اک زمانہ کسی رہنما کے ساتھ
ہم ہیں قسم خدا کی فقط مصطفیٰ ﷺ کے ساتھ

منزل پہ ہم نہ پہنچے تو پہنچے گا اور کون؟
ہم جادۂ سفر میں ہیں کس پیشوا کے ساتھ

یہ ساری کائنات ہے لولاک آشنا
منسوب ہر چراغ ہے نور الہدیٰ ﷺ کے ساتھ

رشتہ ہر ایک صبح کا شمس الضحیٰ ﷺ سے ہے
ہر شب کو ربطِ خاص ہے بدر الدجیٰ ﷺ کے ساتھ

Scanned by CamScanner

ممکن نہیں کہ بابِ کرم اس پہ وَا نہ ہو
شامل اگر ہو حسنِ عقیدت دُعا کے ساتھ

ہم جانتے ہیں کیا ہے تقاضائے بندگی
صلِ علیٰ کا ورد بھی ذکر خدا کے ساتھ

اقبالؔ نعت گوئی بھی اک شرف ہے مگر
لازم ہے اتباع بھی مدح و ثنا کے ساتھ

☆

Scanned by CamScanner

□

مِلا جو اذنِ حضوری پیام بر کے بغیر
میں آ گیا درِ اقدس پہ ہم سفر کے بغیر

وفورِ شوق نے یوں مری دست گیری کی
سفر تمام ہوا زحمتِ سفر کے بغیر

انہی کی چشمِ کرم کا یہ فیض ہے کہ نہیں
نظارہ مجھ کو ہوا منتِ نظر کے بغیر

ہر اک نفس میں سلام و درود کی خوشبو
ہر ایک گام پہ سجدہ جبیں و سَر کے بغیر

Scanned by CamScanner

حریم قدس میں آنکھیں بھی باوضو پہنچیں
ہوئی نہ جرأت اظہار چشم تر کے بغیر

یہاں کی دھوپ میں ٹھنڈک ہے ابرِ رحمت کی
میں زیرِ سایہ ہوں اور سایۂ شجر کے بغیر

ہر ایک رات ہے اس شہر کی شبِ معراج
زمیں سے تابہ فلک چاندنی قمر کے بغیر

یہاں کچھ اور ہے اندازِ گردشِ ایّام
فضا ہے نور فشاں آمدِ سحر کے بغیر

میں جانتا ہوں یہ نگری ہے میرے آقا ﷺ کی
دُعا یہاں سے پلٹتی نہیں اثر کے بغیر

یہاں سے اٹھ کے میں اقبالؔ کیسے گھر جاؤں
سکونِ قلب میسر ہے مجھ کو گھر کے بغیر

☆

Scanned by CamScanner

❑

سجدے جبیں جبیں ہیں دعائیں زباں زباں
سوئے حرم چلے ہیں مسافر کشاں کشاں

احساسِ معصیت سے ہے لرزاں بدن بدن
اور چشم شرمسار سے آنسو رواں رواں

طے ہو رہی ہے راہِ طلب یوں قدم قدم
شاداں عیاں عیاں ہیں پشیماں نہاں نہاں

جلوے فلک فلک ہیں، اجالے فضا فضا
چمکا ہے آفتابِ رسالت کہاں کہاں

Scanned by CamScanner

پھوٹی وہیں وہیں سے تجلی کرن کرن
لوحِ جبینِ پاک جھکی ہے جہاں جہاں

مانو تو ہر صدائے موذن ہے اک پیام
سمجھو تو ہے ندائے محمد ﷺ اذاں اذاں

گزرے جو ہم مدینے کی گلیوں سے یوں لگا
خوشبو چمن چمن ہے' بہاریں جناں جناں

بیٹھا ہے آستانے پہ اقبالؔ گو خموش
برپا ہے دل میں ایک تلاطم نہاں نہاں

☆

Scanned by CamScanner

□

آخری وقت میں کیا رونقِ دنیا دیکھوں
اب تو بس ایک ہی دھن ہے کہ مدینہ دیکھوں

از اُفق تابہ اُفق ایک ہی جلوہ دیکھوں
جس طرف آنکھ اٹھے روضۂ والا دیکھوں

عاقبت میری سنور جائے جو طیبہ دیکھوں
دستِ امروز میں آئینہ فردا دیکھوں

میں کہاں ہوں، یہ سمجھ لوں تو اٹھاؤں نظریں
دل سنبھل جائے تو میں جانبِ خضرا دیکھوں

Scanned by CamScanner

میں نے جن آنکھوں سے دیکھا ہے کبھی شہرِ نبی ﷺ
اور ان آنکھوں سے اب کیا کوئی جلوہ دیکھوں

بعد رحلت بھی جو سرکار ﷺ کو محبوب رہا
اب ان آنکھوں سے میں خوش بخت وہ حجرہ دیکھوں

فقر و فاقہ ہی رہا جس کے مکینوں کا نصیب
چشمِ عبرت سے میں وہ مسکنِ زہرا دیکھوں

جالیاں دیکھوں کہ دیوار و در و بامِ حرم
اپنی معذور نگاہوں سے میں کیا کیا دیکھوں

میرے مولا مری آنکھیں مجھے واپس کردے
تاکہ اس بار میں جی بھر کے مدینہ دیکھوں

Scanned by CamScanner

بن گلی کوچوں سے گزرے ہیں کبھی میرے حضور ﷺ
ان میں تا حدِ نظر نقشِ کفِ پا دیکھوں

تا کہ آنکھوں کا بھی احسان اٹھانا نہ پڑے
قلب خود آئینہ بن جائے میں اتنا دیکھوں

کاش اقبالؔ یوں ہی عمر بسر ہو میری
صبح کعبے میں ہو اور شام کو طیبہ دیکھوں

☆

Scanned by CamScanner

❐

طیبہ جو یاد آیا ' آنسو ٹپک گئے ہیں
یہ آبگینے خود ہی اکثر چھلک گئے ہیں

جس جس روش سے گزری سرکار کی سواری
گلشن تو پھر ہیں گلشن ' صحرا مہک گئے ہیں

جس سمت اٹھ گئی ہیں رحمت مزاج نظریں
ماحول کی جبیں سے سجدے ٹپک گئے ہیں

روضے پہ چشم تر نے عاصی کی شرم رکھ لی
پلکوں سے کچھ فسانے خود ہی ڈھلک گئے ہیں

Scanned by CamScanner

غربت میں ان کا دامن جب یاد آ گیا ہے
فکر و نظر کی حد تک جادے چمک گئے ہیں

فریاد اب تو سن لیں سرکار عاصیوں کی
آہیں بھی تھک گئی ہیں، آنسو بھی تھک گئے ہیں

اے زائرِ مدینہ رستہ نہ بھول جانا
ان منزلوں میں اکثر تقوے بہک گئے ہیں

اقبالؔ صدق دل سے یہ نعت کس نے چھیڑی
بے نُور انجمن میں جلوے لپک گئے ہیں

☆

Scanned by CamScanner

❐

میں لب کُشا نہیں ہوں اور محوِ التجا ہوں
میں محفلِ حرم کے آداب جانتا ہوں

ان کو اگر نہ چاہوں تو اور کس کو چاہوں
جو ہیں خدا کے پیارے میں ان کو چاہتا ہوں

ایسا کوئی مسافر شاید کہیں نہ ہوگا
دیکھے بغیر اپنی منزل سے آشنا ہوں

کوئی تو آنکھ والا گزرے گا اس طرف سے
طیبہ کے راستے میں، میں منتظر کھڑا ہوں

Scanned by CamScanner

یہ روشنی سی کیا ہے، خوشبو کہاں سے آئی؟
شاید میں چلتے چلتے روضے تک آ گیا ہوں

طیبہ کے سب گدا گر پہچانتے ہیں مجھ کو
مجھ کو خبر نہیں تھی میں اس قدر بڑا ہوں

دوری و حاضری میں اک بات مشترک ہے
کچھ خواب دیکھتا تھا، کچھ خواب دیکھتا ہوں

اقبالؔ مجھ کو اب بھی محسوس ہو رہا ہے
روضے کے سامنے ہوں اور نعت پڑھ رہا ہوں

☆

Scanned by CamScanner

❐

مجھے بھی مل گئی کچھ خاک آستانے کی
فضا مہک گئی میرے غریب خانے کی

چلا میں گھر سے تو دنیا کے غم بھی ساتھ چلے
نہ گفتگو کی سکت تھی نہ مسکرانے کی

حدودِ طیبہ کا آغاز جس جگہ سے ہوا
وہیں سے لوٹ گئیں گردشیں زمانے کی

قدم قدم پہ جھکی جارہی تھی لوحِ جبیں
ہر ایک ذرّے میں خوشبو تھی آستانے کی

Scanned by CamScanner

جمالِ خضرا میں یُوں کھوگیا وجودِ نظر
نہ مل سکی مجھے فرصت ہی سر جھکانے کی

مگر حضور ﷺ کے روضے پہ شرم عصیاں سے
نہ ہوسکی مجھے جرأت نظر اٹھانے کی

کرم تو پہلے بھی اقبالؔ بے شمار ہوئے
مگر یہ خاص نوازش مِرے خدا نے کی

☆

Scanned by CamScanner

❐

کعبے سے اٹھیں جھوم کے رحمت کی گھٹائیں
مقبول ہوئیں تشنہ نصیبوں کی دعائیں

والشّمس کے جلووں سے منوّر ہیں فضائیں
واللّیل کی خوشبو سے معطّر ہیں ہوائیں

آتی ہے شہنشاہِ شفاعت ﷺ کی سواری
شاداں ہیں خطا کار تو نازاں ہیں خطائیں

اس در کے غلاموں کی ہے افتاد فقیری
راس آتی ہیں ان کو نہ عبائیں نہ قبائیں

Scanned by CamScanner

ہم حلقۂ بگوشانِ درِ مصطفوی ﷺ ہیں
ہم اور کسی در پہ جبیں کیسے جھکائیں

وہ بھی نہ سنیں گے تو بھلا کون سنے گا
افسانۂ غم اور کسے جاکے سنائیں

میں عازم طیبہ ہوں مجھے کوئی نہ ٹوکے
کہہ دو کہ حوادث مرے رستے میں نہ آئیں

بس خاک کفِ پائے محمد ﷺ کی طلب ہے
اقبالؔ کا مقصود دوائیں نہ دعائیں

☆

Scanned by CamScanner

❐

نقاب شب عروس مہر نے چہرے سے سرکائی
شفق پھولی، چمن جاگے، کرن پھوٹی، سحر آئی

ہوا کے نرم جھونکوں سے مہ و انجم کو نیند آئی
نمودِ صبح صادق اک پیام جانفزا لائی

حریم قدس میں محفوظ تھی جو روزِ اوّل سے
وہ نعمت آمنہؑ کی محترم آغوش نے پائی

Scanned by CamScanner

جنابِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم صلِ علیٰ تشریف لے آئے
سوادِ طیبہ و بطحا پہ رحمت کی گھٹا چھائی

اجالا ہوگیا ظلمت کدوں میں مہرتاباں سے
طلسمِ جہل ٹوٹا ، زندگی نے روشنی پائی

بجھادیں جس کے ڈر سے بت کدوں نے اپنی قندیلیں
وہ بجلی قہر بن کے کشورِ آذر پہ لہرائی

شعورِ آدمیت جاگ اٹھا خوابِ غفلت سے
میسر آگئی اک قوم نابینا کو بینائی

عرب کے ریگزاروں میں کھلے توحید کے غنچے
وہ کیا آئے زمانے میں بہارِ مستقل آئی

Scanned by CamScanner

رخ پُر نُور پر شمس الضحیٰ کی تاب و تابانی
جبینِ پاک پر بدرالدجیٰ کی جلوہ فرمائی

تکلّم حرفِ قدوسی ، تبسم رَمز لاہوتی
سراپا حسن و رعنائی ، تمام زیب وزیبائی

بہت جی چاہتا ہے سجدہ کرلوں پائے اقدس پر
شریعت سے مگر مجبور ہے شوق جبیں سائی

☆

Scanned by CamScanner

❐

جہاں روضۂ پاک خیرالورا ہے وہ جنت نہیں ہے' تو پھر اور کیا ہے
کہاں میں کہاں یہ مدینے کی گلیاں یہ قسمت نہیں ہے تو پھر اور کیا ہے

محمد ﷺ کی عظمت کو کیا پوچھتے ہو کہ وہ صاحبِ قاب قوسین ٹھہرے
بشر کی سرِ عرش مہماں نوازی' یہ عظمت نہیں ہے تو پھر اور کیا ہے

جو عاصی کو کملی میں اپنی چھپالے' جو دشمن کو بھی زخم کھا کر دُعا دے
اسے اور کیا نام دے گا زمانہ وہ رحمت نہیں ہے تو پھر اور کیا ہے

Scanned by CamScanner

شفاعت قیامت کی تابع نہیں ہے' یہ چشمہ تو روز ازل سے ہے جاری
خطا کار بندوں پہ لطف مسلسل شفاعت نہیں ہے تو پھر اور کیا ہے

قیامت کا اک دن ہے معیّن لیکن ہمارے لیے ہر نفس ہے قیامت
مدینے سے ہم جاں نثاروں کی دوری قیامت نہیں ہے' تو پھر اور کیا ہے

تم اقبالؔ یہ نعت کہہ تو رہے ہو مگر یہ بھی سوچا کہ کیا کر رہے ہو
کہاں تم کہاں مدح ممدوحِ یزداں' یہ جرأت نہیں ہے تو پھر اور کیا ہے

☆

Scanned by CamScanner

❑

ہم مدینے میں تنہا نکل جائیں گے اور گلیوں میں قصداً بھٹک جائیں گے
ہم وہاں جا کے واپس نہیں آئیں گے، ڈھونڈتے ڈھونڈتے لوگ تھک جائیں گے

فاصلوں* کو تکلف ہے ہم سے اگر ہم بھی بے بس نہیں بے سہارا نہیں
خود اُنہیں کو پکاریں گے ہم دور سے، راستے میں اگر پاؤں تھک جائیں گے

میری بے نور آنکھوں پہ مت جایئے، رہنمائی کی زحمت نہ فرمایئے
جب اُٹھے گی ادھر وہ نگاہِ کرم، راستے تا بہ منزل چمک جائیں گے

جیسے ہی سبز گنبد نظر آئے گا، بندگی کا قرینہ بدل جائے گا
سر جھکانے کی فرصت ملے گی کسے خود ہی پلکوں سے سجدے ٹپک جائیں گے

نوٹ: قاب قوسین میں اس نعت میں یہ شعر شامل نہیں ہے۔ پیکرِ نور اور زبورِ حرم کے پہلے ایڈیشن میں ''قافلوں'' نظم ہوا ہے لیکن یہ ایک پرانی اور مقبول نعت ہے جو نعت خوانوں نے بارہا پڑھی ہے اور ان کی زبان سے ہمیشہ ''فاصلوں'' ہی سنتا چلا آ رہا ہوں۔ میرے والد نے بھی کبھی لفظ ''فاصلوں'' پر اعتراض نہیں کیا۔ اس لیے اس موجودہ ایڈیشن میں ''فاصلوں'' ہی لکھا جا رہا ہے اور یہ شاید دونوں طرح سے صحیح ہے۔

Scanned by CamScanner

اے مدینے کے زائرِ خدا کے لئے داستان سفر مجھ کو یوں مت سنا
بات بڑھ جائے گی، دل تڑپ جائے گا، میرے محتاط آنسو چھلک جائیں گے

جب چلے گی مدینہ سے ٹھنڈی ہوا، گھر کے جب آئے گی اودی اودی گھٹا
ہر طرف پھول ہی پھول کھل جائیں گے، بام و در نکہتوں سے مہک جائیں گے

نامِ آقا ﷺ جہاں بھی لیا جائے گا، ذکر ان کا جہاں بھی کیا جائے گا
نور ہی نور سینوں میں بھر جائے گا، ساری محفل میں جلوے لپک جائیں گے

ان کی چشمِ کرم کو ہے اس کی خبر، کس مسافر کو کتنا ہے شوقِ سفر
ہم کو اقبالؔ جب بھی اجازت ملی، ہم بھی آقاؐ کے دربار تک جائیں گے

☆

Scanned by CamScanner

□

اللہ اللہ مدینے کی راہیں
جس طرف دیکھیے جلوہ گاہیں

باادب اے مدینے کے راہی
ہر قدم پر ہیں سو بارگاہیں

حقِ سجدہ ادا ہو تو کیسے
ذرّے ذرّے میں ہیں سجدہ گاہیں

جن کے سر پر ہو تاجِ بلالی
ان کی ٹھوکر میں شاہی کلاہیں

Scanned by CamScanner

ہے ادب شرطِ اوّل یہاں کی
لب کشائی نہ شکوے نہ آہیں

حاضرینِ حرم چپ کھڑے ہیں
التجا کر رہی ہیں نگاہیں

عشقِ احمد ﷺ کا یہ فیض دیکھو
کھول دیں بابِ رحمت نے بانہیں

کب سے اقبالؔ مغرب کی جانب
جانے کیا ڈھونڈتی ہیں نگاہیں

☆

Scanned by CamScanner

شمعِ بدرالدجیٰ ﷺ پھر جلادو
ذرّے ذرّے کو ایمن بنادو

اک کرن لے کے شمس الضحیٰ کی
میرا ظلمت کدہ جگمگا دو

میرے آقا ﷺ اندھیرا بہت ہے
اب نقاب اپنے رُخ سے ہٹا دو

تم تو نورِ علیٰ نورِ ٹھہرے
میری آنکھوں سے پردے ہٹادو

Scanned by CamScanner

صاحب قاب قوسین ﷺ ہو تم
مجھ کو پرواز کا حوصلہ دو

پھر کبھی کچھ نہ مانگوں گا تم سے
اک جھلک اپنا روضہ دکھادو

قافلے والے جارہے ہیں مدینے
سیرِ طیبہ مجھے بھی کرادو

میرے تلووں میں چھالے بہت ہیں
میرے رستے سے کانٹے ہٹادو

میری نیندیں کہیں اُڑ گئی ہیں
اپنے دامن کی مجھ کو ہوا دو

تم کو اقبالؔ آقا ﷺ نے پوچھا
فردِ عصیاں کو اپنی دُعا دو

☆

Scanned by CamScanner

وہ آستانِ پاک کہاں ' میرا سر کہاں
میں اک بشر کہاں' درِ خیر البشر کہاں

اک سیلِ رنگ و نُور ہے حدِ نگاہ تک
وہ جلوہ گاہِ قدس کہاں' یہ نظر کہاں

منشائے شوق اپنی جگہ معتبر سہی
نظارۂ جمال کی جرأت مگر کہاں

ان کا خیال' ان کی ثنا' ان کا ذکرِ خیر
وارفتگانِ عشق کو اپنی خبر کہاں

Scanned by CamScanner

اب ہم ہیں اور مدینے کی گلیوں کے روز و شب
اُس در کے سائلوں کا کوئی اور گھر کہاں

کٹنے کو کٹ رہے ہیں شب و روزِ زندگی
لیکن دیارِ پاک کے شام و سحر کہاں

اے سرزمینِ وادیٔ بطحا پناہ دے
چھانیں گے خاک اہلِ وفا در بہ در کہاں

ذکرِ رسول ﷺ صرف مداوا ہے درد کا
ورنہ غمِ جہاں سے کسی کو مفر کہاں

☆

Scanned by CamScanner

محمد مصطفےٰ ﷺ صَلِ علیٰ تشریف لے آئے
زہے قسمت ہمارے پیشوا تشریف لے آئے

افق کے گوشے گوشے سے اجالے کی کرن پھوٹی
طلوعِ صبح ہے، شمس الضحیٰ ﷺ تشریف لے آئے

عرب کے ریگزاروں میں عجم کی رہ گزاروں میں
چراغاں ہوگیا بدرالدجیٰ ﷺ تشریف لے آئے

اٹھو اے عاصیو اور بڑھ کے دامن تھام لو ان کا
زمیں پر شافعِ روزِ جزا ﷺ تشریف لے آئے

Scanned by CamScanner

مکمل ہوگیا اب سلسلہ رشد و ہدایت کا
شہنشاہِ رُسل نور الہدیٰ ﷺ تشریف لے آئے

مبارک غم کے ماروں کو مبارک خستہ حالوں کو
بالآخر مخزن ﷺ جود و سخا تشریف لے آئے

پسینہ آ گیا بپھری ہوئی موجوں کو ہیبت سے
شکستہ کشتیوں کے ناخدا تشریف لے آئے

مقدّر جاگ اٹھا اقبالؔ ہم سے بے سہاروں کا
شفیع المذنبیں خیرالورا ﷺ تشریف لے آئے

Scanned by CamScanner

ملے، جو مجھ سے کوئی برہمی سے ملتا ہے
گدائے طیبہ تو مجھ سے خوشی سے ملتا ہے

میں اس امید پہ آنکھیں بُجھائے بیٹھا ہوں
کہ روشنی کا پتہ تیرگی سے ملتا ہے

شعور زیست کتابوں میں ڈھونڈنے والو
شعورِ زیست تو عشقِ نبی ﷺ سے ملتا ہے

جسے خلوصِ عقیدت کا نام دیتے ہو
وہ خود روی سے نہیں، پیروی سے ملتا ہے

Scanned by CamScanner

وہ جانتا ہے کہ تقلیدِ مصطفیٰ ﷺ کیا ہے
جو دوستوں کی طرح اجنبی سے ملتا ہے

اس آدمی کے مراتب بشر کو کیا معلوم
خدا بھی عرش پہ جس آدمی سے ملتا ہے

نقوشِ پائے محمد ﷺ ہوں جس گلی کو نصیب
سراغِ عظمتِ آدم اِسی سے ملتا ہے

وہ راستہ جو پہنچتا ہے عرش و کرسی تک
براہِ کعبہ انہیں کی گلی سے ملتا ہے

غزل سرائی سے اقبال وہ کہاں حاصل
سرور و کیف جو ذکرِ نبی ﷺ سے ملتا ہے

☆

Scanned by CamScanner

ہیں محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم روحِ حیات
ان کا پیکر مظہرِ انوارِ ذات

اُن کے دم سے رونقِ بزمِ حیات
اُن کی ممنونِ کرم کل کائنات

اُن سے پُررونق تمامِ ہست و بود
اُن کے قدموں میں نظامِ ممکنات

اُن سے لرزاں کفر و باطل کا غرور
اُن کے آگے سرنگوں لات و منات

Scanned by CamScanner

اُن کے سر پر ظلِ سبحانی کا تاج
اُن کے گرد و پیش جلووں کی برات

اُن کی صورت عکسِ قرآنِ مبیں
اُن کی سیرت وحیِ ربِ کائنات

اُن کی سانسیں نکہتِ باغِ جناں
اُن کی باتیں غیرتِ قند و نبات

اللہ اللہ وہ سفر وہ منزلیں
ساری راتوں سے مقدس تر وہ رات

☆

Scanned by CamScanner

سرورِ دین و شہنشاہ اُمم
ذاتِ پاک مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم جانِ حرم

صاحبِ لولاک و روحِ کن فکاں
نُور اوّل حاصلِ لوح و قلم

بر بنائے مصلحت اُمی لقب
لیکن آگاہِ رموزِ کیف و کم

چشمۂ الطاف ہوجائے رواں
جس طرف اُٹھ جائے وہ چشمِ کرم

Scanned by CamScanner

اللہ اللہ خواب گاہِ مصطفٰے ﷺ
پُر وقار و پُر شکوہ و محتشم

لمحہ لمحہ اس فضا کا جانفزا
ذرّہ ذرّہ اُس زمیں کا محترم

مل گیا اقبالؔ دامانِ رسول ﷺ
فکرِ عقبٰی ہے نہ اب دُنیا کا غم

☆

Scanned by CamScanner

کرتے ہیں عرض حال زبانِ قلم سے ہم
یوں بھیک مانگتے ہیں امامِ اُمم سے ہم

دیکھیں ہماری بات کا ملتا ہے کیا جواب
بیٹھے ہیں لو لگائے نگاہِ کرم سے ہم

دربارِ مصطفیٰ ﷺ میں ضروری ہے احتیاط
افسانہ کہہ رہے ہیں فقط چشمِ نم سے ہم

گلدستہ اِک سجانا ہے نعتِ رسول ﷺ کا
کچھ پھول چن کے لائے ہیں باغِ حرم سے ہم

Scanned by CamScanner

روکیں ہماری راہ حوادث کی کیا مجال
رکھتے ہیں ربط صاحبِ لوح و قلم سے ہم

لے کر چراغ ہاتھ میں عشقِ رسول ﷺ کا
مردانہ وار گزرے ہیں راہِ ظلم سے ہم

وہ جن کا نام سیدِ خیرالانام ہے
وابستہ ہیں انہیں کے نقوشِ قدم سے ہم

اقبالؔ ہم کو فکر نہیں روزِ حشر کی
مانوس ہیں مزاجِ شفیع ﷺ الامم سے ہم

☆

Scanned by CamScanner

اے امامِ عارفین و سالکیں
اے امیرِ کاروانِ مرسلیں

اے سفیر مالکِ دنیا و دیں
اے سراپا رَحمۃَ للعَالمین ﷺ

واقفِ اسرارِ حق دانائے کُل
تاجدار انبیا ختم رُسُل

راز دارِ خلوت عرشِ بریں
اے سراپا رَحمۃَ للعَالمین ﷺ

Scanned by CamScanner

ہم گناہ گاروں پہ بھی چشمِ کرم
اے شناسائے رموزِ کیف و کم

شافعِ محشر، پناہ مذنبیں
اے سراپا رَحمۃَ للعَالمین ﷺ

زندگی ہے مبتلائے تیرگی
پھر عطا ہو اس کو نورِ آگہی

جوہرِ آئینہ علم و یقیں
اے سراپا رَحمۃَ للعَالمین ﷺ

زہر کی تلخی ہے اب حالات میں
دم گھٹا جاتا ہے اس ظلمات میں

المدد اے سبز گنبد کے مکیں
اے سراپا رَحمۃَ للعَالمین ﷺ

☆

Scanned by CamScanner

❐

عطا ہوئی ہے ہمیں اس لئے پناہِ رسول ﷺ
کہ ہم میں حلقہ بگوشانِ بارگاہِ رسول ﷺ

ہر ایک ذرّہ وہاں کا ہے واجب التعظیم
گلی گلی ہے مدینے کی شاہراہ رسول ﷺ

حرم کے لوگو! حرم کا مقام پہچانو
وہ رہ چکا ہے کبھی خاص سجدہ گاہِ رسول ﷺ

وہیں وہیں ہے ابھی تک تجلیوں کا نزول
جہاں جہاں بھی پڑی ہے کبھی نگاہِ رسول ﷺ

☆

Scanned by CamScanner

□

ہم خاک مجسم ہیں مگر خاکِ حرم ہیں
ہم ان کے ہیں جو ماحصلِ لوح و قلم ہیں

ہم ایک تسلسل ہیں روایاتِ سلف کا
ہم خاک نشیں خالقِ تاریخِ اُمم ہیں

رضواں سے کہو راہ سے ہٹ جائے ہماری
ہم لوگ غلامانِ درِ شاہِ حرم ہیں

تاجِ سر فغفور ہے ٹھوکر میں ہماری
ہم حلقۂ بگوشانِ شہنشاہ امم ﷺ ہیں

Scanned by CamScanner

ورثے میں ملا ہے ہمیں پندارِ شجاعت
ناموس پہ مَر مٹتے ہیں جو لوگ، وہ ہم ہیں

وہ چشم خطا پوش مخاطب ہوئی ہم سے
ہم نامۂ اعمال کے ممنونِ کرم ہیں

اقبالؔ ہمیں گردشِ دوراں کا الم کیا
ہم لوگ کہ پروردۂ آغوشِ کرم ہیں

☆

Scanned by CamScanner

❑

نہ خوابِ جنت وحُور و قصور دیکھا ہے
نہ ہم نے جلوۂ طوبیٰ و طور دیکھا ہے

مگر یہ ناز ہے ہم کو کہ چشم باطن سے
ہزار بار مدینہ ضرور دیکھا ہے

وفورِ شوق میں ہم چل پڑے ہیں سوئے حرم
نہ پاس دیکھا ہے ہم نے نہ دُور دیکھا ہے

چراغِ طاقِ حرم ہے، حریم کعبہ ہے
وہ آنکھ جس نے دیارِ حضور ﷺ دیکھا ہے

Scanned by CamScanner

اذانِ صبح میں جب جب سنا ہے نام رسول ﷺ
زمیں سے تا بہ فلک خطِ نور دیکھا ہے

خدا کی شان نظر آئی ہم کو قرآں میں
مگر کچھ اور بھی بین السطور دیکھا ہے

مدینے جا کے نہ پوچھو کہ ہم نے کیا دیکھا
بس ایک عالمِ صد رنگ و نُور دیکھا ہے

خلوصِ دل سے صدا دی ہے جب انہیں اقبالؔ
نزولِ رحمتِ ربِ غفور دیکھا ہے

☆

Scanned by CamScanner

❑

روز و شب ہم مدحت خیر الورا ﷺ کرتے رہے
حق محبت کا محبت سے ادا کرتے رہے

اپنی بے نوری پہ بھی شکر خدا کرتے رہے
اور یُوں تعمیلِ حکمِ مصطفیٰ ﷺ کرتے رہے

اپنے ہونٹوں پر لگالی ہم نے مہرِ خامشی
اور اشکوں کی زباں سے التجا کرتے رہے

اپنی اس جرأت پہ ہم کو ناز تھا اور ناز ہے
ان کو اپنا جان کر ان سے گلہ کرتے رہے

Scanned by CamScanner

ہم نے آدابِ محبت کا کیا یوں احترام
دل ہی دل میں ان سے عرضِ مدعا کرتے رہے

یہ جبیں اُس آستانِ پاک کے قابل نہ تھی
آنکھوں ہی آنکھوں میں ہم سجدے ادا کرتے رہے

کاش طیبہ میں میسر ہو ہمیں دو گز زمیں
زندگی بھر ہم خدا سے یہ دعا کرتے رہے

مختصر یہ ہے کہ ہم اقبالؔ ساری زندگی
ہر نفس پر شرحِ تسلیم و رضا کرتے رہے

☆

Scanned by CamScanner

اے مہِ نورِ ازل، اے شہِ لولاک قدم
چل کے آیا ہے بڑی دُور سے محتاجِ کرم

اپنی پلکوں پہ جلائے ہوئے طیبہ کے چراغ
اپنی سانسوں میں بسائے ہوئے خوشبوئے حرم

اپنے ماتھے پر سجائے ہوئے سجدوں کا خلوص
اپنے ہاتھوں میں لئے حسنِ عقیدت کا علم

اپنے سینے میں چھپائے ہوئے شرمِ عصیاں
اپنے کاندھوں پہ اُٹھائے ہوئے کہسارِ الم

Scanned by CamScanner

میری معراج نظر گنبدِ خضرا کا جمال
میرا مقصود سفر آپ ﷺ کا دامانِ کرم

یہ نہیں ہے کہ میں محرومِ کرم ہوں لیکن
مخزنِ جود و سخا اور کرم اور کرم

آپ ﷺ کی مدح کا حق مجھ سے ادا ہو کیسے؟
میرے قابو میں نہ الفاظ نہ لہجہ نہ قلم

اے مہِ برجِ صفا، مہر جہاں تابِ حرا
رہروِ سدرہ نفس، راکب معراجِ قدم

وجہِ تکوینِ جہاں وباعثِ تحریک زماں
حاصلِ لوح و قلم، خالقِ تاریخِ اُمم

Scanned by CamScanner

پیکرِ صدق و صفا ' آئینہ صبر و رضا
مصدرِ مہر و وفا ' معدنِ الطاف و نعم

آپ ﷺ کی ذات اقدس دونوں جہانوں کو محیط
ربِ کعبہ کی قسم ' عرش معلیٰ کی قسم

☆

Scanned by CamScanner

میرے آقا علیہ وسلم اپنے دل کا حال میں کس سے کہوں
چپ رہوں لیکن کہاں تک اور کیسے چپ رہوں

رات کو نیندیں میسر ہیں نہ اب دن کو سکوں
اور ہوتا جارہا ہے دردِ مہجوری فزوں

صبر کا دامن چھٹا جاتا ہے ہاتھوں سے مرے
آپ خود فرمائیں آخر میں کروں تو کیا کروں

صرف اتنا عرض کرنے کی اجازت ہو عطا
دور رہ کر آپ کے قدموں سے، میں کیوں کر جیوں

Scanned by CamScanner

کچھ سجدے مدینے کے لئے کیوں نہ بچالیں
اس ارضِ مقدس کو جبینوں میں بسالیں

قسمت سے میسر ہو اگر خاک مدینہ
اس خاک کے ہر ذرّے کو پلکوں سے اٹھالیں

کانٹے بھی نظر آئیں اگر دشتِ حرم کے
ان کانٹوں کو پھولوں کی طرح گھر میں سجالیں

اب میرے گناہوں کو اماں اور کہاں ہے؟
آقا صلی اللہ علیہ وسلم انہیں آپ اپنے ہی دامن میں چھپالیں

Scanned by CamScanner

گزریں جو ادھر سے کبھی طیبہ کی ہوائیں
ہر سانس کو ہم زندۂ جاوید بنالیں

اقبالؔ کا دنیا میں کوئی اور نہیں ہے
ممکن ہے یہی سوچ کے سرکار ﷺ بلالیں

☆

Scanned by CamScanner

□

مجھ سے مری خطاؤں کی لذّت نہ پوچھیے
کیف و سرور اشکِ ندامت نہ پوچھیے

میں کر رہا ہوں جرأت توصیفِ مصطفےٰ ﷺ
اِس وقت کیا ہے قلب کی حالت نہ پوچھیے

کس درجہ خوش نصیب ہیں کس درجہ شاد کام
وابستگانِ دامنِ دولت نہ پوچھیے

مجھ پر کرم ہوئے ہیں خطاؤں کے باوجود
کیا کیا ہوئی ہے مجھ کو ندامت نہ پوچھیے

Scanned by CamScanner

ہر ہر قدم پہ یادِ مدینہ ہے ہم سفر
آسودگیٔ عالمِ غربت ' نہ پوچھیے

میں خاک پائے خادمِ خیر الانام ﷺ ہوں
مجھ سے مرے مراتب و نسبت نہ پوچھیے

جو سر وہاں جُھکا وہ سَر افراز ہوگیا
اُس بارگاہِ قدس کی عظمت ' نہ پوچھیے

اقبالؔ ساری بزم ہے خوشبو سے گل کدہ
نعتِ نبی ﷺ کا حسنِ کرامت ' نہ پوچھیے

☆

Scanned by CamScanner

ہوا جلوہ فرما نگارِ مدینہ
دلہن بن گیا ہے دیارِ مدینہ

معطّر معطّر، منوّر منوّر
خوشا یاد قرب و جوارِ مدینہ

کوئی نقش، نقشِ تمنّا نہیں ہے
نگاہوں میں ہے شاہکارِ مدینہ

ہوئے سر بہ سر سجدہ بتانِ مجازی
بڑھا جس طرف شہر یارِ مدینہ

Scanned by CamScanner

شہنشاہِ شاہانِ عالی مراتب
گدائے درِ تاجدارِ مدینہ

ہیں اپنی جگہ خلد و فردوس لیکن
دیارِ مدینہ، دیارِ مدینہ!!

کوئی مجھ سے پوچھے میں کیا چاہتا ہوں
فقط ایک مشتِ غبارِ مدینہ

سراپا عقیدت ہے اقبالؔ یعنی
فدائے حرم، جاں نثارِ مدینہ

☆

Scanned by CamScanner

❑

غم سے آزاد کیا عشقِ نبی ﷺ نے ہم کو
خود بخود آ گئے جینے کے قرینے ہم کو

رُوح بے تاب ہے سینے سے نکلنے کے لئے
کس محبت سے صدا دی ہے کسی نے ہم کو

اب مدینے کے سوا کوئی ٹھکانا ہی نہیں
یہ سکھایا ہے غریب الوطنی نے ہم کو

تشنہ کامانِ محمد ﷺ میں ہیں ہم بھی شامل
حقِ تسنیم دیا تشنہ لبی نے ہم کو

Scanned by CamScanner

□

ایک عاصی آج ہوتا ہے ثناخوانِ رسولؐ
دیکھیں کیا صادر ہو اس کے حق میں فرمانِ رسولؐ

چند آنسو، چند نعتیں، چند گلہائے درود
لے کے آئے ہیں یہ نذرانے گدایانِ رسولؐ

اپنی فردِ جرم ہاتھوں میں لیے باچشم نم
سوئے طیبہ جا رہے ہیں پابجولانِ رسولؐ

آج دربارِ حرم میں بٹ رہے ہیں کچھ خطاب
سامنے رکھی ہے فہرست غلامانِ رسولؐ

Scanned by CamScanner

شرط یہ ہے کہ اس میں شامل ہو ندامت کا خلوص
ایک آنسو بھی بہت ہے 'شرمسارانِ رسولؐ

اب تو اس چوکھٹ سے مر کر ہی اٹھیں گے ایک دن
اب کہاں جاتے ہیں ہم حلقہ بگوشانِ رسولؐ

کیا عجب تم پر بھی پڑ جائے نگاہِ التفات
تم بھی بڑھ کر تھام لو اقبالؔ دامانِ رسولؐ

☆

Scanned by CamScanner

فلک سے درود و سلام آرہا ہے
زباں پر محمد ﷺ کا نام آرہا ہے

میسر ہوا جس کو قربِ الٰہی
زمیں پر وہ عالی مقام آرہا ہے

اُتر کر حرا سے خدا کا پیامی
لئے زندگی کا پیام آرہا ہے

اسے صرف شمع ہدایت نہ سمجھو
مجسم خدا کا کلام آرہا ہے

Scanned by CamScanner

ملیں گی عجم کو بھی جس سے ضیائیں
عرب کا وہ ماہِ تمام آرہا ہے

جو دستورِ آخر، عطائے نبی ﷺ ہے
وہ اب تک زمانے کے کام آرہا ہے

شفاعت کی اس کو سند میں سمجھ لوں
وہ کہہ دیں کہ میرا غلام آرہا ہے

Scanned by CamScanner

سر شام گنبدِ سبز تک جو بااحترام نظر گئی
تمہیں کیا بتاؤں جو اس گھڑی دل مضطرب پہ گزر گئی

جو تجلیوں کا نزول تھا، مری روح میں وہ سما گیا
جو فضا میں نکہت خاص تھی وہ مشامِ جاں تک اتر گئی

جو تمام نکہت و نور ہے، مجھے اس دیار میں یوں لگا
کہ سواری میرے حضور ﷺ کی ابھی اس طرف سے گزر گئی

میں درِ رسول ﷺ تک آ گیا، مجھے اور کچھ نہیں چاہیے
مری آنکھ بجھ گئی تو کیا، مری زندگی تو سنور گئی

Scanned by CamScanner

مجھے مل گئیں مری منزلیں، کبھی یہ حرم، کبھی وہ حرم
کوئی روشنی مرے ساتھ تھی، مَیں جدھر گیا وہ اُدھر گئی

مرے قافلے نے ستم کیا، مجھے آستاں سے اٹھا لیا
وہ سکونِ قلب و نظر گیا، وہ بہارِ شام و سحر گئی

یہ جسد ہے میرا جو گھر میں ہے، مری روح اب کہیں اور ہے
مِری بات اس نے سنی نہیں، وہ حجاز ہی میں ٹھہر گئی

☆

Scanned by CamScanner

اک مسافر بعد تکمیلِ سفر واپس ہوا
کر کے دیدارِ خیرالبشر ﷺ واپس ہوا

جو فقط اس جیسے خوش بختوں کو ہوتی ہے نصیب
دیکھ کر آنکھوں سے وہ شام و سحر واپس ہوا

جن کو حاصل رہ چکا ہے مدتوں قربِ رسول ﷺ
چوم کر ہونٹوں سے وہ دیوار و در واپس ہوا

جس کے ہاتھوں میں نے بھیجا تھا وہاں اپنا سلام
ان کے در سے میرا وہ پیغامبر واپس ہوا

Scanned by CamScanner

اُس کو سینے سے لگالوں اُس کی آنکھیں چوم لوں
جو دیارِ مصطفٰے ﷺ کو دیکھ کر واپس ہوا

پیاس دیدارِ حرم کی بجھ کے بھی بجھتی نہیں
تشنہ لب گھر سے چلا اور تشنہ تر واپس ہوا

اُن کو کیا معلوم اُس کی روح ہے اب تک وہیں
لوگ کہتے ہیں مسافر اپنے گھر واپس ہوا

اُس کو اب سجدہ کرے گی گردشِ لیل و نہار
جو دیارِ پاک سے سینہ سپر واپس ہوا

☆

Scanned by CamScanner

❑

حج بیت اللہ کے رسمی سفر سے فائدہ؟
زائرو ! نظارۂ دیوار و در سے فائدہ؟

تم سے جب ممکن نہیں تعمیل ارشادِ رسول ﷺ
مومنو! طوفِ درِ خیر البشر سے فائدہ؟

قبلِ آغازِ سفر تقریبِ رُخصت کیا ضرور؟
بعد تکمیلِ سفر بھی کرّ و فر سے فائدہ؟

قلب میں پیدا نہ ہو جب تک سُرورِ سرمدی
خود ہی سوچو صرف تسکینِ نظر سے فائدہ؟

☆

Scanned by CamScanner

❑

راستے بھول گئے بانگِ درا بھول گئے
قافلے مشورۂ راہنما بھول گئے

ایسے نادان مُسافر کہیں دیکھے نہ سنے
اپنی سمجھی ہوئی منزل کا پتہ بھول گئے

داعیٔ حق ﷺ کو یہ شکوہ ہے حرم والوں سے
جاں نثارانِ وفا عہدِ وفا بھول گئے

ہم یہ کہتے ہیں کہ بندے ہیں خدا کے، لیکن
کیا ہے فرمودۂ محبوبِ خدا بھول گئے

Scanned by CamScanner

عیشِ دوراں نے کیا ہم کو خدا سے غافل
کیا ہے اس جرمِ تغافل کی سزا بھول گئے

اپنی تقدیر کو الزام دیئے جاتے ہیں
اور اس فکر میں ہم اپنی خطا بھول گئے

ایسے کھو گئے ہم حرص و ہوا میں اقبالؔ
مسلک و شیوۂ تسلیم و رضا بھول گئے

☆

Scanned by CamScanner

□

سوئے ہوئے زخموں کو جگا کیوں نہیں دیتے
اے اہلِ وفا دادِ جفا کیوں نہیں دیتے

پیغامِ مساوات سُنا کیوں نہیں دیتے
یہ فرق من و تُو کا مٹا کیوں نہیں دیتے

دیوار کا یہ عذر سنا جائے گا کب تک
دیوار اگر ہے تو گرا کیوں نہیں دیتے

فرزانوں کو جینے کا سلیقہ نہیں آتا
آدابِ جنوں ان کو سکھا کیوں نہیں دیتے

Scanned by CamScanner

تم کو نہیں معلوم تو تاریخ سے پوچھو
تم کون ہو دنیا کو بتا کیوں نہیں دیتے

توبہ کا یہی وقت ہے کیا سوچ رہے ہو
سجدے میں جبینوں کو جھکا کیوں نہیں دیتے

کمزور سہاروں کا کوئی ٹھیک نہیں ہے
تم ہادیٔ برحق کو صدا کیوں نہیں دیتے

☆

Scanned by CamScanner

❐

دلوں کی جوت جگادو کہ روشنی ہوجائے
بجھے چراغ جلادو کہ روشنی ہوجائے

تمہارے پاس اگر اب بھی کچھ تبسم ہیں
انہیں لبوں پہ سجا دو کہ روشنی ہوجائے

تم اپنے گھر میں جو خوشیاں چھپائے بیٹھے ہو
وہ غم کدوں میں لٹادو کہ روشنی ہوجائے

جو زخم سینوں میں روشن ہیں ایک مدّت سے
وہ زخم سب کو دکھادو کہ روشنی ہوجائے

Scanned by CamScanner

اگر چراغ بھی روشن نہ کرسکیں گھر کو
تو گھر میں آگ لگادو کہ روشنی ہوجائے

بصدِ ادب شہ کونین ﷺ سے یہ عرض کرو
چراغِ طور جلادو کہ روشنی ہوجائے

اب انتظارِ سحر کی کسی میں تاب نہیں
نقابِ رُخ سے اٹھا دو کہ روشنی ہوجائے

تمہارے بس میں اگر اور کچھ نہ ہو اقبالؔ
تو ایک نعت سنادو کہ روشنی ہوجائے

☆

Scanned by CamScanner

❐

اک جاں نواز خوشبو محسوس کر رہا ہوں
شاید میں چلتے چلتے روضے تک آ گیا ہوں

پُھولوں کی طرح میری سانسیں مہک رہی ہیں
اور آنسوؤں کے موتی میں نذر کر رہا ہوں

شرمِ خطا سے میرا ماتھا عرق عرق ہے
اور خوف سے سزا کے خود بھی لرز رہا ہوں

دل بھی لرز رہا ہے، میں بھی لرز رہا ہوں
جیسے میں اپنے آقاؐ کے سامنے کھڑا ہوں

Scanned by CamScanner

پاسِ ادب سے میں نے ہونٹوں کو سی لیا ہے
شائستۂ حرم ہوں، آداب آشنا ہوں

اب دے رہی ہیں آنکھیں دوہرا سہارا مجھ کو
جلوے بھی روبرو ہیں سجدے بھی کر رہا ہوں

اشکوں سے ہو رہی ہے اب میرے ترجمانی
اشکوں ہی کی زبانی فریاد کر رہا ہوں

یہ خواب دیکھتا ہوں اکثر میں جاگتے میں
روضے کے سامنے ہوں اور نعت پڑھ رہا ہوں

صد شکر اک تسلسل قائم ہے زندگی میں
اک نعت کہہ چکا ہوں، اک نعت کہہ رہا ہوں

جو کچھ بھی مانگنا ہے، اس در پہ جا کے مانگو
وہ در بہت بڑا ہے جس دَر کا میں گدا ہوں

Scanned by CamScanner

طیبہ کے سب گداگر مجھ سے گلے ملے ہیں
مجھ کو خبر نہیں تھی میں اس قدر بڑا ہوں

☆

Scanned by CamScanner

❐

ہر پیمبر کا عہدہ بڑا ہے لیکن آقا ﷺ کا منصب جُدا ہے
وہ بڑوں میں بھی سب سے بڑے ہیں، ان کا رتبہ سوا سے سوا ہے

کوئی لفظوں میں کیسے بتا دے ان کے رتبے کی حد ہے تو کیا ہے
ہم نے اپنے بڑوں سے سنا ہے صرف اللہ ان سے بڑا ہے

وہ امام صفِ انبیاء ہیں میرے ہونٹوں پہ جن کی ثنا ہے
اور کیا اُن کی عظمت بیاں ہو، ان کا مدحت سرا خود خدا ہے

Scanned by CamScanner

اک لقب ان کا خیر الامم ہے، اک صفت ان کی خیر الورا ہے
ہر نظر ان کی نجم الہدیٰ ہے، ہر قدم اُن کا نور الہدیٰ ہے

اُن سے توقیر کون و مکاں ہے، اُن سے تنویر ارض و سما ہے
ان کا صدقہ ہے تخلیق عالم، بزم کونین ان کی عطا ہے

وہ جو اک شہر طیبہ ہے، جس میں خواب گاہ شہ دوسرا ہے
اس کی ہر صبح شمس الضحیٰ ہے، اس کی ہر شام بدر الدجیٰ ہے

میں یہاں سے تمہیں کیا بتا دوں ان کی نگری کی گلیوں میں کیا ہے
تم مرے ساتھ خود چل کے دیکھو اُس کی مٹی بھی خاک شفا ہے

نام، نامی بھی بے مثل ان کا، ذات اقدس بھی سب سے جدا ہے
ان کا ثانی نہ آئندہ ہوگا اور نہ اب تک کوئی بھی ہوا ہے

Scanned by CamScanner

مستقل ان کی ڈیوڑھی عطا ہو، تجھ سے معبود یہ التجا ہے
کوئی پوچھے تو یہ کہہ سکوں میں باب جبریل میرا پتا ہے

☆

Scanned by CamScanner

❐

نبی ﷺ کو چاہنے والے غمِ دنیا نہیں کرتے
کوئی دکھ ہو، کوئی مشکل ہو وہ پروا نہیں کرتے

عطا کرتا ہے صبر و شکر کی نعمت خدا ان کو
پریشانی کے عالم میں بھی وہ شکوہ نہیں کرتے

گزر اوقات ہوجاتی ہے ان کی فقر و فاقہ میں
مگر وہ اپنی غیرت کا کبھی سودا نہیں کرتے

Scanned by CamScanner

فقط اشکوں کی صورت میں وہ عرضِ حال کرتے ہیں
کبھی پاسِ ادب سے وہ لبوں کو وا نہیں کرتے

جنہیں اللہ کے محبوب ﷺ سے سچی محبت ہے
وہ دینِ مصطفیٰ ﷺ کے نام کو رُسوا نہیں کرتے

نبی ﷺ کے جتنے پیرو ہیں وہ ملت کے سپاہی ہیں
وہ راہِ بندگی میں جان کی پروا نہیں کرتے

بصارت سے سوا جن کو بصیرت پر بھروسا ہے
وہ طیبہ کا کسی سے راستہ پوچھا نہیں کرتے

وہ چلتے ہیں تو دم لیتے ہیں جا کر اپنی منزل پر
مدینے کے مسافر راہ میں ٹھہرا نہیں کرتے

جنہیں سرکار ﷺ کی شانِ شفاعت پر بھروسا ہے
سزا کا اور پرسش کا وہ اندیشہ نہیں کرتے

Scanned by CamScanner

چھپا لیتے ہیں آقا ﷺ عاصیوں کو اپنی کملی میں
وہ اپنے چاہنے والوں کو کبھی شرمندہ نہیں کرتے

☆

Scanned by CamScanner

□

ہے دیار نبی ﷺ تو ہمارا وطن، ہم یہاں سے اٹھے تو کدھر جائیں گے
در بدر خاک چھانیں گے ہم عمر بھر اور پھر جاں سے اپنی گزر جائیں گے

اے مدینے کے پیارو! خدا کے لئے تم وطن سے ہمیں بے وطن مت کرو
تم کو آنکھیں ہماری ترس جائیں گی ہم جہاں جائیں ہم جدھر جائیں گے

ہم کو آقا ﷺ کی نگری سے کیوں پیار ہے، کس قدر پیار یہ تم نہیں جانتے
کچھ سمجھنے کی لِلّٰہ کوشش کرو، ہم مدینے سے بچھڑے تو مر جائیں گے

جب چلے گی مدینے سے ٹھنڈی ہوا اور کعبے سے اٹھے گی کالی گھٹا
باغِ اسلام شاداب ہو جائے گا، اہلِ ایمان کے چہرے نکھر جائیں گے

Scanned by CamScanner

ہے دیارِ نبی ﷺ کانِ جود و سخا، جو وہاں جائے گا سرخرو آئے گا
کم نصیبوں کی دنیا بدل جائے گی، غم زدوں کے مقدّر سنور جائیں گے

جو ابھی تک مسرت سے محروم ہیں وہ نہ مایوس ہوں اور نہ مغموم ہوں
اٹھنے والی ہے آقا ﷺ کی چشمِ کرم، خالی دامن مرادوں سے بھر جائیں گے

جب مدینے سے دعوت ملے گی ہمیں اور آقا ﷺ کا اذنِ سفر بھی ہوا
ہم سفر ہو کوئی اور نہ رہبر کوئی اکیلے سہی، ہم مگر جائیں گے

☆

Scanned by CamScanner

□

قرارِ دل و جاں مدینے کی گلیاں
دبستانِ ایماں مدینے کی گلیاں

بہشتِ ملائک مدینے کے کوچے
شبستانِ رضواں مدینے کی گلیاں

معطر معطر مدینے کی راہیں
گلستاں گلستاں مدینے کی گلیاں

منوّر منوّر مدینے کے منظر
درخشاں درخشاں مدینے کی گلیاں

Scanned by CamScanner

چراغاں چراغاں فضائے مدینہ
فروزاں فروزاں مدینے کی گلیاں

جو روضے کا ماحول عینِ تقدّس
تو انوار ساماں مدینے کی گلیاں

جو ہر دکھ کا درماں مدینے کا آقا
تو دکھیوں کی پرساں مدینے کی گلیاں

ثنا خوانِ سرکار ﷺ اقبالِ عاصی
پناہِ ثنا خواں مدینے کی گلیاں

☆

Scanned by CamScanner

نبیؐ کا نام بھی آرام جاں ہے
نبیؐ کی ذات بھی روح رواں ہے

وہی عنوانِ تخلیق جہاں ہے
وہی دانائے راز کن فکاں ہے

وہی سردار جملہ ہادیاں ہے
وہی سرخیلِ کُل پیغمبراں ہے

وہی سرتاجِ جُملہ تاج داراں
وہی صدرُ الصدّورِ سروراں ہے

Scanned by CamScanner

وہی گہوارۂ حلقہ بگوشاں
وہی آماج گاہِ عاشقاں ہے

وہی دارالامانِ غم نصیباں
وہی منزل گہِ بے چارگاں ہے

وہی دارالشفائے اہلِ ایماں
وہی مشکل کشائے مومناں ہے

وہی دست گیر مومناں ہے
وہی رحمت برائے عاصیاں ہے

وہی ہے بے سہاروں کا سہارا
وہی لاوارثوں کا پاسباں ہے

Scanned by CamScanner

وہی بے آسروں کا آسرا ہے
وہی بھٹکے ہوؤں کا آشیاں ہے

اسی کے دَم سے ہے کونین روشن
وہی رونق دہِ ہفت آسماں ہے

بڑائی اور اس کی کیا بیاں ہو
کہ خود اللہ اُس کا مدح خواں ہے

بڑے تو اور بھی ہیں اس جہاں میں
مگر اتنا بڑا کوئی کہاں ہے

☆

Scanned by CamScanner

❐

صد شکر اتنا ظرف مری چشمِ تر میں ہے
دیکھے بغیر سارا مدینہ نظر میں ہے

پہلا سفر مدینے کا میں کیسے بھول جاؤں
سارا وجود میرا ابھی تک سفر میں ہے

یادِ دیارِ پاک ہے اب جزوِ زندگی
ہر منظرِ جمیل ابھی تک نظر میں ہے

رہبر کا بارِ دوش، نہ احسانِ ہم سفر
کچھ ایسا اہتمام وہاں کے سفر میں ہے

Scanned by CamScanner

محوِ دل و دماغ ہوئیں ساری کلفتیں
کچھ ایسا کیف طیبہ کی شام و سحر میں ہے

کرتا ہے آفتاب بھی جھک کر اسے سلام
وہ حسنِ باوقار وہاں کی سحر میں ہے

ہر ذرّہ راہِ طیبہ کا ہے روشنی بدوش
اور خضر کا خلوص بھی گردِ سفر میں ہے

اقبالؔ کا وسیلۂ بخشش ہے بس وہی
اس کی بیاضِ نعت جو رختِ سفر میں ہے

☆

Scanned by CamScanner

❐

حالِ دل کس کو سناؤں آپ کے ہوتے ہوئے
اور دَر پہ کس کے جاؤں آپ کے ہوتے ہوئے

میرے تو سب کچھ ہی آقا ﷺ آپ ہیں صرف آپ ہیں
اور لو کس سے لگاؤں آپ کے ہوتے ہوئے

میرے دکھ کو اور کوئی چارہ گر سمجھے گا کیا
زخمِ دل کس کو دکھاؤں آپ کے ہوتے ہوئے

میں کسی حاتم کے آگے اک سوالی کی طرح
ہاتھ کیوں پھیلانے جاؤں آپ کے ہوتے ہوئے

Scanned by CamScanner

میرے تو دکھ درد کے واحد مسیحا آپ ہیں
اور میں کس کو بلاؤں آپ کے ہوتے ہوئے

میں بہت شرمندہ ہوں اپنے گناہوں پر مگر
یہ حقیقت کیوں چھپاؤں آپ کے ہوتے ہوئے

جو ستم مجھ پر ہوئے ہیں وقت کے ہاتھوں حضورؐ
اور میں کس کو بتاؤں آپ کے ہوتے ہوئے

میرے لہجے کی تڑپ کو اور پہچانے گا کون
نعت کس کو جا سناؤں آپ کے ہوتے ہوئے

آپ کا اقبالؔ میرے ساتھ ہے تو فکر کیا
رنجِ محشر کیوں اٹھاؤں آپ کے ہوتے ہوئے

☆

Scanned by CamScanner

یہ غم نہیں ہمیں روزِ حساب کیا ہوگا
کہ واصفانِ نبی پر عذاب کیا ہوگا

مجھے یقین ہے ناخوش نہیں ہیں مجھ سے حضورؐ
میں نعت کہتا ہوں مجھ پر عتاب کیا ہوگا

گناہ گار تو میں ہوں، مگر حضورؐ کا ہوں
حضورؐ ہوں گے تو مجھ پر عذاب کیا ہوگا

میرے تو ہاتھ میں ہوگا حضورؐ کا دامن
مرے گناہوں کا اس دن حساب کیا ہوگا

Scanned by CamScanner

درود پاک کا میں ورد ہی نہ چھوڑوں گا
تو کوئی مجھ سے سوال و جواب کیا ہوگا

دھرا ہی کیا ہے مرے پاس آنسوؤں کے سوا
گداگروں سے حساب و کتاب کیا ہوگا

مرے تو سر پہ ہے تاجِ غلامیٔ سرکار
مری طرح کوئی عزّت مآب کیا ہوگا

خطاب ہوتے ہیں شاہی مصاحبوں کے لیے
میں بادشاہ ہوں، میرا خطاب کیا ہوگا

میں لاکھ شانِ نبیؐ میں کہوں قصیدہ کوئی
وہ حسبِ شانِ رسالت مآب کیا ہوگا

☆

Scanned by CamScanner

❐

نبی کا روضۂ اقدس جہاں ہے
وہاں کا چپّہ چپّہ آسماں ہے

وہ جلوہ گاہ ہے نور الہدیٰ کی
وہاں کا ذرّہ ذرّہ کہکشاں ہے

وہاں کی ہر گلی نکہت بداماں
وہاں کا گوشہ گوشہ گلستاں ہے

وہاں کا خار بھی رشکِ گلستاں
وہاں کا دشت بھی باغِ جناں ہے

Scanned by CamScanner

وہاں کی صبح بھی تسکین خاطر
وہاں کی شام بھی آرام جاں ہے

ہوا بھی دل نواز و روح افزا
فضا بھی عطر بیز و گل فشاں ہے

وہی فردوس بریں روئے زمیں ہے
وہی رشکِ چہارم آسماں ہے

وہاں ہر ہر قدم پر جلوہ گاہیں
تو ہر منظر میں ایمن کا سماں ہے

دیارِ پاک کا دریوزہ گر بھی
رئیس الملک ہے، شاہِ جہاں ہے

Scanned by CamScanner

مدینے کی گلی کیا ہے نہ پوچھو
وہاں کی خاک بھی جنسِ گراں ہے

مقاماتِ حسیں تو اور بھی ہیں
مگر اتنا حسیں کوئی کہاں ہے

☆

Scanned by CamScanner

□

بسا ہوا ہے نبی کا دیار آنکھوں میں
سجائے بیٹھا ہوں اک جلوہ زار آنکھوں میں

جو دن مدینے میں گزرے ہیں ان کا کیا کہنا
رچے ہوئے ہیں وہ لیل و نہار آنکھوں میں

دیار پاک کا ہر منظر حسین و جمیل
رہے گا تابہ قضا یادگار آنکھوں میں

عطا کیا جو مدینے کے باسیوں نے مجھے
مہک رہا ہے ابھی تک وہ پیار آنکھوں میں

Scanned by CamScanner

بغیر دیکھے مدینہ انہیں نظر آیا
ہیں منفرد مِری آنکھیں ہزار آنکھوں میں

اب اس سے بڑھ کے کوئی سرمہ اور کیا ہوگا
سمیٹ لایا ہوں میں کچھ غبار آنکھوں میں

دیارِ پاک کی جن کو ہوئی ہے دید نصیب
میں ڈھونڈ لوں گا وہ آنکھیں ہزار آنکھوں میں

سناؤں گا وہ کہانی حضورؐ کو جا کر
چھپائے بیٹھا ہوں جو اشکبار آنکھوں میں

ہے اعتماد بھی اقبالؔ کو شفاعت پر
سزا کا خوف بھی ہے گنہگار آنکھوں میں

☆

Scanned by CamScanner

❑

میں سو جاؤں یا مصطفٰے کہتے کہتے
کھلے آنکھ صل علیٰ کہتے کہتے

ستم پہ ستم سہ گئے دشمنوں کے
حبیبِ خدا یا خدا کہتے کہتے

گزرتے تھے کانٹوں بھرے راستوں سے
رسولِ خدا مرحبا کہتے کہتے

ہوئے سرخرو آپ ہر معرکے میں
فقط ربنا ربنا کہتے کہتے

Scanned by CamScanner

شہِ ہر دو عالم نے نانِ جویں سے
بھرا پیٹ شکرِ خدا کہتے کہتے

اندھیروں میں ہم نے کیا ہے اجالا
عقیدت سے نور الہدیٰ کہتے کہتے

دلِ مضطرب کو سکوں آ گیا ہے
شب و روز یا مجتبیٰ کہتے کہتے

کٹے کاش اقبالؔ اب عمر ساری
فقط نعتِ خیر الوریٰ کہتے کہتے

☆

Scanned by CamScanner

خاتم الانبیاء رسول اللہ ﷺ

نائب الکبریا رسول اللہ ﷺ

ربِ کونین کی صدا رسول اللہ ﷺ

حرف کن کی بنا رسول اللہ ﷺ

ماہتابِ حرا رسول اللہ ﷺ

آفتابِ صفا رسول اللہ ﷺ

بے گماں مجتبیٰ رسول اللہ ﷺ

بالیقیں مصطفیٰ رسول اللہ ﷺ

روحِ کہف الوریٰ رسول اللہ ﷺ

شمعِ نور الہدیٰ رسول اللہ ﷺ

زندگی کی ضیا رسول اللہ ﷺ

Scanned by CamScanner

بندگی کا صلہ رسول اللہ ﷺ

رحمتوں کی گھٹا رسول اللہ ﷺ

بخششوں کی فضا رسول اللہ ﷺ

معتبر ناخدا رسول اللہ ﷺ

محترم رہنما رسول اللہ ﷺ

ہر مرض کی دوا رسول اللہ ﷺ

ہر غرض کی دعا رسول اللہ ﷺ

کانِ جود و سخا رسول اللہ ﷺ

بحرِ لطف و عطا رسول اللہ ﷺ

درسِ صبر و رضا رسول اللہ ﷺ

جانِ مہر و وفا رسول اللہ ﷺ

بے بصر کا عصا رسول اللہ ﷺ

سونے گھر کا دیا رسول اللہ ﷺ

خلق کا آسرا رسول اللہ ﷺ

یعنی خیر الوریٰ رسول اللہ ﷺ

مہر شمس والضحیٰ رسول اللہ ﷺ

Scanned by CamScanner

ماہِ بدرالدجیٰ رسول اللہ ﷺ

ذکر صبح و مسا رسول اللہ ﷺ

وردِ صل علیٰ رسول اللہ ﷺ

مرحبا مرحبا رسول اللہ ﷺ

مرحبا مرحبا رسول اللہ ﷺ

☆

Scanned by CamScanner

□

میں ایک عاصی رحمت نگر حضورؐ کا ہوں
زہے نصیب فقیرِ نظر حضورؐ کا ہوں

لگا سکے تو لگائے کوئی مری قیمت
گدا تو ہوں، میں گدا بھی مگر حضورؐ کا ہوں

بھرم ہنوز سلامت ہے میری غیرت کا
خدا کا شکر کہ دریوزہ گر حضورؐ کا ہوں

ثنائے آقا سے نسبت ہے میرا عزّ و شرف
کہ ہوں تو میں بھی سخنور مگر حضورؐ کا ہوں

Scanned by CamScanner

میں جیسا بھی ہوں جو کچھ بھی ہوں انہی کا کرم
زفرق تابہ قدم سربسر حضورؐ کا ہوں

میں عام کرتا ہوں محفل میں اسوۂ سرکارؐ
بہ فیض نعت میں پیغام بر حضورؐ کا ہوں

اب اس سے بڑھ کے مِرا اعتبار کیا ہوگا
گناہ گار بہت ہوں مگر حضورؐ کا ہوں

☆

Scanned by CamScanner

❐

ہر چند بندگی کی جزا ہی کچھ اور ہے
تقلیدِ مصطفیٰ ﷺ کا صلہ ہی کچھ اور ہے

لطفِ غزل بھی خوب ہے اپنی جگہ مگر
توصیفِ مصطفیٰ کا مزا ہی کچھ اور ہے

جنت کی نعمتوں سے میں منکر نہیں، مگر
شہرِ نبی ﷺ کی آب و ہوا ہی کچھ اور ہے

Scanned by CamScanner

عشقِ رسولؐ کیا ہے مسیحا کو کیا خبر
اس دردِ جانفزا کی دوا ہی کچھ اور ہے

طوفِ حرم کے وقت بھی تھا طیبہ دھیان میں
دربارِ مصطفیٰ کی فضا ہی کچھ اور ہے

شاہی سے بے نیاز، فقیری میں سرفراز
اس در کے سائلوں کی ادا ہی کچھ اور ہے

اس در پہ بھیک ملتی ہے بے حد و بے طلب
سرکارؐ کا مزاج عطا ہی کچھ اور ہے

قدموں سے اُن کے بڑھ کے لپٹ جاؤ عاصیو
آقاؐ کی شانِ عفوِ خطا ہی کچھ اور ہے

عمرہ ہو اس سفر کا سبب یا مشاعرہ
اس شوق اور کشش کی بنا ہی کچھ اور ہے

Scanned by CamScanner

ملکِ حجاز، شہرِ نبی ﷺ، بابِ جبرئیل
اقبالؔ نعت گو کا پتا ہی کچھ اور ہے

☆

Scanned by CamScanner

□

شمس و قمر کی اور نہ اقصیٰ کی روشنی
میری طلب ہے گنبدِ خضرا کی روشنی

جی چاہتا ہے آنکھوں میں اپنی سمیٹ لوں
صُفّہ کی، جالیوں کی، مصلّٰی کی روشنی

مہر و مہ و نجوم کا اب کیا کروں گا میں
دل میں بسائے بیٹھا ہوں طیبہ کی روشنی

Scanned by CamScanner

دیکھا ہے میں نے ان کو تصور میں بارہا
پہچانتا ہوں میں رُخِ زیبا کی روشنی

روشن ہو جس سے قبر وہ تنویر چاہیئے
میں کیا کروں گا لے کے یہ دنیا کی روشنی

جس جس روش سے گزرے ہیں ہو کر کبھی حضور
باقی ہے اُن میں اب بھی کفِ پا کی روشنی

آنکھوں کی روشنی مری اتنی اہم نہیں
منزل ہے میری روزنِ آقاؐ کی روشنی

مسکن ہو عائشہ کا کہ مدفن شیوخ کے
ان سب سے مل کے بنتی ہے عقبیٰ کی روشنی

پڑھتی ہے آ کے روضۂ اطہر پہ خود درُود
حکمِ خدا سے عرشِ مُعلیٰ کی روشنی

Scanned by CamScanner

اب تک تو ہم کو اِذنِ زیارت نہیں ملا
اب دیکھیں کیا دکھاتی ہے فردا کی روشنی

☆

Scanned by CamScanner

❐

مدینہ کی زمیں طرفہ زمیں ہے
فضا جس کی بہارِ دل نشیں ہے

جہاں کی خاک ہے نکہت بداماں
جہاں کا ذرہ ذرہ عنبریں ہے

حقیقت بلکہ سچ پوچھو تو یہ ہے
مدینہ عکسِ فردوسِ بریں ہے

وہ اک دربار ہے جس کی نظامت
سپردِ دستِ جبریلِ امیں ہے

Scanned by CamScanner

فرشتے اس میں خدّامِ ادب ہیں
کہ وہ دربارِ شاہِ عالمیں ہے

مراتب اس کے کیا ہیں، یہ نہ پوچھو
کہ وہ سرتاجِ جملہ مرسلیں ہے

نبی تو سب بڑے ہیں مرتبہ میں
مگر ان سے بڑا کوئی نہیں ہے

بڑائی اور کیا اس کی بیاں ہو
کہ وہ محبوبِ رب العالمیں ہے

شفاعت اُس کے ماتھے پر لکھا ہے
لقب بھی رحمتٌ لِلّعالمیں ہے

☆

Scanned by CamScanner

❑

یہ نعت مصطفیٰ کا معجزہ ہے
کہ سارا گھر مِرا مہکا ہوا ہے

خود ان کا نام ہے ان کا قصیدہ
قصیدہ گو بذاتِ خود خدا ہے

خدا کے بعد اُن کا نامِ نامی
بڑوں سے بھی بڑا، سب سے بڑا ہے

اثاثہ بوریا اور کالی کملی
مگر رتبہ شہِ ارض و سما ہے

Scanned by CamScanner

غذا نانِ جویں، وہ بھی بہ قلّت
مگر سارا جہاں اُن کا گدا ہے

تہی دست و تہی داماں بظاہر
مگر خاکِ قدم بھی کیمیا ہے

بشر بھی، عبد بھی، اُمّی لقب بھی
مگر منصب امام الانبیا ہے

دِیا مٹی کا حُجرے کا مقدر
مگر حجرہ نشیں بدرُ الدجی ہے

بدن زخمی کیا جن ظالموں نے
انہیں کے حق میں ہونٹوں پر دعا ہے

Scanned by CamScanner

خدا لگتی کہو دنیا کے لوگو!
اگر رحمت نہیں ہے یہ تو کیا ہے

سنبھلتا ہی نہیں اب مجھ سے دامن
خدا نے مجھ کو اتنا کچھ دیا ہے

سبب ظاہر ہے اس لطف و کرم کا
یہ آقاؐ سے محبت کا صلہ ہے

☆

Scanned by CamScanner

❑

گنہ گاروں کو نبی ﷺ کا آستاں بخشا گیا
اس طرح گویا ہمیں سارا جہاں بخشا گیا

جو ہے سارے پیشواؤں کا مسلّم پیشوا
ہم کو وہ مخصوص میرِ کارواں بخشا گیا

کتنے خوش قسمت ہیں ہم سجدہ گزارانِ حرم
رحمتِ عالم کا ہم کو آستاں بخشا گیا

رہ چکا ہے جو کبھی مہمانِ رب العالمیں
زائرینِ طیبہ کو وہ میزباں بخشا گیا

Scanned by CamScanner

مختصر لفظوں میں یہ ہے شرحِ لولاک لما
ساکنانِ ارض کو اِک آسماں بخشا گیا

رہ چکی ہے جو زمیں وابستۂ پائے رسول ﷺ
اس زمیں کو موسمِ خلد و جناں بخشا گیا

ہے مدینے کی زمیں وہ شاہکارِ دستِ غیب
جس کے صحراؤں کو رنگِ گلستاں بخشا گیا

ریگزاروں میں جہاں کھلتے ہیں گلہائے علوم
ساکنوں کو جس کے اوجِ قدسیاں بخشا گیا

ہاتھ پھیلاتے نہیں حلقہ بگوشانِ رسول ﷺ
ہم گداؤں کو مزاجِ سروراں بخشا گیا

شوکتِ شاہانِ عالم اس فقیری پر نثار
جس فقیری کو نبی ﷺ کا آستاں بخشا گیا

☆

Scanned by CamScanner

یا محمد مصطفیٰ محبوبِ رب العالمیں
زینتِ بزمِ دوعالم، رونقِ عرشِ بریں

مرکزِ نور و تجلی، پیکرِ حسن و کمال
غیرتِ مہرِ منور، رشکِ مہتاب مبیں

درس گاہِ اہلِ ایماں مکتب اہلِ سلوک
رہنمائے رہنمایاں، پیشوائے مرسلیں

مخزنِ مہر و مروّت، منبعِ صدق و عطا
اسوۂ اخلاق اعلیٰ چشمۂ علم و یقیں

Scanned by CamScanner

غمگسارِ اہلِ تقویٰ مونسِ اہلِ صفا
پاسبانِ عاصیاں و مہربانِ مذنبیں

کیا بیاں ہو شوکت و شانِ حرمِ پاکِ حضور
مرجعِ اہلِ مراتب بارگاہِ کاملیں

اللہ اللہ عظمت و تقدیس ایوانِ رسول
کعبۂ حور و ملائک قبلۂ رُوحِ الامیں

مختصر لفظوں میں یہ ہے رتبۂ شہرِ نبی
مستند دارالعلومِ عارفیں و سالکیں

☆

Scanned by CamScanner

□

مجھ کو قسمت سے جو آقاؐ کا زمانہ ملتا
عمر بھر آنکھوں کو سرکارؐ کا جلوہ ملتا

رات دن خدمت اقدس میں، مَیں حاضر رہتا
اُن کے قدموں کا مِرے ہونٹوں کو بوسہ ملتا

آپؐ کو دیکھتا جب نانِ جویں کھاتے ہوئے
مجھ کو اظہارِ توکّل کا قرینہ ملتا

رات بھر آپؐ جو مصروفِ عبادت رہتے
مجھ کو اخلاص و عقیدت کا نمونہ ملتا

Scanned by CamScanner

آپؐ کو دیکھتا جب کارِ مشقت کرتے
اپنے ماتھے پہ بھی خود مجھ کو پسینہ ملتا

آپؐ جب کوچہ و بازار کی جانب جاتے
گوشہ گوشہ مجھے نگری کا مہکتا ملتا

دیکھتا آپؐ کو طائف میں دعائیں دیتے
ہر مصیبت میں مجھے صبر کا اسوہ ملتا

اپنے احباب سے جب آپؐ سخن فرماتے
مجھ کو ہر لفظ میں اعجازِ مسیحا ملتا

اور جب آپؐ کا وہ آخری خطبہ ہوتا
سارا ماحول مجھے مائلِ سجدہ ملتا

Scanned by CamScanner

آپؐ کی سیرتِ اقدس کے ہر اک پہلو میں
مجھ کو قرآنِ مجسم کا صحیفہ ملتا

میں اندھیرے میں بھی طے اپنا سفر کرلیتا
ہر قدم پہ مجھے آقاؐ کا اُجالا ملتا

آپؐ کے نام سے کرتا جو سفر کا آغاز
سنگ ہوتا نہ کوئی راہ میں کانٹا ملتا

آپؐ جب دیکھتے شفقت سے گناہ گاروں کو
زندہ رہنے کا مجھے حسنِ سلیقہ ملتا

آپؐ کے حجرے کے ماحولِ فقیرانہ سے
زندہ رہنے کا مجھے حسنِ سلیقہ ملتا

Scanned by CamScanner

خون کے پیاسوں کو جب آپؐ عطا کرتے اماں
ایک پیکر مجھے صد رشکِ فرشتہ ملتا

مختصر یہ کہ جو آقاؐ کا زمانہ ملتا
مجھ کو اقبالؔ دوعالم کا خزانہ ملتا

☆

Scanned by CamScanner

❑

مِرے نبیؐ میری زندگی ہیں مِرے نبیؐ ہی مِرے ولی ہیں
مِرے نگہبان بھی وہی ہیں مرے تو سب کچھ مِرے نبیؐ ہیں
مِرے تو سب کچھ حضورؐ ہی ہیں
مِرے تو سب کچھ حضورؐ ہی ہیں
مِری ریاضت، مِری عبادت مِرا توکّل، مری قناعت
مری عقیدت، مری شریعت مرے نبیؐ میری بندگی ہیں
مِرے تو سب کچھ حضورؐ ہی ہیں
مِرے تو سب کچھ حضورؐ ہی ہیں
مِرا تو عرفان بھی وہی ہیں مِرا تو ایمان بھی وہی ہیں
مری تو پہچان بھی وہی ہیں مرے نبیؐ میری آگہی ہیں
مِرے تو سب کچھ حضورؐ ہی ہیں
مِرے تو سب کچھ حضورؐ ہی ہیں

Scanned by CamScanner

انہیں سے گھر ہے مِرا چراغاں انہیں سے دنیا مری فروزاں
انہیں سے قسمت مری درخشاں مرے نبیؐ میری روشنی ہیں

مِرے تو سب کچھ حضورؐ ہی ہیں
مِرے تو سب کچھ حضورؐ ہی ہیں

وہ میرے آقا، وہ میرے مولا وہ میری دنیا، وہ میری عقبیٰ
وہ میرے بطحا، وہ میرے ماویٰ مِرا تو ایمان بھی وہی ہیں

مِرے تو سب کچھ حضورؐ ہی ہیں
مِرے تو سب کچھ حضورؐ ہی ہیں

☆

Scanned by CamScanner

کیسے ہوئے مدینے سے رخصت نہ پوچھیے
دل پر گزر گئی جو قیامت نہ پوچھیے

مڑ مڑ کے پیچھے دیکھنا ہر ہر قدم کے بعد
اس اضطراب و کرب کی حالت نہ پوچھیے

میں جو سمیٹ لایا ہوں روضے کے پاس سے
اس ایک چٹکی خاک کی قیمت نہ پوچھیے

شہرِ نبیؐ کی گلیوں میں دیتے ہیں جو صدا
ان سائلوں کی عزت و حرمت نہ پوچھیے

Scanned by CamScanner

جس جس گلی سے گزرے ہیں ہو کر کبھی حضورؐ
اُن میں بسی ہوئی ہے جو نکہت نہ پوچھیے

نعت نبیؐ کی فکر میں شام و سحر دُرود
ہم سے ہماری طرزِ عبادت نہ پوچھیے

ہر صنفِ شعر اپنی جگہ خوب ہے، مگر
نعتِ رسول پاک ﷺ کی لذّت نہ پوچھیے

جس کا عمل بھی ٹھیک ہو اقبالؔ ساتھ ساتھ
اس نعت گو کا حسنِ عقیدت نہ پوچھیے

☆

Scanned by CamScanner

❐

ممکن نہ ہو جب پیکرِ انوار کی تصویر
سرکار کی توصیف کا حق کیسے ادا ہو

جب لہجے میں قدرت ہو نہ لفظوں پہ بھروسہ
شایانِ نبیؐ کیسے کوئی مدح سرا ہو

ہر دَور کی تاریخ سے میں پوچھ رہا ہوں
ہے تیرے یہاں کوئی جو آقاؐ سے بڑا ہو

کوئی بشر ایسا کہ جو معراج ِ بسر ہو
کوئی بڑا ایسا جو بڑوں سے بھی بڑا ہو

Scanned by CamScanner

اُمّی کوئی ایسا جو معلّم ہو جہاں کا
بے زَر کوئی ایسا جو شہہِ دوسرا ہو

ہادی کوئی ایسا جو صداقت ہو سراپا
مصلح کوئی ایسا جو امانت میں کھرا ہو

مفلس کوئی ایسا کہ جو ہو حاتمِ دوراں
منعم کوئی ایسا جو غریبوں میں پَلا ہو

مشفق کوئی ایسا جو یتیموں کا ہو والی
پیکر کوئی ایسا جو ضعیفوں کا عصا ہو

فاتح کوئی ایسا کہ جو ہو مہرِ مجسّم
اعدا سے بھی جس نے کبھی بدلہ نہ لیا ہو

Scanned by CamScanner

مخدوم بھی ایسا کہ جو ہو خلق کا خادم
اور خواجہ بھی ایسا کہ جفاکش جو رہا ہو

ایسا کوئی درویش کہیں دیکھا ہے تو نے
شاہوں نے جسے سجدۂ تعظیم کیا ہو

ایسا کوئی سلطان کہیں ہو تو بتا دے
مٹی کا دیا جس کے شبستاں میں جلا ہو

ایسا کوئی سرتاج کہیں ہو تو دیکھا دے
جس نے کئی دن تک کبھی فاقہ بھی کیا ہو

ہے کوئی جو عاصی کو بھی سینے سے لگا لے
اور خون کے پیاسوں کے لئے محوِ دعا ہو

☆

Scanned by CamScanner

خاکی کوئی ایسا جو سرِ عرش معلّیٰ
خود خالقِ کونین کا مہمان رہا ہو

ہیں تجھ میں اکابر بھی، آئمہ بھی، نبیؐ بھی
ہے ان میں مگر کوئی جو محبوبِ خدا ہو

☆

Scanned by CamScanner

❐

ہم بھی ایک نعت سنانے کے لئے آئے
عاقبت اپنی بنانے کے لئے آئے ہیں

ہم بھی سرکار کے مداحوں کی آوازوں میں
اپنی آواز ملانے کے لئے آئے ہیں

سیرت پاک کی محفل میں جو روشن ہیں چراغ
ان کی لو اور بڑھانے کے لئے آئے ہیں

نعت کا حق تو بھلا ہم سے ادا کیا ہوگا
تشنگی دل کی بجھانے کے لئے آئے ہیں

Scanned by CamScanner

ہم نے دیکھا ہے مدینے میں جو پیارا موسم
خوشبوئیں اس کی لٹانے کے لئے آئے ہیں

ہم کو جلووں کی جو بارات نظر آئی وہاں
اس کی تصویر دکھانے کے لئے آئے ہیں

ہم نے سیکھے ہیں بزرگوں سے جو آدابِ ثناء
نسلِ حاضر کو سکھانے کے لئے آئے ہیں

نعت میں ڈھال کے رودادِ الم ملت کی
اپنے آقاؐ کو سنانے کے لئے آئے ہیں

فردِ عصیاں جو چھپائے نہیں چھپتی ہم سے
کالی کملی میں چھپانے کے لیے آئے ہیں

مختصر یہ ہے کہ ہم ذکر نبی ﷺ سے اقبالؔ
سوئی محفل کو جگانے کے لئے آئے ہیں

☆

Scanned by CamScanner

□

خوشبو کہتی ہے کہ میں شاید آستاں تک آ گیا
اللہ اللہ چلتے چلتے میں کہاں تک آ گیا

گھر سے میں شہرِ نبیؐ پہنچا تو مجھ کو یوں لگا
چل کے دوزخ سے میں گلزارِ جناں تک آ گیا

زندگی کی چلچلاتی دھوپ میں جھلسا ہوا
آبلہ پا اک مسافر سائباں تک آ گیا

ٹھوکریں کھا کر زمانے بھر کی ایک حرماں نصیب
بارگاہِ چارۂ بے چارگاں تک آ گیا

Scanned by CamScanner

زخم خوردہ اک پرندہ پنجۂ صیّاد کا
توڑ کر زنداں کو اپنے آشیاں تک آ گیا

آستانِ پاک پر شوقِ حضوری کا سوال
باوجودِ ضبط اشکوں کی زباں تک آ گیا

عشقِ آقاؐ کا تقدس دل میں جو محفوظ ہے
نعت میں ڈھل کے مرے حسنِ بیاں تک آ گیا

ہیں جہاں کے خادموں میں حضرتِ جبریل بھی
خوبیٔ قسمت سے میں عاصی وہاں تک آ گیا

سجدے کرتے ہیں جہاں آ کر فرشتے رات دن
بے ادب اقبالؔ کو دیکھو یہاں تک آ گیا

☆

Scanned by CamScanner

❐

میں نہ وہابی، نہ قادیانی، نہ میں بہائی، نہ خارجی ہوں
مِرا عقیدہ ہے صاف و واضح بفضلِ ربی محمدی ہوں

نہ مجتہد ہوں، نہ میں ولی ہوں، میں سالکِ مسلکِ نبیؐ ہوں
جو مومنوں سے میں متفق ہوں تو منکروں کی کھلی نفی ہوں

میں نعت کہتا ہوں اس حقیقت سے کوئی بھی بے خبر نہیں ہے
نہ بزمِ یاراں ہے مجھ سے شاکی، نہ غیر محفل میں اجنبی ہوں

نہ کوئی قارون میرا محسن نہ کوئی حاتم مِرا مربّی
مرے خزانے میں کیا نہیں ہے کہ میں گدائے درِ نبیؐ ہوں

Scanned by CamScanner

ہیں میری نعتوں سے محفلوں میں عقیدتوں کے چراغ روشن
بفیضِ سرکارِ نور پیکر میں ایک مینارِ روشنی ہوں

میں اپنے رُتبے سے باخبر ہوں میں اپنی قیمت بھی جانتا ہوں
بڑوں بڑوں سے بھی میں بڑا ہوں کہ خاک پائے سگِ نبی ہوں

میں طابع دینِ مصطفیٰ ﷺ ہوں میں بندۂ مرضی خدا ہوں
میں اور کتنی دفعہ بتاؤں ' محمدی بس محمدی ہوں

نہ مجھ کو دعویٰ برتری ہے' نہ صیدِ احساس کمتری ہوں
نہ شیخِ فن ہوں' نہ منتہی ہوں' نہ زیرِ تعلیم مبتدی ہوں

☆

Scanned by CamScanner

❐

جو خوش نصیب حرم میں قیام کرتے ہیں
ہم ان مکینوں کو جھک کر سلام کرتے ہیں

صدائیں دیتے ہیں گلیوں میں جو مدینے کی
ہم ان گداؤں کا بھی احترام کرتے ہیں

وہ بے دیار ٹھکانہ کہیں نہیں جن کا
نبیؐ کے قدموں میں آ کر قیام کرتے ہیں

نبیؐ کے چاہنے والے بشرطِ اذنِ حضور
دیارِ پاک میں عمرِ تمام کرتے ہیں

Scanned by CamScanner

غلام وقت نہیں ہوتے عاشقانِ رسول
وہ خود زمانے کو اپنا غلام کرتے ہیں

جنہیں خبر ہے کہ تعلیمِ مصطفیٰ کیا ہے
فقط کلام نہیں کرتے کام کرتے ہیں

ہم ان کے مدح سرا نعت کے حوالے سے
نبیؐ کے اسوۂ حسنہ کو عام کرتے ہیں

درِ نبیؐ کا تصوّر، دیارِ پاک کا خواب
انہی فضاؤں میں ہم صبح و شام کرتے ہیں

ہم اس دیار کے ادنیٰ غلام ہیں اقبالؔ
جہاں فرشتے بھی آ کر سلام کرتے ہیں

Scanned by CamScanner

❐

کھلا ہے سبھی کے لئے باب رحمت وہاں کوئی رتبے میں ادنیٰ نہ عالی
مرادوں سے دامن نہیں کوئی خالی، قطاریں لگائے کھڑے ہیں سوالی

میں پہلے پہل جب مدینے گیا تھا تو تھی دل کی حالت تڑپ جانے والی
وہ دربار سچ مچ مرے سامنے تھا ابھی تک تصوّر تھا جس کا خیالی

جو اک ہاتھ سے دل سنبھالے ہوئے تھا تو تھی دوسرے ہاتھ میں سبز جالی
دعا کے لیے ہاتھ اٹھتے تو کیسے نہ یہ ہاتھ خالی نہ یہ ہاتھ خالی

جو پوچھا ہے تم نے کہ میں نذر کرنے کو کیا لے گیا تھا تو تفصیل سن لو
نعتوں کا اک ہار، اشکوں کے موتی، درودوں کا گجرا، سلاموں کی ڈالی

Scanned by CamScanner

دھنی اپنی قسمت کا ہے تو وہی ہے دیارِ نبیؐ جس نے آنکھوں سے دیکھا
مقدّر ہے سچا مقدّر اسی کا نگاہ کرم جس پہ آقا نے ڈالی

میں آستان حرم کا گدا ہوں جہاں سجدے کرتے ہیں شایان عالم
مجھے تاجداروں سے کم مت سمجھنا مرا سر ہے شایان تاجِ بلالی

میں توصیف سرکار کر تو رہا ہوں مگر اپنی اوقات سے باخبر ہوں
میں صرف ایک ادنیٰ ثناخواں ہوں ان کا کہاں میں کہاں نعتِ اقبال وحالی

☆

Scanned by CamScanner

❐

ہم اس ادا سے شہرِ سرکار تک گئے ہیں
آنکھوں سے ہر قدم پر سجدے چھلک گئے ہیں

ممکن نہ ہوسکی جب روضے پہ لب کشائی
پلکوں سے کچھ فسانے خود ہی ڈھلک گئے ہیں

سرکارؐ اب تو سن لیں فریاد عاصیوں کی
آہیں بھی تھک گئی ہیں آنسو بھی تھک گئے ہیں

غربت میں صبحِ طیبہ جب یاد آ گئی ہے
فکر و نظر کی حد تک جادے چمک گئے ہیں

Scanned by CamScanner

جس جس روش سے گزری سرکار کی سواری
گلشن تو پھر ہیں گلشن صحرا مہک گئے ہیں

جس سمت اُٹھ گئی ہیں رحمت مزاج نظریں
ماحول کی جبیں سے سجدے ٹپک گئے ہیں

آسان ان سے گزرے دیوانے مصطفیٰؐ کے
جن منزلوں میں اہلِ دانش بھٹک گئے ہیں

اقبالؔ کس نے چھیڑا یہ نعتیہ ترانہ
افسردہ انجمن میں شعلے لپک گئے ہیں

☆

Scanned by CamScanner

□

نگاہ برق نہیں چہرہ آفتاب نہیں
وہ آدمی ہیں مگر دیکھنے کی تاب نہیں

ہر اک رسول کے چہرے پہ نور ہوتا ہے
مِرے حضورؐ کا لیکن کوئی جواب نہیں

جہاں میں آئے ہزاروں نبی مگر کوئی
بجز حضور ﷺ سرِ عرش باریاب نہیں

محاسن آپ کے کیسے شمار میں آئیں
وہ بے شمار ہیں ان کا کوئی حساب نہیں

Scanned by CamScanner

وہ معجزہ ہے فسانہ نہیں شبِ اسریٰ
وہ ایک زندہ حقیقت ہے کوئی خواب نہیں

بشیر آپ کا منصب ہے کوئی وصف نہیں
محمد ﷺ آپ کی توصیف ہے خطاب نہیں

بہ شوق آپ کی توصیف کی تو مگر
میں جانتا ہوں وہ شایان آں جناب نہیں

مثالِ حرمتِ قرآن نہیں ہے کوئی کتاب
حضور جیسا کوئی حاملِ کتاب نہیں

جو ہے رضائے الٰہی وہی رضائے رسول ﷺ
میانِ بندہ و مولا کوئی حجاب نہیں

(نوٹ: مطلع جناب استاد جلیل حیدر آبادی)

Scanned by CamScanner

❐

جنت کی نعمتوں سے میں منکر نہیں مگر
شہرِ نبیؐ کی آب و ہوا ہی کچھ اور ہے

کعبے کی رونقوں کا تو کہنا ہی کیا مگر
ایوانِ مصطفیٰؐ کی فضا ہی کچھ اور ہے

عشقِ رسول ﷺ کیا ہے مسیحا کو کیا خبر
اس دردِ جانفزا کی دوا ہی کچھ اور ہے

شاہی سے بے نیاز فقیری میں سرفراز
اس در کے سائلوں کی ادا ہی کچھ اور ہے

Scanned by CamScanner

اس در پہ بھیک ملتی ہے بے حد و بے طلب
سرکار کا مزاجِ عطا ہی کچھ اور ہے

قدموں سے ان کے بڑھ کے لپٹ جاؤ عاصیو
آقا کی شانِ عفوِ عطا ہی کچھ اور ہے

بے لوث بندگی کا بڑا اجر ہے مگر
تقلیدِ مصطفیٰؐ کا صلہ ہی کچھ اور ہے

لطفِ غزل بھی خوب ہے اپنی جگہ مگر
نعتِ نبی کا سچ ہے مزہ ہی کچھ اور ہے

دنیا خدا سے مانگتی ہے مال و زر مگر
اقبالؔ کے لبوں پر دعا ہی کچھ اور ہے

☆

Scanned by CamScanner

❐

دعائے قلبِ خلیل ہیں وہ
رضائے ربِّ جلیل ہیں وہ

امانتوں کے امین ہیں وہ
صداقتوں کی دلیل ہیں وہ

گناہگاروں کا آسرا ہیں
مغفرت کی سبیل ہیں وہ

جو صاحبِ عدل و آگہی ہیں
عقیل ہیں وہ، عدیل ہیں وہ

Scanned by CamScanner

حُسنِ مطلق کا آئینہ ہیں
جمیل ہیں وہ، شکیل ہیں وہ

وہ ناتوانوں کے پاسباں ہیں
تو غمزدوں کے غفیل ہیں وہ

جو بے سہاروں کا آسرا ہیں وہ
تو بے کسوں کے کفیل ہیں وہ

شفاعت ان کی بیاں ہو کیسے
کہ پیکرِ بے مثیل ہیں وہ

وہ صحن کعبہ کی روشنی ہیں
چراغِ دیں کی فصیل ہیں وہ

Scanned by CamScanner

وہ خیر اعلیٰ ہیں حرفِ حق ہیں
بغیر و بے قال و قیل ہیں وہ

وہی ہیں تشنہ لبوں کا مشرب
کہ ساقیٔ سلسبیل ہیں وہ

مقام ان کا بہت بڑا ہے
حبیبِ ربِ جلیل ہیں وہ

ازل بھی اُن کا ' ابد بھی اُن کا
نوردِ راہِ طویل ہیں وہ

صراط دینِ مبینِ حق کا
چراغ ہیں' سنگِ میل ہیں وہ

☆

Scanned by CamScanner

❐

ہر کرم سے جدا ہے ان کا کرم
ہر طلب سے سوا ہے ان کا کرم

بے طلب ملتی ہے وہاں خیرات
بے نیازِ دعا ہے ان کا کرم

ہم سے پوچھو کہ غم نصیبوں کو
کس قدر چاہتا ہے ان کا کرم

جس کا پرسانِ حال کوئی نہ ہو
اس کا مشکل کشا ہے ان کا کرم

Scanned by CamScanner

بے اماں کی اماں ہے ان کی نظر
ناتواں کا عصا ہے ان کا کرم

کھل کے برسی ہے جب بھی برسی ہے
رحمتوں کی گھٹا ہے ان کا کرم

اتنے دامن کہاں سے لائے کوئی
اک مسلسل عطا ہے ان کا کرم

بخششوں کی سند ہے ان کا مزاج
عہدِ روزِ جزا ہے ان کا کرم

دل نہ چھوٹا کیا کرو اقبالؔ
تم کو پہچانتا ہے ان کا کرم

☆

Scanned by CamScanner

کبھی ان کی خدمت میں جا کے تو دیکھو
درِ مصطفیٰ ﷺ کھٹکھٹا کے تو دیکھو

جوابِ صدا تم کو فوراً ملے گا
انہیں صدق دل سے بلا کے تو دیکھو

وہ چاہیں تو لمحوں میں بگڑی بنادیں
ادب سے انہیں کچھ بتا کے تو دیکھو

Scanned by CamScanner

دعا خالی لوٹے یہ ممکن نہیں ہے
دعا کے لیے ہاتھ اٹھا کے تو دیکھو

وہ ہیں غم نصیبوں کا واحد سہارا
انہیں اپنا دُکھڑا سنا کے تو دیکھو

وہ آنسو کسی کے نہیں دیکھ سکتے
ندامت سے آنسو بہا کے تو دیکھو

چھپا لیں گے کملی میں تم کو وہ اپنی
انہیں فردِ عصیاں دکھا کے تو دیکھو

تڑپ کر لپٹ جاؤ قدموں سے ان کے
میرا مشورہ آزما کے تو دیکھو

اندھیرا بہت دور بھاگے گا تم سے
چراغِ عقیدت جلا کے تو دیکھو

Scanned by CamScanner

نامعلوم اقبالؔ کیا تم کو مل جائے
انہیں نعت اپنی سنا کے تو دیکھو

☆

Scanned by CamScanner

دنیا میں جو فردوس عطا ہم کو ہوئی ہے
وہ شہرِ نبیؐ، شہرِ نبیؐ، شہرِ نبیؐ ہے

جو چیز بھی اس شہر سے منسوب ہوئی ہے
وہ کتنی بڑی، کتنی بڑی، کتنی بڑی ہے

جو روح کی تسکین ہے اور دل کی تسلی
وہ ذکرِ نبیؐ، ذکرِ نبیؐ، ذکر نبیؐ ہے

Scanned by CamScanner

دن رات یہاں ہوتی ہے انوار کی بارش
وہ کوئے نبیؐ، کوئے نبیؐ، کوئے نبیؐ ہے

مہر و مہہ و انجم بھی ضیاء پاتے ہیں جس سے
وہ رُوحِ نبیؐ رُوحِ نبیؐ، رُوحِ نبیؐ ہے

انسان کے ہر نام سے جو نام بڑا ہے
وہ نامِ نبیؐ نامِ نبیؐ نامِ نبیؐ ہے

اللہ نے سرکارؐ کو خود پاس بلایا
کیا اوجِ نبیؐ اوجِ نبیؐ اوجِ نبیؐ ہے

آقاؐ کو صدا دیتے ہی وہ ہوگئی رخصت
جو دکھتی گھڑی، دکھتی گھڑی، دکھتی گھڑی ہے

Scanned by CamScanner

جو صنفِ سخنِ جان ہے اقبالؔ سخن کی
وہ نعتِ نبیؐ، نعتِ نبیؐ، نعتِ نبیؐ ہے

☆

Scanned by CamScanner

❐

سوتے میں نعتِ پاک ہوئی ہے کبھی کبھی
صد شکر یوں بھی آنکھ لگی ہے کبھی کبھی

جیسے ریاض جنّہ میں اب بھی کھڑا ہوں میں
بزم خیال یوں بھی سجی ہے کبھی کبھی

جیسے اذاں یہاں کی نہیں ہے وہاں کی ہے
طیبہ کی ہر اذاں یوں لگی ہے کبھی کبھی

جیسے یہاں نہیں ہوں میں صحنِ حرم میں ہوں
جیسے وہیں نماز پڑھی ہے کبھی کبھی

Scanned by CamScanner

جیسے کوئی مدینے سے خط آیا میرے نام
دستک سی دل پہ یوں بھی ہوئی ہے کبھی کبھی

جیسے وہاں بھی نعت سنائی گئی مِری
صلِ علیٰ کی گونج سنی ہے کبھی کبھی

جیسے میرا بلاوا مدینے سے آ گیا
دھڑکن سی دل میں یوں بھی ہوئی ہے کبھی کبھی

طیبہ کے پھول جیسے مِرے گھر میں کھل گئے
ایسی ہوا بھی ایک چلی ہے کبھی کبھی

خوشبو سے یک بیک مِرا کمرہ مہک گیا
اقبالؔ یوں بھی آنکھ کھلی ہے کبھی کبھی

☆

Scanned by CamScanner

❐

جو اسمِ گرامی شرفِ لوح و قلم ہے
وہ دل پہ رقم، دل پہ رقم، دل پہ رقم ہے

کرتا ہے شب و روز جو توصیفِ محمد ﷺ
وہ میرا قلم، میرا قلم، میرا قلم ہے

ممکن نہیں جس پیکرِ انوار کی توصیف
وہ شاہِ اُمم، شاہِ امم، شاہِ امم ہے

Scanned by CamScanner

مجھ جیسے خطا کار پہ اس درجہ نوازش
یہ اُن کا کرم، ان کا کرم، اُن کا کرم ہے

بن سکتا ہے جو حشر میں عاصی کا مقدّر
وہ دیدۂ نم، دیدۂ نم، دیدۂ نم ہے

دیتا ہے جو منزل کا پتہ اہل طلب کو
وہ ان کا قدم، ان کا قدم، ان کا قدم ہے

جو حکم بھی دربار نبیؐ سے ہوا صادر
وہ کتنا اہم، کتنا اہم، کتنا اہم ہے

پہچان جو سرکار کی مخصوص ہے پہچان
وہ چشمِ کرم، چشمِ کرم، چشمِ کرم ہے

Scanned by CamScanner

اقبالؔ جہاں ہوتی ہے انوار کی بارش
وہ صحنِ حرم، صحنِ حرم، صحنِ حرم ہے

☆

Scanned by CamScanner

❐

اپنی ڈیوڑھی کا بھکاری مجھے کردیں شاہا
خالی دامن میرا خیرات سے بھردیں شاہا

آپ کے نام سے اوروں میں بھی تقسیم کروں
اتنی خیرات تو مجھ کو اگر دیں شاہا

اور تو کچھ نہیں مانگا میرے آقا میں نے
ایک بار مجھے اذنِ سفر دیں شاہا

Scanned by CamScanner

ہر گھڑی روضۂ اقدس ہو تصوّر میں مرے
بند آنکھوں کو بھی توفیقِ نظر دیں شاہا

روزِ محشر جو شفاعت کا وسیلہ ٹھہرے
میری ہر نعت کو کچھ ایسا ہنر دیں شاہا

جس کے ہر آنسو پہ رحمت کو ترس آجائے
مجھ گنہگار کو وہ دیدۂ تر دیں شاہا

دل پہ اک چوٹ لگے، آنکھوں سے آنسو ٹپکے
میری نعتوں کو وہ اعجاز اثر دیں شاہا

مجھ کو بس خاک قدم اپنی عطا فرمادیں
کوئی جاگیر نہ دیں اور نہ زر دیں آقا

Scanned by CamScanner

وہ میسر ہو زمیں پر کہ زمیں کے نیچے
اپنے قدموں ہی میں اقبالؔ کو گھر دیں شاہا

☆

Scanned by CamScanner

❐

وہ حجاب روضۂ پاک ہو کہ نقابِ سبز ہو درمیاں
انہیں ڈھونڈ لے گی نظر میری وہ چھپیں جا کے جہاں جہاں

ہیں میرے حضور کی منزلیں کبھی یہ جہاں کبھی وہ جہاں
ابھی اپنی خواب گاہ میں ابھی سوئے عرش رواں دواں

وہ نظر سے دُور تو ہیں مگر مجھے ان کی دید نصیب ہے
کبھی با نقاب نہاں نہاں، کبھی بے نقاب عیاں عیاں

Scanned by CamScanner

ہے مری سماعتوں پہ بھی ' یہ کرم صدائے حضور کا
کبھی لب کشا ہیں نماز میں' کبھی خوشنوا ہیں اذاں اذاں

کبھی اس حرم کے جوار میں' کبھی اس حرم کے دیار میں
درِ مصطفیٰؐ کی تلاش میں' میں بھٹک رہا تھا کہاں کہاں

کہ خدا کے فضل سے شکر ہے' میں دیارِ پاک پہنچ گیا
کبھی تیز گام وسبک قدم' کبھی پا پیادہ کشاں کشاں

میں مدینے آتو گیا مگر' انہیں منہ دکھاؤں گا کس طرح
میں خجل ہوں اپنی خطاؤں پر' مِرا کانپتا ہے رواں رواں

وہ بڑے کریم و رحیم ہیں' مجھے بخش دیں گے یقین ہے
جو حضورؐ کو نظر آئے گا ' مِرا سیلِ اشکِ رواں رواں

Scanned by CamScanner

جو حضورؐ جلوہ نما ہوئے ' تو نصیبِ دہر چمک گیا
تھا چراغِ دیں بجھا بجھا ' تھی جبینِ وقت دھواں دھواں

☆

Scanned by CamScanner

❐

یہاں سے گرچہ مدینے کا فاصلہ ہے بہت
خدا کا شکر ابھی مجھ میں حوصلہ ہے بہت

کہیں بھی ہوں میں دیارِ نبیؐ میں رہتا ہوں
کسی کو ملنا ہے مجھ سے تو یہ پتہ ہے بہت

بجز خدا کوئی اُس سے بڑا ہوا ہے نہ ہو
وہ ذاتِ پاک جو محبوبِ کبریا ہے بہت

اُسی کے دامن رحمت سے واسطہ رکھو
گناہ گاروں کے حق میں یہ واسطہ ہے بہت

Scanned by CamScanner

خدایا ہم کو عطا ہو متاعِ عشقِ رسول
نجات چاہیے تم کو تو یہ دعا ہے بہت

سبھی کا عقدہ کشا ہے اگرچہ ان کا کرم
جو بے سہارا ہیں ان کو نوازتا ہے بہت

ہے کون جس کو وہاں سے ملی نہ ہو خیرات
مگر جو کچھ نہیں کہتے انہیں ملا ہے بہت

دیارِ پاک کی عظمت بیان ہو کیسے
کہ ذرّہ ذرّہ بھی اس شہر کا بڑا ہے بہت

حضور کو مِری نعتیں سلام کر آئیں
مرے خلوصِ سخن کا یہی صلہ ہے بہت

☆

Scanned by CamScanner

❐

ہر نام سے جو نام تقدس میں بڑا ہے
وہ نام ہی سرکار کا خود ان کی ثناء ہے

اللہ کے سوا ان سے بڑا کوئی نہیں ہے
ان جیسا کبھی کوئی نہ ہوگا نہ ہوا ہے

آفاق کی ہر شے ہے ثناخوانِ محمد ﷺ
ماحول کے ماتھے پہ رقم صلِ علیٰ ہے

سرکار کے حجرے میں جو روشن ہوا اک شام
خورشید جہاں تاب وہ مٹی کا دیا ہے

Scanned by CamScanner

تم چاند جسے کہتے ہو یہ چاند نہیں ہے
دراصل وہ سرکار کا نقشِ کفِ پا ہے

اور یہ جو شبستانِ فلک میں ہیں چراغاں
یہ بھی رخ زیبائے محمد ﷺ کی ضیا ہے

سرکار کا ہر ایک سخن زخموں کا مرہم
سرکار کی ہر ایک نظر عقدہ کشا ہے

سرکار کا ہر ایک نفس رشکِ مسیحا
سرکار کا ہر ایک قدم نورِ ہدیٰ ہے

اب اس سے زیادہ تمہیں کیا چاہیے اقبالؔ
تم اس کے ثنا خواں ہو جو ممدوحِ خدا ہے

☆

Scanned by CamScanner

یہ فیضِ ہنر ہے نہ یہ اعجاز قلم ہے
میں نعت جو کہتا ہوں یہ آقا کا کرم ہے

اب اس سے بڑا کیا کوئی ہوگا مِرا اعزاز
پہچان مری نعت ِ شہنشاہِ اُمم ہے

میں نعت تو کہتا ہوں مگر جی نہیں بھرتا
کتنی ہی ثنا کیوں نہ ہو لگتا ہے کہ کم ہے

الفاظ نہ افکار نہ اسنادِ سخنور
سرکار کی توصیف میں اخلاص اہم ہے

Scanned by CamScanner

ہر وقت تصوّر میں ہیں طیبہ کی نمازیں
لگتا ہے مصلیٰ بھی مِرا صحنِ حرم ہے

ایمان کی دولت بھی تبرّک ہے انہی کا
اور سجدوں کی توفیق بھی آقا کا کرم ہے

اب کوئی نئی نعت عطا ہو مجھے شاید
کچھ دل بھی دھڑکتا ہے مِرا، آنکھ بھی نم ہے

صد شکر کہ اقبالؔ بھی ہے ان کا ثنا خواں
جو ذاتِ گرامی شرفِ لوح وقلم ہے

☆

Scanned by CamScanner

❐

جا کے دروازے پہ اوروں کے صدا دوں کیسے
خود کو سرکار ﷺ کی نظروں سے گرادوں کیسے

ہاتھ پھیلاتے نہیں رحمتِ عالم کے فقیر
اس حقیقت کو میں دانستہ بھلادوں کیسے

ان کا ہر لفظ ہے وابستۂ فیضانِ رسول
بے وضو اپنی کوئی نعت سنادوں کیسے

کالی کملی ہی چھپا لے تو چھپالے اس کو
فردِ عصیاں میں کہیں اور چھپادوں کیسے

Scanned by CamScanner

گرچہ تصویریں سجانے کا نہیں حکم مگر
حرم پاک کی تصویر ہٹادوں کیسے

خواب میں جس شہ خوباں نے نوازا ہے مجھے
خال وخد اس کے میں لفظوں میں بتادوں کیسے

یادِ طیبہ کے جوروشن ہیں مرے دل میں چراغ
ان چراغوں کو کہو خود ہی بجھادوں کیسے

اور سب کچھ میں بھلاسکتا ہوں اقبالؔ مگر
غم گُسارانِ مدینہ کو بھلادوں کیسے

☆

Scanned by CamScanner

❑

کوئی نبیؐ کو مِرا حال کیا سنائے گا
یہ میرے آنسو یہ لہجہ کہاں سے لائے گا

مرے تو سینے میں ہر سانس تک انہی کی ہے
وہ کون ہے جو انہیں دل میں یوں بسائے گا

مرے تو قلب کی دھڑکن بھی ہے انہی کا کرم
جو ان سے مجھ کو ملا ہے وہ کون پائے گا

بغیر دیدۂ بینا بغیر زادِ سفر
مِری طرح درِ اقدس پہ کون جائے گا

Scanned by CamScanner

مجھے تو خود مِرے آقا نے یاد فرمایا
مجھے وہاں کا سفر کیا کوئی کرائے گا

مِرے دل پہ رقم ہے پتہ مدینے کا
مجھے وہاں کا پتہ کیا کوئی بتائے گا

مجھے تو نعت عطا ہوتی ہے مدینے سے
مجھے طریقِ ثنا کیا کوئی سکھائے گا

دیارِ پاک میں کیا کچھ مجھے نظر آیا
نہیں بتاؤں گا تم کو یقیں نہ آئے گا

جہاں بھی نعت کی محفل سجے گی اُس کے بعد
یقین ہے تمہیں اقبالؔ یاد آئے گا

☆

Scanned by CamScanner

❑

ہم نعت نہیں کہتے عبادات کریں ہیں
آقا کے وسیلے سے مناجات کریں ہیں

لمحوں میں بدل جاوے ہے عاصی کا مقدّر
آقا مِرے کچھ ایسی کرامات کریں ہیں

دامن میں سماوے ہے نہ جھولی میں کسی کی
آقا مِرے اس شان سے خیرات کریں ہیں

ہم جیسے گناہ گاروں کی بخشش کی غرض سے
وہ صرف دعاؤں میں بسر رات کریں ہیں

Scanned by CamScanner

بک جاوے ہیں سرکارؐ کے اخلاق کے ہاتھوں
دشمن بھی اگر اُن سے ملاقات کریں ہیں

پھولوں کی مہک آوے ہے انفاس سے ان کی
موتی سے بکھر جاوے ہیں جب بات کریں ہیں

جب دینے پہ آجاوے ہیں سرکار ہمارے
بخشش میں شہنشاہوں کو بھی مات کریں ہیں

اور جن کا کوئی پوچھنے والا نہیں ہوتا
ان کی تو مخصوص مدارات کریں ہیں

ہم رحمتِ عالم کے فقیروں میں ہیں شامل
ہم اور گدائی کریں! کیا بات کریں ہیں

☆

Scanned by CamScanner

❐

فراقِ طیبہ میں دن بہ مشکل تمام کرتی ہیں میری آنکھیں
یہی نہ پوچھو کہ کس طرح صبح و شام کرتی ہیں میری آنکھیں

بڑے سلیقے کے ساتھ ہوتی ہے پیشِ آقا میری حضوری
درود پڑھتی ہیں میری سانسیں سلام کرتی ہیں میری آنکھیں

یہ صرف آنسو نہیں ہیں میرے جو قطرہ قطرہ جھلک رہے ہیں
یہ ایک اندازِ گفتگو ہے کلام کرتی ہیں میری آنکھیں

حرم کی حرمت کا پوچھنا کیا کہ وہ تو کعبہ ہے اہلِ دل کا
وہاں کے ایک ایک ذرّے کا احترام کرتی ہیں میری آنکھیں

Scanned by CamScanner

دیارِ اقدس کے ہر مکیں کو گلے لگاتی ہیں مخلصانہ
تو ہر گدا کو مودبانہ سلام کرتی ہیں میری آنکھیں

نہ خواب گاہوں میں اہلِ زر کی نہ رہ گزاروں میں تاجور کی
گدا ہیں جن کی انہیں کے در پہ قیام کرتی ہیں میری آنکھیں

بصد عقیدت سُنا سُنا کر کلام اقبالؔ محفلوں میں
عروجِ دینِ نبیؐ کا بھی اہتمام کرتی ہیں میری آنکھیں

☆

Scanned by CamScanner

نہ مثلِ نعتِ محمدؐ ہنر ہنر کوئی
نہ مثلِ ذاتِ محمدؐ بشر بشر کوئی

جو ہم نے دیکھے ہیں نگری میں اپنے آقا کی
نہ ایسی شام نہ ایسی سحر سحر کوئی

مرے حضور کی چشمِ کرم کا کیا کہنا
نہ ایسا کیف نہ ایسی نظر نظر کوئی

Scanned by CamScanner

نہ پوچھو کیا ہے کشش جالیوں میں روضے کی
نگاہ کیسے ہٹائے اِدھر اُدھر کوئی

تمام جلوے ہی جلوے تمام نور ہی نور
نگاہِ شوق سے دیکھے جدھر جدھر کوئی

قدم قدم پہ تقاضا کرے جو سجدوں کا
نہ ایسی راہ نہ ایسا سفر سفر کوئی

ہر ایک گوشہ دیارِ نبیؐ کا خلد نظر
نگاہ خیرہ سے دیکھے کدھر کدھر کوئی

چھلک پڑے جو کبھی گنہگار آنکھوں سے
نہ ایسا اشک نہ ایسا گہر گہر کوئی

Scanned by CamScanner

ملے جو اذنِ حضوری کبھی ہمیں اقبالؔ
نہ ہوگی ایسی مبارک خبر خبر کوئی

☆

Scanned by CamScanner

آخری نعت

(سفرِ آخرت پہ روانگی سے کچھ پہلے یہ نعت
ہسپتال میں فی البدیہہ لکھوائی گئی)

ظہور کرتی ہے جس دم سَحر مدینے میں
اذانیں دیتے ہیں دیوار و دَر مدینے میں

گلی گلی میں وہ سیلابِ نُور ہے جیسے
اُتر کے آ گئے شمس و قمر مدینے میں

ہوا کے جھونکوں میں خوشبو بسی ہوئی ہے وہاں
درود پڑھتا ہے اک اک شجر مدینے میں

Scanned by CamScanner

نہا کے خوشبو میں کوثر سے باوضو ہو کر
ادب سے آتی ہے شام و سحر مدینے میں

حریمِ پاک کی تا صبح پاسبانی کو
فرشتے جاگتے ہیں رات بھر مدینے میں

دیارِ پاک کا موسم بہشت کا موسم
ریاض خُلد ہے ہر رہ گزر مدینے میں

ادب شناس ہے موسم بھی اُس دبستاں کا
کہ محوِ خواب ہیں خیر البشرؐ مدینے میں

اِسی امید پہ جاری ہے اب سفر اقبالؔ
کہ ہو خدا کرے ختمِ سفر مدینے میں

.....☆.....

Scanned by CamScanner

تعارفِ شاعر

پیدائش : میرٹھ (یوپی) ۸/جولائی ۱۹۱۳ء

آبائی وطن : قصبہ انبہٹہ ضلع سہارن پور

تربیتی ماحول : لکھنؤ اوراودھ کی گلیاں

تعلیم :۔

☆ .....بی۔اے ۱۹۳۴ء لکھنؤ یونیورسٹی

☆ .....ایم۔اے ۱۹۴۳ء آگرہ یونیورسٹی

☆ .....ریسرچ اسکالر ۵۲۔۱۹۵۱ء ڈھاکا یونیورسٹی

☆ .....سندِ معلّمی ۱۹۳۵ء ٹیچرس ٹریننگ کالج لکھنؤ

☆ .....خصوصی امتحانات' ہندی اور بنگلا

ملازمت :۔

۱۔ معلّم سرکاری مدارس' محکمہ تعلیم حکومت یو۔پی مارچ ۱۹۳۹ء تا جولائی ۱۹۵۰ء

۲۔ پروفیسر اور صدر شعبۂ اردو گورنمنٹ ڈگری کالج ڈھاکا اور چاٹگام۔
اگست ۱۹۵۰ء تا اپریل ۱۹۷۰ء

۳۔ ریسرچ آفیسر (عارضیاً) صوبائی سیکریٹریٹ مشرقی پاکستان
جولائی ۱۹۶۶ء تا اپریل ۱۹۷۰ء

تصنیف وتالیف

۱۔مشرقی بنگال میں اردو (لسانی وادبی تذکرہ) ۲۔ مضراب (غزلوں کا پہلا مجموعہ)

۳۔مضراب ورباب (غزلوں کا دوسرا مجموعہ) ۴۔لب کشا۔نعتیں/غزلیں

۵۔نادیدہ (غزلیں) ۶۔چراغ آخرشب

۷۔ماحصل غزلیں (کلیات) ۸۔اقبال عظیم (شخصیت' منتخب اشعار)

۹۔قاب قوسین (نعتوں کا مجموعہ) ۱۰۔پیکرِ نور۔۱۱۔زبورحرم

Scanned by CamScanner

اغلاط نامہ

انتہائی کوشش کے باوجود کچھ غلطیاں صحیح ہونے سے رہ گئیں ہیں، جو کتاب چھپنے کے بعد نظر آئی ہیں۔ان غلطیوں کی اصلاح اس طرح کر لیجئے:۔

صفحہ نمبر ۱۲۶۔ پہلے شعر کا پہلا مصرع اس طرح پڑھا جائے:

یہ خوشبو کچھ مجھے مانوس سی محسوس ہوتی ہے

صفحہ نمبر ۱۲۶۔ تیسرے شعر کا دوسرا مصرع اس طرح پڑھا جائے:

مجھے اب روشنی ہی روشنی محسوس ہوتی ہے

صفحہ نمبر ۲۷۷۔ چوتھے شعر کا پہلا مصرع اس طرح پڑھا جائے:

ایسا کوئی سرتاج کہیں ہو تو دکھا دے

صفحہ نمبر ۲۸۲۔ تیسرے شعر کا دوسرا مصرع اِس طرح پڑھا جائے:

نعت میں ڈھل کر مرے حُسنِ بیاں تک آ گیا

علاوہ ازیں کچھ صفحات پر نمبر غلط پڑ گئے ہیں

صفحہ نمبر ۲۵۳ کی جگہ صفحہ ۳۵۳ لکھا گیا ہے

صفحات ۳۳۰، ۳۳۱ اور ۳۳۲ بالترتیب ۲۳۰، ۲۳۱ اور ۲۳۲ لکھے گئے ہیں۔

کچھ مقامات پر کچھ نقطے اور نشانات ہیں جو اضافی ہیں اُن کو برائے مہربانی نظر انداز کر دیں۔

Scanned by CamScanner

نعت گو شعراء کی مقبولیت میں روحانی اسباب کا بہت دخل ہوتا ہے۔ نعتوں میں لفظ و بیان کا حسن اگر جذبے کی سچائی کے ساتھ جلوہ گر ہو تو اس کی پذیرائی ادبی سطح پر بھی ہوتی ہے اور اس حلقے میں بھی جہاں ذوق و شوق کی فراوانی اور عشق کی جولانی کا تموج روحانی طور پر محسوس کیا جاتا ہے۔ اقبال عظیم کا شمار اردو کے نعتیہ روایت کے ایسے ہی شعراء میں ہوتا ہے جن کا کلام اس حقیقت کا خوبصورت اظہار بن کر ہمارے سامنے آیا ہے۔ اقبال عظیم زبان کے مزاج اور بیان کی لطافتوں سے بخوبی آشنا تھے۔ لفظوں کو ادبی حسن کے ساتھ برتنا جانتے تھے۔ وہ جذبے کی شدت اور احساس کی گہرائی کے سہارے لفظوں کے دل کو دھڑکن عطا کرنے کا ہنر جانتے تھے۔ اُنھیں اپنے ذاتی کرب اور شخصی جذب و کیف کو امت کے اجتماعی جذبوں اور احساسات سے ہمکنار کر کے ترفع آشنا کرنے پر بھی قدرت حاصل تھی۔ اس لیے ان کی شاعری میں وہ بات پیدا ہو گئی تھی جس کی طرف غالبؔ نے اس طرح اشارہ کیا:

دیکھنا تقریر کی لذت کہ، جو اس نے کہا
میں نے یہ جانا کہ گویا یہ بھی مرے دل میں ہے

اقبال عظیم کا ہر شعر سننے والے کو اپنے دل کی آواز معلوم ہوتا ہے اور یہی اس کلام کی مقبولیت کا اصل جوہر ہے۔ انھوں نے بصارت سے محرومی کو اپنی کمزوری کے طور پر کہیں ظاہر نہیں کیا بلکہ اسے اپنی قوت بنا کر پیش کیا ہے:

بے نگاہی پر میری نہ جائیں دیدہ ور میرے نزدیک آئیں
میں یہیں سے مدینہ دکھا دوں، دیکھنے کا سلیقہ سکھا دوں

اسی طرح گدایانِ دربارِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے مزاج اور ان کی اداؤں کی جو لفظی تصویر کشی ہمیں ان کے کلام میں نظر آتی ہے اس کی مثالیں اُردو کی نعتیہ شاعری میں کم کم ہی ملتی ہیں:

اس در کے غلاموں کی ہے اُفتاد فقیری
راس آتی ہیں اُن کو نہ عبائیں نہ قبائیں

اقبال عظیم کا یہ شعر ایک طرف تو مشائخ کی فکری رہنمائی کرتا ہے تو دوسری طرف عامیوں کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی کے آداب سے آشنا کرتا ہے۔ کس کس شعر کا حوالہ دیا جائے اور کس کس کیفیت پر بات کی جائے یہاں تو ہر شعر میں ایک الگ جہانِ عقیدت و احترام نظر آتا ہے جس سے سرسری گزرنا ممکن نہیں۔

مجھے امید ہے "زبورِ حرم" اُردو کے نعتیہ ادب میں اقبال عظیم کے عشق کی زندہ گواہی کے طور پر ہمیشہ تر و تازہ رہے گا۔

سید صبیح الدین رحمانی

مرتب و ناشر رسالہ "نعت رنگ"

نعت ریسرچ سینٹر

ISBN NO.
978-969-9504-01-3

PRICE: 450/-

Scanned by CamScanner